Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADAR Qadian

جلد 65

شمارہ 34

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

21 رذی القعدہ 1437 ہجری قمری 25 ظہور 1395 ہجری شمسی 25 راگست 2016ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔ حضور انور نے 19 راگست 2016 کو مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ) میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ نمبر 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

مجھ کو تمام دنیا کی اصلاح کے لئے ایک خدمت سپرد کی گئی ہے اِس وجہ سے کہ ہمارا آقا اور مخدوم تمام دنیا کے لئے آیا تھا
تو اُس عظیم الشان خدمت کے لحاظ سے مجھے وہ قوتیں اور طاقتیں بھی دی گئی ہیں جو اس بوجھ کے اُٹھانے کے لئے ضروری تھیں
اور وہ معارف اور نشان بھی دیئے گئے ہیں جن کا دیا جانا اتمام حجت کے لئے مناسب وقت تھا

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

یاد رہے کہ جب کہ مجھ کو تمام دنیا کی اصلاح کے لئے ایک خدمت سپرد کی گئی ہے۔ اِس وجہ سے کہ ہمارا آقا اور مخدوم تمام دنیا کے لئے آیا تھا تو اُس عظیم الشان خدمت کے لحاظ سے مجھے وہ قوتیں اور طاقتیں بھی دی گئی ہیں جو اس بوجھ کے اُٹھانے کے لئے ضروری تھیں اور وہ معارف اور نشان بھی دیئے گئے ہیں جن کا دیا جانا اتمام حجت کے لئے مناسب وقت تھا۔ مگر ضروری نہ تھا کہ حضرت عیسیٰ کو وہ معارف اور نشان دیئے جاتے ۔☆ کیونکہ اُس وقت اُن کی ضرورت نہ تھی اِس لئے حضرت عیسیٰ کی سرشت کو صرف وہ قوتیں اور طاقتیں دی گئیں جو یہودیوں کے ایک تھوڑے سے فرقہ کی اصلاح کے لئے ضروری تھیں اور ہم قرآن شریف کے وارث ہیں جس کی تعلیم جامع تمام کمالات ہے اور تمام دنیا کے لئے ہے۔ مگر حضرت عیسیٰ صرف توریت کے وارث تھے جس کی تعلیم ناقص اور مختص القوم ہے اِسی وجہ سے انجیل میں اُن کو وہ باتیں تاکید کے ساتھ بیان کرنی پڑیں جو توریت میں مخفی اور مستور تھیں لیکن قرآن شریف سے ہم کوئی امر زیادہ بیان نہیں کر سکتے کیونکہ اُس کی تعلیم اتم اور اکمل ہے اور وہ توریت کی طرح کسی انجیل کا محتاج نہیں۔

پھر جس حالت میں یہ بات ظاہر اور بدیہی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اسی قدر روحانی قوتیں اور طاقتیں دی گئی تھیں جو فرقہ یہود کی اصلاح کے لئے کافی تھیں تو بلاشبہ اُن کے کمالات بھی اُسی پیمانہ کے لحاظ سے ہوں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِنۡ مِّنۡ شَیۡءٍ اِلَّا عِنۡدَنَا خَزَآئِنُہٗ ۫ وَمَا نُنَزِّلُہٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعۡلُوۡمٍ یعنی ہر ایک چیز کے ہمارے پاس خزانے ہیں مگر ہم قدر ضرورت سے زیادہ اُن کو نازل نہیں کیا کرتے۔ پس یہ حکمت الٰہیہ کے برخلاف ہے کہ ایک نبی کو اُمّت کی اِصلاح کے لئے وہ علوم دیئے جائیں جن علوم سے وہ اُمّت مناسبت ہی نہیں رکھتی بلکہ حیوانات میں بھی خدا تعالیٰ کا یہی قانون قدرت پایا جاتا ہے۔ مثلاً گھوڑے کو اس غرض کیلئے خدا نے پیدا کیا ہے کہ قطع مسافت میں عمدہ کام دے اور ہر ایک میدان میں دوڑنے سے اپنے سوار کا حامی اور مددگار ہو اِس لئے ایک بکری ان صفات میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی کیونکہ وہ اس غرض کے لئے پیدا نہیں کی گئی۔ ایسا ہی خدا نے پانی کو پیاس بجھانے کے لئے پیدا کیا ہے اِس لئے آگ اُس کے قائم مقام نہیں ہو سکتی۔ انسانی سرشت بہت سی شاخوں پر مشتمل ہے اور کئی مختلف قوتیں خدا نے اُس میں رکھی ہیں۔ لیکن انجیل نے صرف ایک ہی قوت عفو اور درگذر پر زور دیا ہے گویا انسانی درخت کی صدہا شاخوں میں سے صرف ایک شاخ انجیل کے ہاتھ میں ہے۔ پس اِس سے حضرت عیسیٰ کی معرفت کی حقیقت معلوم ہوتی ہے کہ وہ کہاں تک ہے لیکن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت انسانی فطرت کے انتہا تک پہنچی ہوئی ہے اِس لئے قرآن شریف کامل نازل ہوا۔ اور یہ کچھ بُرا ماننے کی بات نہیں اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ فَضَّلۡنَا بَعۡضَہُمۡ عَلٰی بَعۡضٍ یعنی بعض نبیوں کو ہم نے بعض پر فضیلت دی ہے۔ اور ہمیں حکم ہے کہ تمام احکام میں اخلاق میں عبادات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کریں اگر ہماری فطرت کو وہ قوتیں نہ دی جاتیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام کمالات کو ظلّی طور پر حاصل کر سکتیں تو یہ حکم ہمیں ہرگز نہ ہوتا کہ اس بزرگ نبی کی پیروی کرو کیونکہ خدا تعالیٰ فوق الطاقت کوئی تکلیف نہیں دیتا جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَہَا اور چونکہ وہ جانتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جامع کمالات تمام انبیاء کے ہیں اس لئے اُس نے ہماری پنج وقتہ نماز میں ہمیں یہ دعا پڑھنے کا حکم دیا کہ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ یعنی اے ہمارے خدا ہم سے پہلے جس قدر نبی اور رسول اور صدیق اور شہید گذر چکے ہیں اُن سب کے کمالات ہم میں جمع کر۔ پس اِس اُمت مرحومہ کی فطرت عالیہ کا اِس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اس کو حکم ہوا ہے کہ تمام گذشتہ متفرق کمالات کو اپنے اندر جمع کرو۔ یہ تو عام طور پر حکم ہے اور خواص کے مدارج خاصّہ اِسی سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ اِسی وجہ سے اِس اُمّت کے باکمال صُوفی اِس پوشیدہ حقیقت تک پہنچ گئے ہیں کہ انسانی فطرتوں کے کمال کا دائرہ اِسی اُمّت نے پُورا کیا ہے۔ بات یہ ہے کہ جس طرح ایک چھوٹا سا تُخم زمین میں بویا جاتا ہے اور آہستہ آہستہ وہ اپنے کمال کو پہنچ کر ایک بڑا درخت بن جاتا ہے۔ اِسی طرح انسانی سلسلہ نشوونما پاتا گیا اور انسانی قوتیں اپنے کمال میں بڑھتی گئیں یہاں تک کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں وہ اپنے کمال تام تک پہنچ گئیں۔

☆ اگر کوئی کہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مُردے زندہ کرتے تھے یہ کتنا بڑا نشان اُن کو دیا گیا۔ اس کا یہ جواب ہے کہ واقعی طور پر مُردہ کا زندہ ہونا قرآن شریف کی تعلیم کے برخلاف ہے ہاں جو مُردہ کے طور پر بیمار تھے اگر اُن کو زندہ کیا تو اس جگہ بھی ایسے مُردے زندہ ہو چکے ہیں اور پہلے نبی بھی کرتے رہے ہیں جیسے الیاس نبی۔ مگر عظیم الشان نشان اور ہیں جن کو خدا دکھلا رہا ہے اور دِکھلائے گا۔ منہ

(روحانی خزائن، جلد 22، حقیقۃ الوحی، صفحہ 155 تا 157)

122 واں جلسہ سالانہ قادیان (آغاز جلسہ پر 125 واں سال)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 122 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے 26، 27 اور 28 دسمبر 2016ء بروز پیر، منگل، بدھ کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسے سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ایم ٹی اے انٹرنیشنل افریقہ کا مبارک اجراء!

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کی دلچسپ اور ایمان افروز داستانِ سفر میں ایک نئے سنگِ میل کا اضافہ ہوا ہے۔سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم اگست 2016 کو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل افریقہ کا مبارک اجرا فرمایا۔لندن کے وقت کے مطابق ٹھیک چار بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد فضل لندن کے ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ٹرانسمیشن آفس میں تشریف لائے۔ حضور انور نے ایک بٹن دبا کر ’’ایم.ٹی.اے.انٹرنیشنل افریقہ‘‘ کا آغاز فرمایا۔حضور پُرنُور نے چینل پر نشر ہونے والا مختصر پروگرام ملاحظہ فرمایا اور دُعا کروائی۔ یہ کاروائی ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر لائیو نشر ہوئی جسے پوری دُنیا کے احمدیوں نے دیکھا اور حضور کے ساتھ دعا میں شامل ہوئے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً فرمایا تھا کہ ’’مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘ اپنے وعدہ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے جماعت کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تبلیغ واشاعت کے بہت سے ذرائع عطا فرمائے۔ان میں سے ایک بہت ہی مؤثر اور کارگر ذریعہ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل ہے۔مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ جہاں پوری دنیا میں تبلیغ واشاعت کا کام ہو رہا ہے وہاں یہ احمدیوں کی تعلیم وتربیت میں بھی بہت اہم کردار نبھا رہا ہے۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 13۔اگست کو جلسہ سالانہ یُو.کے 2016 کے دوسرے روز جماعتی ترقیات پر مشتمل خطاب میں ایم.ٹی.اے.افریقہ انٹرنیشنل کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا :

’’ایم ٹی اے افریقہ بھی شروع ہوا ہے۔یکم اگست 2016 کو اس کا آغاز ہوا جو وہاں کی مقبول ترین سیٹلائٹ کے ذریعہ چوبیس گھنٹے اپنی نشریات پیش کرے گا۔اس چینل پر افریقہ کی ضروریات کے مطابق خصوصی پروگرام کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا ہے۔اس چینل پر اصل آڈیو کے ساتھ بیک وقت چار زبانوں کے تراجم نشر کرنے کی صورت موجود ہے۔ماریشس میں ایم ٹی اے افریقہ کا پہلا سٹوڈیو مکمل ہو چکا ہے۔کام کا آغاز ہو چکا ہے۔گھانا میں وہاب آدم سٹوڈیو بھی اپنی تکمیل کے مراحل میں ہے۔اس میں جدید ترین آلات رکھے گئے ہیں۔اس کا شمار گھانا کے بہترین سٹوڈیوز میں ہوگا۔پھر گھانا، نائیجیریا، سیرالیون، تنزانیہ اور یوگینڈا میں باقاعدہ ایم ٹی اے کی ٹیم بن چکی ہے۔ایم ٹی اے گھانا کی ٹیم نے آٹھ سیریز کل اڑسٹھ پروگرام ریکارڈ کئے ہیں جو نیشنل ٹی وی، جی ٹی وی، سائن پلس پر نشر ہو چکے ہیں۔اسی طرح جلسہ سالانہ، ذیلی تنظیموں کے اجتماعات اور مختلف پروگرام زوہاں دکھائے جا رہے ہیں۔ان پروگراموں کے نتیجہ میں بہت اچھا ردّعمل دیکھنے میں مل رہا ہے۔ایک صاحب جو مسلمان ہیں گھانا کے ویسٹرن ریجن سے لکھتے ہیں کہ میں آپ کی جماعت کا پروگرام بہت شوق سے دیکھ رہا ہوں۔میرے نزدیک اسلام میں صرف جماعت احمدیہ ہی واحد فرقہ ہے جو اسلام کی حقیقی تعلیمات پر عمل پیرا ہے۔مَیں نے اَور بھی کئی فرقوں کے پروگرام دیکھے ہیں لیکن جو تعلیمات آپ پیش کرتے ہیں وہی حقیقی اسلامی تعلیمات ہیں۔انشاء اللہ مَیں بھی آپ کی جماعت میں شامل ہو جاؤں گا۔‘‘

اب تک مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے تین چینل پوری دنیا میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تبلیغ واشاعت کا کام کر رہے تھے۔ایم ٹی اے انٹرنیشنل افریقہ کے اجرا کے ساتھ اب ان کی تعداد چار ہو گئی ہے۔

(1) mta اَلْاُوْلٰی جس کے ذریعہ سے یورپ کے علاوہ باقی دُنیا میں تبلیغ کا کام ہو رہا ہے (گویا اہل افریقہ پہلے ایم ٹی اے الاولیٰ کی نشریات سے ہی استفادہ کرتے تھے) (2) mta اَلثَّانِیَہ جس کے ذریعہ یورپ میں تبلیغ کا کام ہو رہا ہے۔(3) mta3۔اَلْعَرَبِیَّہ جس کے ذریعہ سے عرب ممالک میں تبلیغ کا کام ہو رہا ہے۔(4) اور اب چوتھا چینل ایم ٹی اے انٹرنیشنل افریقہ کا مبارک اجرا ہوا ہے جس کے ذریعہ اب خصوصیت کے ساتھ پورے افریقہ میں تبلیغ واشاعت کا کام شروع ہو چکا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ 19؍اگست 2016 میں فرمایا :

’’ایم.ٹی.اے افریقہ اور دیگر چینلز کے ذریعہ افریقہ میں (جلسہ سالانہ یُو.کے کی) کوریج ہوئی۔جلسہ سالانہ یو.کے کی نشریات پہلی مرتبہ ایم.ٹی.اے انٹرنیشنل افریقہ کے ذریعہ سے دکھائی گئیں۔مشرقی اور مغربی افریقہ سے سینکڑوں کی تعداد میں احباب نے مبارکباد اور پیغام بھیجے۔‘‘

ایم ٹی اے میں ایک قابل قدر اضافہ تب ہوا جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 23۔اپریل 2004 کو ایک نئے چینل mta الثانیہ کا اجرا فرمایا۔پھر آپ نے مارچ 2007 کو mta3 العربیہ کا اجرا فرمایا۔عربوں کے لئے یہ ایک خاص روحانی مائدہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے نازل فرمایا ہے۔یہ چینل سعید روحوں کی سیرابی کا باعث بن رہا ہے۔اسے دیکھ کر ہر سعید عرب اس پر سو جان سے نثار ہو جاتا ہے۔اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ عربوں کو قبول احمدیت کی توفیق عطا فرما رہا ہے الحمدللہ۔اس چینل کے متعلق چند ایمان افروز آراء ذیل میں قارئین کی دلچسپی کے لئے درج ہیں۔خیال رہے کہ یہ آراء احمدیوں کے نہیں بلکہ نیک فطرت غیر احمدی عرب بھائیوں کے ہیں۔

❖ حمدی فوزی السید صاحب نے مصر سے لکھا : ’’مفید معلومات پر مبنی پروگرام پیش کرنے پر مَیں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اللہ سے دعا گو ہوں کہ وہ اس کی آپ کو بہترین جزا عطا فرمائے۔اے برادران آپ نے ہمارے رسول کریمؐ کا دفاع کر کے ہمارے سینے ٹھنڈے کر دیئے ہیں۔‘‘

❖ احمد زکریا احمد عفیفی نے مصر سے لکھا : ’’اسلام اور مسلمانوں کی آپ جو مدد و نصرت کر رہے ہیں واقعی عظیم الشان ہے۔اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے اخلاص میں برکت دے اور دشمن کے بالمقابل آپ کی مدد فرمائے، اور ان کے شر سے محفوظ رکھے اور خدمت کے مزید مواقع عطا فرمائے، آمین۔‘‘

❖ اسماعیل منصوری صاحب نے لکھا : ’’مَیں MTA پر نشر ہونے والے مصطفیٰ ثابت صاحب کے پروگرام اور خصوصی طور پر اَلْحِوَارُ الْمُبَاشِر کے اجراء پر آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کیونکہ آپ نے ان پروگراموں کی وجہ سے ہمارا سر فخر سے بلند کر دیا ہے اور زکریا بطرس کو جو آپ نے جواب دیا ہے اس نے مسلمانوں کے دل خوش کر دیئے ہیں۔لیکن عجیب بات یہ ہے کہ آپ کے علاوہ اور کوئی بھی اس شخص کی بدزبانیوں کا جواب نہیں دیتا حتی کہ باوجود اس پادری کے چیلنج کرنے کے بڑے بڑے مشائخ چپ سادھے بیٹھے ہیں۔میں نے خود کئی ایسے مشائخ سے رابطہ کیا ہے لیکن کسی نے کوئی مثبت جواب نہیں دیا۔شاید دیگر مشائخ اس پادری کے چیلنج کا جواب دینے سے ہی قاصر ہیں اور ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔‘‘

❖ الازہر کے شیخ عبدالسلام محمد، جو بائبل کے علوم کے ماہر ہیں نے لکھا : ’’مَیں اس کامیاب پروگرام پر آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ پروگرام بہت کامیاب، گفتگو نہایت اعلیٰ پائے کی، انداز بیان نہایت مہذب ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کو خوشیاں دکھائے اور بہت عزت دے کیونکہ آپ نے دین اسلام کے خلاف شبہات کا ردّ کر کے ہمارے دلوں کو خوش کر دیا ہے۔ہمارے بچے بچیاں خوشی اور فخر سے ایک بار پھر مسکرانے لگے ہیں۔‘‘

پھر لکھتے ہیں کہ : ’’افسوس کہ دوسرے عربی چینل نہایت علمی اور فکری پستی کا شکار ہیں۔رسوائی اور خوف نے انہیں گھیرا ہوا ہے۔ان کا سارا اسلام فروعی مسائل داڑھی اور نقاب، اور جن بھوت اور جادوٹونے جیسے موضوعات میں رہ گیا ہے۔اس بارہ میں یہ لوگ ایک دوسرے کے موقف کے برعکس فتوے دیتے اور امت کو مزید بانٹتے ہیں کاش وہ بھی آپ کے نقش قدم پر چلتے۔‘‘

❖ عبدالوہاب دندش۔مصر سے لکھتے ہیں: میرے بھائیو اور رُوئے زمیں پر سب سے اچھی اور خوبصورت گفتگو کرنے اور پروگرام چلانے والو، اللہ آپ کو لمبی عمر دے اور آپ کی رہنمائی فرمائے اور دشمنوں کے مقابل پر آپ کی نصرت فرمائے۔آپ کا چینل دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی اور آپ کے منفرد پروگرام اَلْحِوَارُ الْمُبَاشِر سے میرا دل خوشی سے بھر گیا ہے۔میں نے آپ کے بارہ میں بہت کچھ پڑھا اور سنا ہے اور میرا خیال ہے کہ میں اب آپ لوگوں کا پوری طرح ادب واحترام کرنے لگا ہوں۔جب میں آپ کے بارہ میں بات کرتا ہوں تو بعض لوگ میری مخالفت کرتے ہیں اور مجھے کافر کہہ دیتے ہیں۔میں ان سے کہتا ہوں کہ اگر واقعتاً احمدی اُس مہدی کے پیروکار ہیں جس کی بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے تو پھر ان کی مخالفت کر کے ہم تو بہت بڑے گھاٹے اور نقصان میں پڑنے والے ہو جائیں گے اور قیامت کے دن ہمارے حصہ میں سوائے ندامت کے کچھ نہ آئے گا۔لیکن اس روز ندامت بھی کسی کام نہ آئے گی۔‘‘

❖ محمد حسین صاحب نے مصر سے پروگرام ’الحوار المباشر‘ کے دوران کہا: ’’میں مصر کے زمیندار طبقہ کا ایک عام سا آدمی ہوں۔میرا تعلق مصر کے علاقہ الصعید سے ہے۔مَیں آپ سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ صحیح اسلام آپ کے ذریعہ پھیلا ہے۔آپ لوگ ہی ہیں جنہوں نے اسلام کا جھنڈا بلند کیا ہے۔آپ احمدی کہلائیں یا محمدی میرے نزدیک آپ ہی حقیقی مسلمان ہیں جنہوں نے اسلام کا جھنڈا سر بلند کیا ہے اور اسلام کی نصرت کے لئے کمربستہ ہو گئے ہیں۔اللہ آپ کو نوروں سے مالا مال کر دے اور یہ جو کام آپ کر رہے ہیں اس کو آپ کی نیکیوں میں لکھ لے۔مَیں آپ کے اس پروگرام کے موضوع پر کوئی تبصرہ نہیں کرنا چاہتا کیونکہ آپ جو کچھ بھی کہہ رہے ہیں وہ نہ صرف ہر سنّی اور شیعہ کے کلام سے بالاتر ہے بلکہ زمین پر موجود ہر فرقہ اور مذہب کی باتوں سے افضل ہے۔‘‘

(بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 31 دسمبر 2010)

قارئین ان آراء سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ ہر نیک فطرت جس نے ایم ٹی اے 3 العربیہ کو دیکھا اس کی زندگی میں ایک انقلاب برپا ہو گیا۔اس چینل نے ان کے جسم وجان میں ایک نئی رُوح پھونک دی۔ہمیں ایم ٹی اے انٹرنیشنل افریقہ سے بھی یہی امید ہے کہ یہ چینل اہل افریقہ کے جسم وجان میں ایک نئی روح پھونکنے والا ثابت ہوگا۔اہل افریقہ میں اللہ کے فضل سے رشد وسعادت کا مادہ خوب ہے۔جب حق ان کے سامنے ظاہر ہوتا ہے تو وہ اسے کھلے دل سے قبول کر لیتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ افریقہ میں قبیلہ کا قبیلہ اور جماعت کی جماعت یکدفعہ بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو جاتی ہے۔گرچیکہ ان کے قبول احمدیت کے دلچسپ واقعات کا ایک لمبا سلسلہ ہے لیکن ایم ٹی اے انٹرنیشنل افریقہ کے قیام سے اس میں مزید اضافہ ہوگا انشاء اللہ۔بلاشبہ ایم.ٹی.اے.افریقہ، اہل افریقہ کے لئے جماعت کی طرف سے ایک قیمتی تحفہ ہے جو ان کی روحانی تربیت کا باعث ہوگا اور انشاء اللہ افریقہ کے لوگ کثرت سے اس کے ذریعہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہونگے۔اللہ تعالیٰ اس چینل کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور یہ کروڑوں کی تعداد میں لوگوں کو احمدیت میں داخل کرنے کا باعث بنے۔آمین۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :

’’جو ایم ٹی اے اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمایا ہے یہ بھی خلافت کی برکات میں سے ایک برکت ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے ایک فضل ہے اس لیے اس سے پورا فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔‘‘ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰ مئی ۲۰۰۸)

اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری اولادوں کو ایم ٹی اے سے پورا پورا فائدہ اُٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

(منصور احمد مسرور)

خطبہ جمعہ

یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ہر ملک میں یہ افراد جماعت کا مزاج بن چکا ہے کہ جماعت کے ہر طبقے اور ہر عمر کے افراد نے جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی خدمت کرنی ہے

آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے غلام اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق بے لوث اور بے غرض اور بغیر تھکے اور بغیر ماتھے پر بل لائے ان مہمانوں کی خدمت کر رہے ہیں اور یہی ہمارا فرض ہے کہ ان مہمانوں کی خدمت کریں اور جلسہ کے انتظامات کو احسن رنگ میں انجام دینے کی کوشش کریں

خوش اخلاقی سے پیش آنا مہمان کا حق ہے اور میزبان کا فرض ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق دنیا میں اب ہر جگہ جہاں جماعتیں مضبوط بنیادوں پر قائم ہیں لنگر چل رہے ہیں اور خاص طور پر جلسے کے دنوں میں تو اس کا خاص اہتمام ہوتا ہے

جب خدمت کیلئے اپنے آپ کو ہم پیش کرتے ہیں تو پھر بغیر کسی تخصیص کے ہر ایک کی خدمت کرنی چاہئے ہر جلسے پر آنے والا مہمان جلسے کا مہمان ہے۔ ہر ایک سے اچھا سلوک کرنا ہر ایک سے خوش خلقی سے پیش آنا یہ ضروری ہے

ساتھ ہی یہ دعا بھی کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس چھوٹی سی خدمت کو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی کر رہے ہیں اسے قبول بھی فرمائے اور ہمارے کام ہر قسم کی ریا سے خالی ہوں اور خالصۃً للہ ہوں

جلسہ سالانہ کے موقع پر مہمانوں کی مہمان نوازی کے معیار کو خوب سے خوب تر بنانے کیلئے میزبانوں اور جلسہ سالانہ کی انتظامیہ اور رضا کاران کو نہایت اہم تاکیدی نصائح

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 05 اگست 2016ء بمطابق 05 ظہور 1395 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

انشاء اللہ تعالیٰ اگلے جمعہ سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے دنیا کے مختلف ممالک سے مہمانوں کی آمد شروع ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کی انتظامیہ کو، جلسے پر آنے والے مہمانوں کی چاہے وہ دنیا کے مختلف ممالک سے آنے والے ہیں یا برطانیہ کے مختلف علاقوں سے آنے والے ہیں، احسن رنگ میں خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ پر آنے والے مہمانوں کی خدمت کے لئے برطانیہ کے طول و عرض سے بوڑھے، نوجوان، بچے، عورتیں اپنے آپ کو رضا کارانہ طور پر خدمت کے لئے پیش کرتے ہیں اور جوں جوں شامل ہونے والوں کی تعداد بڑھ رہی ہے، جلسے کے انتظامات بڑھ رہے ہیں، خدمتگاروں کی بھی زیادہ ضرورت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بغیر کسی دقّت کے اور خوشی سے بچے بھی، نوجوان بھی، عورتیں بھی، مرد بھی اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کرتے ہیں اور اکثریت نوجوانوں اور بچوں کی بھی یہ خدمت سرانجام دے کر سمجھ رہی ہوتی ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ہر ملک میں یہ افراد جماعت کا مزاج بن چکا ہے کہ جماعت کے ہر طبقے اور ہر عمر کے افراد نے جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی خدمت کرنی ہے۔

گزشتہ ہفتے جمعہ سے اتوار تک جماعت احمدیہ امریکہ کا جلسہ تھا وہاں پر بھی ان کے پروگرام جو انٹرنیٹ پر آتے تھے، یُوٹیوب پر تھے اس میں مَیں نے ایک انٹرویو دیکھا۔ انٹرویو لینے والے نے خدام الاحمدیہ کے عہدیدار سے انٹرویو لیا۔ وہ بتا رہے تھے کہ کس طرح جلسہ سالانہ کی تیاری کے لئے خدّام نے اور رضا کاروں نے کام کیا۔ اسی طرح اس میں ایک انیس بیس سال کے لڑکے کا بھی انٹرویو تھا جو وہیں کا پلا بڑھا، وہیں کا پیدا ہوا تھا۔ اس سے سوال پوچھا گیا کہ یہ سارا کام تم نے کیا ہے اس کے بدلے میں تمہیں کیا ملتا ہے؟ کتنی رقم ملے گی؟ کتنے ڈالر ملیں گے؟ یہ اکثر سے سوال کیا گیا تھا۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ امریکہ میں پلا بڑھا ہے اور اس ملک میں دنیا داری کی سوچ ہے تو انہوں نے یہی جواب دیا اور اس نوجوان کا بھی یہی جواب تھا کہ ہم تو رضا کارانہ طور پر کام کرتے ہیں جو مزدوری ہمیں ملتی ہے دنیا داروں کی سوچ سے وہ بالا ہے ہم تو خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کام کرتے ہیں۔ اور یہ وہ مزاج ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ہر ملک میں رہنے والے احمدی کا ہے۔ چاہے وہ افریقن ہے یا انڈونیشین ہے یا جزائر کا رہنے والا ہے یا مغرب کے ترقی یافتہ ممالک کا رہنے والا ہے۔ جب دنیا کی ترجیحات اسکولوں کالجوں میں چھٹیوں کے دوران کھیلنا کودنا اور سیریں کرنا ہے، جب دنیاوی نوکریاں کرنے والوں کی ترجیحات نوکریوں سے رخصت ملنے پر آرام کرنا اور خاندان کے ساتھ رخصتیں گزارنا ہے، اس وقت ایک احمدی کی ترجیحات مختلف ہیں۔ اگر ان رخصتوں میں جلسہ سالانہ آ رہا ہے تو ان دنوں میں پڑھے لکھے بھی اور اَن پڑھ بھی، افسر بھی اور ماتحت بھی، پیشہ ور ماہرین بھی اور عام مزدور بھی اور طالبعلم بھی اپنے آپ کو رضا کارانہ طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے لئے پیش کرتے ہیں۔

باقی دنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں تو جلسے بڑے بڑے ہالوں میں یا ایسی جگہ پر ہوتے ہیں جہاں بہت سی سہولتیں میسر ہیں لیکن برطانیہ کا جلسہ تو ایسی جگہ ہوتا ہے جہاں ہر انتظام عارضی طور پر کرنا ہے اور ہر ممکنہ سہولت جو کہیں بھی میسر آ سکتی ہے یا جو بھی دی جا سکتی ہے اسے مہیا بھی کرنا ہے۔ اور پھر کونسل کی طرف سے یہ شرط بھی ہے کہ کام شروع کرنے کی ابتدا سے لے کر جلسہ کے بعد ہر چیز کو سمیٹنے اور اس جگہ کو پہلی جیسی زرعی زمین یا فارم لینڈ بھی بنانا ہے اور یہ سب کام اٹھائیس دن کے اندر اندر کرنا ہے۔ تو اس لحاظ سے ایک محدود وقت میں بہت بڑے وسیع کام کو کرنے کے لئے بہت زیادہ رضا کاروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ کام کو شروع کرنے سے ختم کرنے کا عرصہ ایک طرف تو کام کی نوعیت کے لحاظ سے بہت تھوڑا سا وقت ہے لیکن والنٹیئرز کے کام کرنے کے لحاظ سے اٹھائیس دن بلکہ بعض کام ایسے ہیں جو اس سے پہلے بھی شروع ہو جاتے ہیں جو براہ راست جلسہ گاہ میں نہیں ہو رہے ہوتے لیکن ان کی تیاری کے لئے اس سے بھی دو تین ہفتے پہلے رضا کار کام شروع کر دیتے ہیں۔ گویا یہاں کے کارکن کچھ ایسے بھی ہیں جو اپنے وقت اور مال کی قربانی تقریباً ڈیڑھ دو مہینے تک کرتے رہتے ہیں اور یہ عرصہ ایک انسان کے کام کرنے کے لئے، رضا کارانہ طور پر کام کرنے کیلئے بہت بڑا عرصہ ہے۔ پس اس لحاظ سے تو برطانیہ کے جلسہ کے رضا کاروں کو جلسہ کے کام کے لئے قربانی اور

جلسے کی ڈیوٹی کی اہمیت کا پتا ہے۔سالہا سال سے یہ خدمت سرانجام دے رہے ہیں لیکن پھر بھی ایسے بہت سے کارکنان ہوتے ہیں جو نئے شامل ہو رہے ہوتے ہیں۔بعض کا جلسہ کے دنوں میں براہ راست مہمانوں کے ساتھ واسطہ پڑتا ہے۔ان کی ڈیوٹی ہوتی ہے۔بعض کی جلسے کے دنوں میں شروع ہوگی۔بعض کی آج کل سے شروع ہو چکی ہے جبکہ مہمان آنا شروع ہو گئے ہیں۔تو ان سب کو یاددہانی کے طور پر اس وقت مَیں حسب دستور مختصراً کچھ کہوں گا۔

بعض دفعہ بعض لوگوں کا جذبہ خدمت بیشک بہت زیادہ ہوتا ہے لیکن مزاج ہر ایک کا اپنا ہے۔بعض عدم حوصلہ کا شکار ہوتے ہیں۔بعض عدم علم کی وجہ سے بعض ایسی باتیں کر جاتے ہیں یا ان سے ایسی باتیں سرزد ہو جاتی ہیں جو مہمانوں کیلئے تکلیف کا باعث بن سکتی ہیں اور یاددہانی کروانے سے رضا کارانہ طور پر کام کرنے والے کارکن ہوشیار بھی ہو جاتے ہیں اور زیادہ توجہ سے اپنے فرائض سرانجام دینے کی کوشش کرتے ہیں ورنہ مجھے تو اس بات میں معمولی سا بھی تحفظ نہیں ہے کہ کارکن خدمت کے جذبہ سے سرشار ہو کر عموماً کام نہیں کرتے۔یقیناً یہ سب کارکن خدمت کے جذبہ سے کام کرنے والے ہیں۔یاددہانی کروانا اور ہوشیار کرنا بھی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اس لئے میں ہر سال جلسہ سے ایک جمعہ پہلے اس کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے مہمانوں کے ذکر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مہمان نوازی کا ذکر کر کے مہمان نوازی کی اہمیت بتائی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مختلف موقعوں پر مہمان نوازی کی اہمیت اور اس وصف کو بیان فرمایا ہے۔اس زمانے میں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس طرف خاص توجہ دلائی ہے بلکہ اپنی بعثت کے مقاصد میں سے ایک مقصد دین کی خاطر سفر کر کے آنے والے مہمانوں کی مہمان نوازی کو بھی قرار دیا ہے۔چنانچہ آپ ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

’’تیسری شاخ اس کارخانہ کی واردین اور صادرین اور حق کی تلاش کے لئے سفر کرنے والے اور دیگر اغراض متفرقہ سے آنے والے ہیں‘‘۔پھر فرمایا کہ ’’یہ شاخ بھی برابر نشوونما میں ہے‘‘۔(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 14) یعنی بڑھ رہی ہے۔پھر آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ہزاروں کی تعداد میں یہ لوگ آ رہے ہیں۔قادیان کی چھوٹی سی بستی میں جہاں اس زمانہ میں (ماخوذ از فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 14) کسی قسم کی سہولت بھی میسر نہیں تھی۔مہمانوں کی مہمان نوازی کے لئے بٹالہ سے یا امرتسر سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سامان منگوایا کرتے تھے۔ایسے حالات میں بعض دفعہ انسان پریشان بھی ہو جاتا ہے کہ ذرائع آمد ورفت بھی نہیں ہیں۔بعض دفعہ پیدل جانا ہوتا تھا۔عموماً ٹانگے پہ، یکّہ پہ، جاتے تھے۔ایسے حالات میں ایک دور دراز علاقے میں مہمان نوازی کرنا بہت مشکل ہے۔اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل کو مضبوط کرنے کے لئے آپ کو پہلے سے ہی فرما دیا تھا۔عربی کا الہام ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ لوگ کثرت سے تیری طرف رجوع کریں گے سو تیرے پر واجب ہے کہ تُو ان سے بدخلقی نہ کرے اور تجھے لازم ہے کہ ان کی کثرت دیکھ کر تھک نہ جائے۔ (ماخوذ از لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 242)

آج دنیا کے کونے کونے میں جلسوں کے انعقاد یہ نظارہ دکھاتے ہیں کہ لوگ کثرت سے آتے ہیں اور روحانی اور جسمانی مائدہ حاصل کرتے ہیں اور یہاں برطانیہ میں خلیفہ وقت کی موجودگی کی وجہ سے دنیا کے کونے کونے سے مہمان آتے ہیں اور صرف اس لئے کہ علم دین حاصل کریں اور اپنی روحانی پیاس بجھائیں۔

آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے غلام اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق بےلوث اور بےغرض اور بغیر تھکے اور بغیر ماتھے پر بل لائے ان مہمانوں کی خدمت کر رہے ہیں اور یہی ہمارا فرض ہے کہ ان مہمانوں کی خدمت کریں اور جلسہ کے انتظامات کو احسن رنگ میں انجام دینے کی کوشش کریں۔

جلسے پر غیر احمدی اور غیر مسلم بھی آتے ہیں اور ہمیشہ کارکنوں کے کام سے متاثر ہوتے ہیں اور اس بات پر حیران ہوتے ہیں کہ کس طرح چھوٹے چھوٹے بچے اپنی ذمہ داری ادا کر رہے ہیں۔اپنے ذمہ لگائی گئی ڈیوٹی کو سرانجام دے رہے ہیں اور بڑی ذمہ داری سے سرانجام دے رہے ہیں۔

گزشتہ سال ایک مہمان یوگنڈا سے آئے ہوئے تھے۔وہاں کے وزیر بھی ہیں۔کہنے لگے کہ میں مہمان نوازی اور انتظامات کو دیکھ کر حیران ہوا کہ کس طرح لوگ رضا کارانہ طور پر اتنی قربانی کر رہے ہیں۔کہنے لگے میرے تصور میں بھی نہیں تھا کہ میں ایک ایسے جلسے میں شامل ہونے جا رہا ہوں جہاں انسان نہیں بلکہ فرشتے کام کرتے نظر آئیں گے۔کہتے ہیں کہ بیس دفعہ بھی کوئی چیز مانگو تو ہنستے ہوئے پیش کرتے تھے۔بہت سے اس بات کا اظہار کرتے تھے کہ بچے کھانے کی ڈیوٹی پر کھانا کھلا رہے ہوتے تو انتہائی بشاش چہرے کے ساتھ۔اگر جلسے کی مارکی میں پانی پلا رہے ہوتے تو انتہائی کِھلے ہوئے چہرے کے ساتھ۔بار بار ضرورت کا پوچھتے، پانی کا پوچھتے اور یہ صرف خاص مہمانوں کے لئے ہی نہیں بلکہ ہر مہمان کے لئے کارکنوں کا یہ سلوک تھا اور یہی وہ وصف ہے خدمت کے جذبے کا جو صرف جماعت احمدیہ کے ہر کارکن کا خاصّہ ہے اور ہونا چاہئے۔پس اس خاص وصف کو ہر کارکن نے ہمیشہ زندہ رکھنا ہے چاہے وہ کسی بھی شعبہ میں کام کر رہا ہو۔

ہمارے جلسے کے مہمان جب آتے ہیں تو ان کا واسطہ مختلف شعبوں سے پڑتا ہے۔آتے ہی ان کو شعبہ استقبال سے واسطہ پڑتا ہے۔شعبہ استقبال عموماً مہمانوں کا بڑی اچھی طرح استقبال کرتا ہے۔مہمان جب سفر کر کے آتا ہے تو اس کو تھکاوٹ بھی ہوتی ہے۔سفر میں چاہے جتنی بھی سہولتیں میسر ہوں اِس زمانے میں بھی سفر کی کوفت اور تھکاوٹ ہوتی ہے۔اس لئے شعبہ استقبال کو اس بات کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔

ایئرپورٹ پر تو مہمانوں کے استقبال کا شعبہ کام کر رہا ہوتا ہے اور عموماً اچھا انتظام ہوتا ہے لیکن بعض ہمسایہ ممالک سے جو مہمان سفر کر کے آتے ہیں وہ بذریعہ کار آتے ہیں یا بذریعہ بس کئی گھنٹے کا سفر کر کے آ رہے ہوتے ہیں۔تھکاوٹ بھی ہوتی ہے۔اس لئے اگر یہ آنے والے جماعتی قیامگاہوں میں ٹھہر رہے ہوں تو وہاں کی انتظامیہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات کو یاد رکھنا چاہئے کہ اپنے بھائی کو مسکرا کر ملو اور یہ صدقہ ہے۔(سنن الترمذی، ابواب البر والصلۃ، باب ما جاء فی طلاقۃ الوجہ……حدیث 1970) پھر ایک موقع پر یہ بھی فرمایا کہ معمولی سی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو۔اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آنا بھی نیکی ہے۔(صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ……، باب استحباب طلاقۃ الوجہ……حدیث 2626) دیکھیں اسلام کی تعلیم کیسی خوبصورت تعلیم ہے۔اکرام ضیف کا تو ویسے بھی حکم ہے۔ایک ایسا حکم ہے جس کا ثواب ہے۔پھر یہ مہمان نوازی کرنا کہ آنے والے سے صرف مسکرا کر بات کر لینا یہ صدقہ دیئے جانے جیسے فعل کے برابر ہے اور اس کو صدقے کے فعل کے برابر قرار دے کر دوہرے ثواب کا بھی مورد بنا دیا۔ایک مہمان نوازی کا ثواب، ایک خوش اخلاقی سے پیش آ کر صدقہ کا ثواب۔پیار سے بات کرنا، خوش خلقی سے بات کرنا نیکی شمار ہو جاتا ہے اور نیکی کا اجر اللہ تعالیٰ نے کتنا دینا ہے یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

پھر راستہ دکھانا بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک صدقہ ہے۔(صحیح البخاری کتاب الجہاد و السیر، باب فضل من حمل متاع……حدیث 2891) جو شعبہ اس کام کے لئے مقرر ہے اس کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ سفر کر کے آئے مسافر سے ایک تو خوش اخلاقی سے ملیں پھر معاونین کے ذریعہ انہیں ان کی رہائش کی جگہوں پر پہنچائیں۔خاص طور پر جب عورتیں اور بچے ہوتے ہیں یعنی صرف عورتیں ہوں اور مرد اُن کے ساتھ نہ ہوں، بچے اُن کے ساتھ ہوں تو انہیں قیامگاہوں تک پہنچانا شعبہ استقبال کا یا جو بھی متعلقہ شعبہ ہے اس کا کام ہے اور یہ بڑی ضروری چیز ہے۔بعض دفعہ سامان وغیرہ اٹھانے کے لئے ضرورت پڑ جاتی ہے اس کی مدد کرنی چاہئے۔اسی طرح مسکرا کر اور خوش اخلاقی سے بات کرنا صرف استقبال کا نہیں بلکہ ہر شعبہ میں کام کرنے والے کارکن کے لئے ضروری ہے۔

آجکل حالات کی وجہ سے ایمز (AIMS) کارڈ رکھنا ضروری ہے۔بعض باہر سے آنے والے تعارفی خط اور معلومات لے کر آتے ہیں اور پھر ان کے جلسے کے کارڈز یہاں بنا دیئے جاتے ہیں۔بعض دفعہ ایسے بھی معاملات آ جاتے ہیں کہ تصدیقی خط نہیں ہوتا تو ایسی صورت میں بیشک تسلی کرنا تو بہت ضروری ہے۔جب تک تسلی نہ ہو کارڈ نہیں بنایا جا سکتا اور تصدیق کی کارروائی ہونی چاہئے۔لیکن اس عرصہ میں آنے والے سے خوش خلقی سے پیش آنا، اس کے انتظار کے لئے بیٹھنے کا مناسب انتظام ہونا، یہ بھی بڑا ضروری ہے۔بعض دفعہ چھوٹے بچے ساتھ ہوتے ہیں جو لمبے انتظار کی وجہ سے بےچین ہو رہے ہوتے ہیں۔

اوّل تو تمام آنے والے مہمانوں کو بھی یہ خیال رکھنا چاہئے کہ جب وہ جلسے پر آئیں تو جماعتی تصدیق کے ساتھ آنا چاہئے یا اپنے ایمز (AIMS) کارڈ لے کر آنا چاہئے اور اگر کسی وجہ سے یہ رہ گیا ہو تو جیسا کہ میں نے کہا متعلقہ شعبہ کارروائی کے دوران انہیں سہولت میسر کرے کہ وہ آرام سے بیٹھ سکیں۔

پھر کھانے کی مہمان نوازی کا تعلق ہے اس میں جو جماعتی رہائشگاہوں میں ٹھہرے ہوئے مہمان ہیں ان کو دو وقت یا تین وقت جو کھانا کھاتے ہیں اس کی مہمان نوازی ضروری ہے۔لیکن جلسے کے تین دنوں میں ہر شامل ہونے والا مہمان جو ہے عموماً جو جلسہ سننے کے لئے آتا ہے کم ازکم دوپہر کا کھانا جماعتی انتظام کے تحت کھاتا ہے۔اس میں کھانا کھلانے والے افسران اور معاونین اس بات کا خیال رکھیں کہ مہمان سے خوش اخلاقی سے پیش آنا ہے۔خوش اخلاقی سے پیش آنا مہمان کا حق ہے اور میزبان کا فرض ہے۔بعض لوگ کھانے کے معاملے میں کارکنوں کو تکلیف میں ڈالتے ہیں۔مختلف قسم کے سوال کرتے ہیں یا مطالبات کر رہے ہوتے ہیں یہ چاہئے، وہ چاہئے۔لیکن کارکنوں کو پھر بھی برداشت کرنا چاہئے۔کھانا ایک ایسی چیز ہے جس میں کھانا کھلانے والے کا نامناسب رویہ یا معمولی سا بھی غیر ضروری تبصرہ یا کوئی بات کہہ دینا مہمان کے جذبات کو چوٹ لگاتا ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ تو مہمانوں کی مہمان نوازی کرتے وقت ایسے نمونے دکھاتے تھے جو ہمیشہ سنہری حروف میں لکھے جائیں گے۔جب ایک صحابی کو مہمان کو اپنے ساتھ لے جانے اور کھانا کھلانے کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ آپ کے حکم پر اس مہمان کو اپنے گھر تو لے گئے لیکن بیوی نے کہا کہ گھر میں تو تھوڑا سا کھانا ہے جو بچوں کے لئے ہے۔دونوں میاں بیوی نے مشورہ کیا کہ بچوں کو کسی طرح سلا دو اور پھر جب مہمان کے سامنے کھانا پیش ہو تو دیا یا روشنی جو ہے وہ بھی بجھا دو اور خود گھر

والے اس طرح اندھیرے میں اظہار کریں جیسے وہ بھی کھانا کھا رہے ہیں تا کہ مہمان آرام سے کھانا کھاتا رہے اور اسے یہ احساس نہ ہو کہ گھر والے کھانا نہیں کھا رہے۔ بہرحال اس ترکیب سے مہمان کو پتا نہ چلا اور گھر والوں نے اس طرح مہمان نوازی کی اور مہمان نے بڑے آرام سے کھانا کھایا۔ صبح جب وہ انصاری صحابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری رات والے عمل اور ترکیب سے تو اللہ تعالیٰ بھی ہنس دیا۔ (صحیح البخاری کتاب مناقب الانصار، باب قول اللہ تعالیٰ عز وجل: حدیث 3798) تو یہ قربانی اس خاندان نے خاص طور پر اس لئے دی کہ مہمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان تھا۔ عمومی طور پر تو صحابہ مہمانوں کی خاطر داری کیا کرتے تھے لیکن اس کے ساتھ یہ خاص سلوک اس وجہ سے بھی ہوا۔

آج ہمارا ہر کارکن یہ قربانی اس لئے دیتا ہے اور اسے اس جذبے کے تحت یہ قربانی دینی چاہئے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے مہمانوں کی خدمت کر رہا ہے گو کہ یہ بھوک کی قربانی اور اپنا کھانا مہمان کو کھلانے کی قربانی حتی کہ بچوں کو بھوکا سلا دینے کی قربانی بہت بڑی قربانی ہے اور آجکل تو یہ نہیں دینی پڑتی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق دنیا میں اب ہر جگہ جہاں جماعتیں مضبوط بنیادوں پر قائم ہیں لنگر چل رہے ہیں اور خاص طور پر جلسے کے دنوں میں تو اس کا خاص اہتمام ہوتا ہے۔ ہم نے تو صرف اتنی خدمت کرنی ہے کہ لنگر سے کھانا لے کر مہمان کے سامنے پیش کر دینا ہے اور مہمان سے خوش خلقی سے پیش آنا ہے اور اس بات پر اللہ تعالیٰ خوش ہو جاتا ہے کہ اس نے جلسے پر آنے والے، دین کے لئے سفر کر کے آنے والے مہمانوں کی خدمت کی۔ اور اگر صحیح طور پر مہمان نوازی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ناراضگی کا بھی اظہار ہوتا ہے۔

ایک موقع پر بعض مہمانوں سے غیر معمولی سلوک کیا گیا اور بعضوں کو نظر انداز کیا گیا۔ یہ سب کام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں جو بھی انتظام تھا، ضیافت کے کارکن تھے انہوں نے کیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رات کو خبر دی کہ رات ریا کیا گیا ہے، بناوٹ کی گئی ہے اور صحیح طرح مہمانوں کی خدمت نہیں کی گئی۔ بعض مسکین کھانے سے محروم رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بات پر بڑے ناراض ہوئے اور پھر انتظام اپنے ہاتھ میں لیا۔ بلکہ یہ بھی روایت میں ہے کہ ان کارکنوں کو چھ مہینے کے لئے قادیان سے ہی نکال دیا۔ (تذکرۃ صفحہ 689، ایڈیشن چہارم 2004ء) پس جب خدمت کے لئے اپنے آپ کو ہم پیش کرتے ہیں تو پھر بغیر کسی تخصیص کے ہر ایک کی خدمت کرنی چاہئے۔ ہر جلسے پر آنے والا مہمان جلسے کا مہمان ہے۔ ہر ایک سے اچھا سلوک کرنا ہر ایک سے خوش خلقی سے پیش آنا یہ ضروری ہے۔ یہ نہیں کہ فلاں امیر ہے یا فلاں خاص مہمان ہے اس کو فلاں جگہ کھانا کھلانا ہے اور فلاں کو نہیں۔ جہاں بھی کھانے کا انتظام ہے وہ کھلائیں۔ لیکن عمومی طور پر احمدیوں کو تو ایک جگہ ہی کھانا کھانا چاہئے۔ بعض علیحدہ جگہیں خاص مہمانوں کے لئے بنائی گئی ہیں اور وہ غیر از جماعت یا غیر مسلموں کے لئے بنائی گئی ہیں وہاں صرف انہی کو لے جانا چاہئے۔ اس بات کا بھی انتظامیہ کو خیال رکھنا چاہئے۔ میرے علم میں ہے کہ بعض کارکنان اپنے واقف کاروں کو اس جگہ پر کھانا کھلانے کے لئے لے جاتے ہیں جو صرف مہمانوں کی جگہ ہے۔ اس لئے عام طور پر چاہے وہ احمدی عہدیدار ہے یا کوئی بھی ہے اس کو عام مہمانوں کی جگہ جا کر ہی کھانا کھانا چاہئے۔

پھر ساتھ ہی یہ دعا بھی کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس چھوٹی سی خدمت کو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی کر رہے ہیں اسے قبول بھی فرمائے اور ہمارے کام ہر قسم کی ریا سے خالی ہوں اور خالصۃً لِلّٰہ ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت مہمانوں کی بعض دنوں میں اتنی کثرت ہو جاتی تھی کہ رہنے کے لئے انتظام بھی مشکل لگتا تھا کیونکہ قادیان چھوٹی سی جگہ تھی۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے مطابق کہ پریشان نہیں ہونا اور تھکنا نہیں، بے تکلفی کے ماحول میں جو بھی سہولت مہمانوں کے لئے میسر ہو سکتی تھی فرمایا کرتے تھے۔ بعض دفعہ ایسے موقعے بھی آئے کہ سردیوں میں مہمانوں کی زیادتی کی وجہ سے اپنے اور اپنے بچوں کے گرم بستر آپ نے مہمانوں کو مہیا کر دیئے۔ (ماخوذ از سیرت المہدی جلد 2 حصہ چہارم صفحہ 91-92 روایت نمبر 1118) ایک دفعہ اتنے مہمان آ گئے کہ حضرت امّاں جان حضرت اُمّ المومنین بڑی پریشان تھیں کہ مہمان ٹھہریں گے کہاں اور کس طرح ان کا انتظام ہوگا؟ اس موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں ایک کہانی سنائی کہ جنگل میں ایک مسافر کو شام ہوگئی۔ رات اندھیری تھی۔ قریب کوئی بستی نہیں تھی، کوئی جگہ نہیں تھی، کوئی شہر نہیں تھا جہاں جا کے وہ آرام کر سکے تو وہ بیچارہ ایک درخت کے نیچے رات گزارنے کے لئے لیٹ گیا۔ اس درخت کے اوپر پرندوں کا ایک گھونسلا تھا جو نر اور مادہ تھے۔ ان پرندوں نے یہ فیصلہ کیا کہ یہ شخص جو آج ہمارے درخت کے نیچے لیٹا ہے یہ آج ہمارا مہمان ہے اس لئے ہمارا فرض ہے کہ اس کی مہمان نوازی کریں۔ اب مہمان نوازی کس طرح کی، انہوں نے فیصلہ کیا، پہلی بات تو یہ سوچی کہ رات ٹھنڈی ہے، ہمارے مہمان کو سردی لگے گی تو اسے آگ سینکنے کے لئے کوئی چیز مہیا کی جائے۔ پھر یہ سوچا کہ ہمارے پاس اور تو کچھ ہے نہیں۔ اپنا گھونسلا توڑ کر نیچے پھینک دیتے ہیں جس کے گھاس پھوس اور لکڑیوں سے مہمان جو ہے آگ جلا کر کچھ آگ سینک لے گا۔ چنانچہ انہوں نے اپنا گھونسلا پھینکا اور اس شخص نے اسے جلایا اور آگ سینکنے لگا۔ پھر پرندوں نے یہ فیصلہ کیا کہ اور تو ہمارے پاس مہمان کو کھلانے کے لئے کچھ ہے نہیں، ہم خود ہی آگ میں گر جاتے ہیں اور جب آگ میں بُھن جائیں گے تو یہ مہمان ہمیں کھا لے گا۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور مہمان کی خوراک کا انتظام کر دیا۔ (ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعودؑ از حضرت شیخ یعقوب علی عرفانیؓ صفحہ 130-131) تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ کہانی سنانے کا مقصد تھا کہ مہمان کے آنے پر پریشان ہونے کی بجائے جس حد تک انسان کے بس میں ہو قربانی دے کر بھی اس کی مہمان نوازی کرنی چاہئے۔

پس یہ ہم سب کے لئے سبق ہے۔ خاص طور پر وہ جو اپنے آپ کو اس کام کے لئے پیش کرتے ہیں کہ اپنے ذمہ ڈیوٹیوں کے حق ادا کرنے کی پوری کوشش کریں۔

ڈیوٹیوں میں بہت ساری ڈیوٹیاں ہیں۔ مختلف شعبے ہیں۔ مثلاً کار پارکنگ کا بھی ایک شعبہ ہے۔ یہ بھی بہت اہم شعبہ ہے۔ بعض دفعہ مہمان یہاں غلط رویّے بھی دکھا جاتے ہیں اور کارکن کی ہدایت کے مطابق پارکنگ نہ کرنے پر اصرار کرتے ہیں، اپنی مرضی سے پارکنگ کرنا چاہتے ہیں۔ ایسی صورت میں کارکن کو حتی الوسع یہ کوشش کرنی چاہئے کہ اسے نرمی سے سمجھائے اور پھر اپنے بالا افسر کو اطلاع کرے۔ گزشتہ سال بھی ایسی شکایتیں آئی تھیں کہ کار پر آنے والی بعض خواتین یا چند عورتوں نے کہا کہ ہم کار آگے لے کر جائیں گے۔ وہاں ڈیوٹی والے سے تلخ کلامی ہوگئی۔ بیشک اپنے فرائض کو ادا کرنا ہر کارکن کا فرض ہے اور آجکل کے حالات میں تو بہت زیادہ احتیاط بھی کرنے کی ضرورت ہے خاص طور پر پارکنگ میں بھی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی جیسا کہ میں نے کہا اخلاق کا مظاہرہ بھی ہونا چاہئے۔ اگر تو کوئی صحیح مطالبہ ہے، کسی کا کوئی بیمار ہے یا کوئی اور وجہ ہے تو اسے آرام سے سمجھائیں اور بتائیں کہ مَیں اپنے بالا افسر کو بلاتا ہوں تو وہ آپ کے لئے کوئی سہولت مہیا کر دیتا ہے۔ لیکن اتنے عرصے میں آرام سے یہ درخواست بھی کر دیں کہ آپ ایک طرف کھڑے ہو جائیں۔ اور مہمانوں کو اس سے تعاون بھی کرنا چاہئے تا کہ باقی ٹریفک متأثر نہ ہو۔ کیونکہ بعض دفعہ اس بحث میں اور جھگڑوں میں کاروں کی لمبی لائنیں لگ جاتی ہیں اور دوسرے متاثر ہو رہے ہوتے ہیں۔ اور پھر جلسے کی کارروائی شروع ہونے کے بعد لوگ جب جلسہ گاہ میں آتے ہیں تو پھر اس سے بیٹھے ہوئے لوگ ڈسٹرب ہوتے ہیں۔

ہر مسئلہ جو گزشتہ جلسوں میں سامنے آیا ہو انتظامیہ کو چاہئے کہ اس کے حل اور ممکنہ پہلوؤں کا جائزہ لیں اور ہر شعبہ جس کے سامنے یہ مسئلہ ہو اس کو بھی جائزہ لینا چاہئے اور پھر افسر جلسہ سالانہ کو بتانا چاہئے کہ کس طرح اس کا حل ہو سکتا ہے تا کہ اس دفعہ کم سے کم مسائل پیدا ہوں۔ چھوٹے موٹے مسائل تو پیدا ہوتے ہیں لیکن کوشش یہ کرنی چاہئے کم سے کم مسائل پیدا ہوں۔

سکیننگ اور چیکنگ کے لئے بھی تمام احتیاطوں کے ساتھ ایسا انتظام ہونا چاہئے کہ لمبا عرصہ لوگوں کو انتظار بھی نہ کرنا پڑے اور کسی طرح ان کو تکلیف بھی نہ ہو۔ جو داخلی گیٹ اور جلسہ گاہ کی انٹرنس (entrance) ہے اس میں بار بار یہ اعلان بھی ہوتے رہیں کہ آنے والے اپنے کارڈ بھی سامنے رکھیں اور لائنوں کو بھی قائم رکھیں تا کہ جلد اور تیزی سے لوگ گزر سکیں۔

اس طرح غسل خانوں کی صفائی والے کارکن ہیں، دونوں جگہوں میں مردوں میں بھی عورتوں میں بھی، بعض دفعہ پریشان ہوتے ہیں کہ لوگ بڑا گند ڈال جاتے ہیں۔ اگر معاونین بار بار اعلان کر کے توجہ دلاتے رہیں کہ صفائی کی طرف بھی توجہ دیں کہ پاکیزگی اور نظافت بھی ایمان کا حصہ ہے تو اس لئے اگر مہمان اپنے

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہمارا پہلا اور سب سے بڑا فرض جو بنتا ہے وہ یہ کہ خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھیں اور اسے مضبوط کریں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25؍مارچ 2016)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہر ایسی چیز جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے وہ منکر ہے، جب تک کل اخلاق رذیلہ کو نہ ترک کیا جاوے تزکیہ نفس حاصل نہیں ہو سکتا ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 11؍مارچ 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

ماحول کو بھی صاف رکھیں اور غسل خانوں کو بھی صاف کر دیا کریں تو کوئی حرج نہیں۔ عموماً لوگ تعاون کرتے ہیں۔ یہی پچھلے سال بھی رپورٹیں آتی رہی تھیں۔ لیکن اگر کوئی تعاون نہ بھی کرے تو کارکن خود صفائی کر دیں یہی ان کی ڈیوٹی ہوتی ہے۔ اور اس بات کا خیال رکھیں کہ ان کی طرف سے کسی طرح بھی بدخُلقی کا مظاہرہ نہیں ہونا چاہئے اور کبھی بھی انہوں نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا۔

اسی طرح جلسہ گاہ کی عمومی صفائی کارکنوں کا کام ہے کہ اگر کوئی گند جلسے کے علاقے میں دیکھیں، عورتوں کی طرف بھی، مَردوں کی طرف بھی، بچے بعض دفعہ گلاس، ریپر (wraper) وغیرہ پھینک دیتے ہیں ڈبے، وغیرہ پھینک دیتے ہیں بلکہ بعض دفعہ بڑے بھی ایسے ہوتے ہیں جو بے احتیاطی کرتے ہیں تو اگر کارکن بھی اس کی صفائی ساتھ ساتھ کرتے رہیں تو وائنڈ اَپ کرنے والے کارکنوں کو آسانی ہو جاتی ہے۔ کیونکہ وہاں سے صرف مارکیاں اٹھانا اور باقی جو بڑا بڑا سامان ہے وہ اٹھانا ہی کام نہیں ہوتا بلکہ وہاں سے ہر طرح کے گند کو اٹھانا بھی، ہر کاغذ کو اٹھانا بھی ضروری ہوتا ہے تب کونسل کلیئرنس دیتی ہے۔ بہرحال اس طرف بھی مہمانوں کو آرام سے بار بار توجہ دلاتے رہنا چاہئے کہ ٹِن، ڈبے وغیرہ اِدھر اُدھر ڈالنے کے بجائے ڈسٹ بِن میں پھینکیں۔

جلسہ کا شعبہ تربیت کا شعبہ اس لحاظ سے بھی فعّال ہونا چاہئے کہ جلسہ میں شامل ہونے کے لئے جو لوگ آتے ہیں ان کو جلسے کی اہمیت کی طرف توجہ دلاتے رہیں۔ بیشک کارکن جب اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کرتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ وہ بے نفس ہو کر کام کرے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے عموماً کارکن جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا اس جذبے سے کام کرتے ہیں لیکن بعض غلط رویہ بھی دکھا جاتے ہیں۔ انہیں ہمیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ نصیحت یاد رکھنی چاہئے جو مَیں نے پہلے بھی بیان کی کہ ہر حالت میں خوش اخلاقی کا مظاہرہ ہونا چاہئے۔

اسی طرح ہر کارکن کو عموماً ہر وقت ہوشیار بھی رہنا چاہئے۔ سیکیورٹی صرف سیکیورٹی والوں کا کام نہیں ہے بلکہ ہر شعبے کا ہر کارکن اپنے اپنے ماحول میں نظر رکھنے والا ہونا چاہئے۔

کارکنوں کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جلسہ ختم ہونے کے بعد صرف وائنڈ اَپ کے کارکن ہی وہاں موجود نہ ہوں بلکہ ہر کارکن کو اس وقت تک جلسہ گاہ میں رہنا چاہئے، جس کی بھی وہاں ڈیوٹی ہے، جب تک کہ کوئی بھی مہمان وہاں موجود ہے یا جب تک ان کے متعلقہ افسر اُن کو رخصت نہیں دے دیتے کہ اب آپ فارغ ہیں چلے جائیں۔

سب سے بڑھ کر کارکنوں کو بھی اور عمومی طور پر تمام افراد جماعت کو بھی یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو احسن رنگ میں اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تمام کارکن جو اِس وقت وہاں جلسہ گاہ میں کام کر رہے ہیں ان کو ہر طرح سے محفوظ رکھے۔ بعض دفعہ بڑے بھاری بھاری کام کرنے پڑتے ہیں اور بعض دفعہ چوٹ وغیرہ لگنے کا بھی خطرہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے ہر ایک کو محفوظ بھی رکھے۔

اللہ تعالیٰ جلسے کو ہر لحاظ سے بابرکت اور کامیاب بھی فرمائے۔ کسی بھی مخالف اور بدفطرت کے شر سے اللہ تعالیٰ جماعت کو ہر طرح محفوظ رکھے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر کارکن کو توفیق دے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلسہ پر آئے ہوئے مہمانوں کی احسن رنگ میں خدمت سرانجام دیتے رہیں اور خوش خُلقی سے خدمت سرانجام دیتے رہیں۔

کارکنان جو خدمت کے اعلیٰ معیار حاصل کئے ہوئے ہیں، جن معیاروں پر وہ پہنچے ہوئے ہیں اس سے بلند معیار ہر دفعہ پیش کرنے والے ہوں اور اِس دفعہ بھی پہلے سے بڑھ کر خدمت کرنے والے ہوں۔ اس میں کبھی کمی نہیں ہونی چاہئے۔ ہمارا ہر قدم جو ہے آگے بڑھنے والا ہونا چاہئے اور جب ایسی خدمت ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ پھر پیار کی نظر بھی ڈالتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق دے۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

''زندہ نبی وہی ہوسکتا ہے جس کے
برکات اور فیوض ہمیشہ کیلئے جاری ہوں۔''

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 629)

طالبِ دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندر آباد

کلامُ الامام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اسلام کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کیلئے سب سے اوّل تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ۔'' (ملفوظات جلد 4، صفحہ 615)

طالبِ دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

مکرم حکیم محمد رفیع ناصر صاحب مرحوم کی یاد میں

(خواجہ عبد المومن، اوسلو، ناروے)

ہمارے ایک بہت پیارے دوست اور بزرگ اس سال ماہ فروری میں خدا کی مشیت سے ہم سے جدا ہو گئے۔ آپ مجھ سے عمر میں بڑے تھے لیکن ان سے میرا اُس وقت سے تعلق تھا جب یہ گول بازار میں زعیم خدام الاحمدیہ ہوتے تھے۔ اسکے بعد خاکسار گول بازار کا زعیم خدام الاحمدیہ منتخب ہوگیا۔ باوجودیکہ میں اُن سے عمر میں چھوٹا تھا لیکن انہوں نے میری پوری اطاعت کی بلکہ بعض اور دوست جو مجھ سے عمر میں کافی بڑے تھے، مثلاً مکرم رشید صاحب بوٹ ہاؤس والے، مکرم ملک عبد المجید صاحب مرحوم، ملک عبد الرب صاحب مرحوم مجید آئرن سٹور والے، مکرم شیخ محمد اکرم صاحب مرحوم، مکرم نبی احمد باجوہ صاحب مرحوم اور جمال برادران اور کئی دوست بھی کمال درجہ کی اطاعت کرتے تھے اور میرے ساتھ بہت محبت کا سلوک کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے درجات بلند کرے اور ان سے مغفرت کا سلوک کرے۔ آمین

خاکسار کو مکرم حکیم ناصر صاحب کے ساتھ دوبار وقف عارضی پر جانے کا موقعہ ملا۔ ایک بار چک سکندر اور ایک بار ملتان ضلع کی ایک جماعت میں۔ وہاں ہمارا بہت اچھا وقت گزرا تھا۔ ہم دونوں کو وہاں جماعت کی تعلیم و تربیت اور دعوت اِلی اللہ کا بہت موقعہ ملا۔

خاکسار کے ناروے جانے کے بعد بھی ان سے میری دوستی کا تعلق قائم رہا۔ خاکسار جب بھی ناروے سے ربوہ آتا، بہت خوش ہوتے، مجھے میرے گھر ملنے آتے اور اکثر میری اپنے گھر دعوت بھی کرتے اور اس میں اور بھی بعض دوستوں کو مدعو کرتے۔ تین چار سال قبل خاکسار کی منظوم کتاب ''سب کچھ تری عطا ہے'' کی رونمائی آپ نے بہت محبت اور اصرار سے اپنے مطب میں کروائی اور ربوہ کے شعرا اور میرے دوستوں کو اس کتاب کی رونمائی کے بعد ظہرانہ بھی پیش کیا۔ فجزاھم اللہ خیرا۔

ایک بار ہم دونوں کو چند دوستوں کے ہمراہ لندن میں منعقدہ کسرِ صلیب کانفرنس میں شرکت کی بھی سعادت حاصل ہوئی اور پھر ہم دونوں نے شپ کے ذریعہ سویڈن تک سفر کیا اور پہلی بار سویڈن کی مسجد دیکھی اور وہاں کے دوستوں سے ملاقات کی۔ محترم ناصر صاحب کو سیر وسیاحت کا بہت شوق تھا وہ لندن کے جلسہ کے بعد کسی نہ کسی یورپی ملک میں سیر کیلئے ضرور جاتے۔ متعدد بار وہ ناروے بھی تشریف لائے اور ہمیں اپنے دوست کے ساتھ کچھ وقت گزارنے کا موقع مل جاتا۔ ایک بار مجلس انصار اللہ ناروے نے ایک خوبصورت مقام پر پکنک کی۔ مکرم ناصر صاحب نے اس پکنک میں شرکت کی اور ناروے کے انصار کی دعوت اور خوبصورت نظاروں سے لطف اندوز ہوئے۔ اسی طرح ایک بار آپ ناروے تشریف لائے تو خاکسار کسی مجبوری کی وجہ سے ساتھ نہ جاسکا لیکن مکرم چوہدری رشید احمد صاحب نے ان کو ان خوبصورت علاقوں کی سیر کروائی جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کو بہت پسند تھے۔

آپ خدا کی راہ میں بہت فراخی سے خرچ کیا کرتے تھے۔ آپ نے ایک بار مجھے بتایا کہ میں خلفاء احمدیت کی خدمت میں ایک بھاری رقم پیش کر دیتا ہوں اور عرض کرتا ہوں حضور اس رقم کو جس مد میں چاہیں خرچ کریں۔ آپ میرے ساتھ بعض اپنی ذاتی دُکھ سکھ کی باتیں بھی کر لیا کرتے تھے۔ وفات سے ایک سال قبل آپ لندن تشریف لائے تو نمونیہ سے بہت زیادہ بیمار ہو گئے تو آپ کے بیٹے عبد السمیع حامی صاحب آپ کو لندن سے ربوہ اپنے پاس لے آئے اور ان کو اپنے والد صاحب کی غیر معمولی خدمت کا موقع میسر آیا۔ آپ بہت دعا گو اور عبادت گزار تھے۔ ایک بار انہوں نے بتایا کہ اللہ نے مجھے بتایا ہے کہ میری کتنی عمر ہوگی۔ لیکن میں آپ کو نہیں بتاؤں گا۔ مجھے انہوں نے ایک مرتبہ بتایا کہ ربوہ کے ابتدائی دنوں میں ایک بار حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ میرے دواخانہ پر تشریف لائے اور مجھے کاروبار کو کامیاب کرنے کی کچھ نصائح بھی فرمائیں۔

آپ بہت ہمدرد اور وفادار دوست تھے۔ ایک بار میں نے آپ کے ذمہ یہ کام لگایا کہ آپ میرے نگران مکان کو ہر ماہ ان کی تنخواہ اور بلوں کی ادائیگی کر دیا کریں، ناروے سے ایک سال کے بعد جب آؤنگا تو حساب فہمی کر لونگا۔ آپ نے خوشی سے میری درخواست قبول کر لی اور میری پریشانی کو دور کر دیا۔ آپ بہت دلیر داعی اِلی اللہ بھی تھے۔ آپ کے مطب پر ربوہ کے علاوہ بیرونِ ربوہ سے بھی غیر از جماعت مریض آتے تھے اور آپ ان کا جسمانی علاج کرنے کے علاوہ ان کو احمدیت کی تبلیغ بھی کرتے تھے اور ان کی روح کی شفا کیلئے بھی کوشش کرتے تھے۔ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے دور میں ایک لمبا عرصہ لندن میں پرائیوٹ سیکرٹری کے آفس میں رضا کارانہ طور پر خدمت کی توفیق ملی۔

2015 کے آخر میں خاکسار ربوہ گیا۔ ان کی عیادت کیلئے ان کے گھر گیا، تو مجھے دیکھ کر بہت خوش ہوئے چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے اٹھ کر بیٹھ گئے چائے منگوائی اور بہت محبت سے باتیں کرتے رہے۔ اس کے بعد بھی ان سے ملنے جاتا رہا۔ صحت بہتر ہو رہی تھی، روزانہ اپنے ملازم کے ہمراہ سیر پر بھی اور کبھی مسجد بھی نماز کیلئے جانے لگے تھے۔ اس سال فروری میں مجھے اچانک بیت النصر ناروے میں کسی نے بتایا کہ حکیم ناصر صاحب وفات پاگئے ہیں۔ یہ بہت افسوسناک اطلاع تھی، ربوہ فون کر کے ان کے بیٹے عبد السمیع حامی صاحب سے تعزیت کی تو انہوں نے بتایا کہ آج جمعہ پڑھنے گئے تھے، دوستوں کو مل کر آئے، بہت خوش تھے، شام کو کھانا کھایا اور اچانک طبیعت خراب ہوگئی اور چند منٹ میں وفات ہوگئی۔ آپ نے کامیاب بھرپور لمبی زندگی پائی۔ 26؍فروری کو 88 سال کی عمر میں خدا کے حضور حاضر ہوگئے۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے، بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ آپ کی نماز جنازہ مکرم مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ نے پڑھائی۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی لندن میں آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس مخلص فدائی احمدی سے رحمت اور مغفرت کا سلوک کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور ان کے بچوں کو ان کی نیکیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

......☆......☆......

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یوکے)

مکرم احمد وراک صاحب

مکرم احمد وراک صاحب کا تعلق عرب دنیا کے مغربی حصہ کے ایک ملک سے ہے۔ چند سال قبل انہیں بیعت کی توفیق ملی ہے۔ وہ اپنے اس سفر کا مختصر احوال کچھ یوں بیان کرتے ہیں: مَیں مسلمان گھرانے میں پیدا ہوا اور مسلم معاشرے میں پلا بڑھا۔ گو دینی علوم سے تو زیادہ واقفیت نہ تھی لیکن اسلام کی حقانیت اور سچائی پر مکمل یقین تھا۔

حقیقی اسلام اور عاشق رسولؐ

نوجوانی کی عمر میں اسلام کے بارہ میں زیادہ جاننے کی تقریب اس وقت پیدا ہوئی جب میرے بچپن کے ایک مسلمان دوست نے عیسائیت قبول کرلی۔ وہ جب بھی مجھ سے ملتا اسلام کے خلاف دلائل دے دے کر میرے دل میں شبہات پیدا کرنے کی کوشش کرتا۔ اس دوست کے ساتھ گفتگو کے سلسلہ میں مجھے اسلام کے بارہ میں بہت کچھ جاننے کا موقع ملا۔ جب اس کے بے سروپا دلائل اور ٹیڑھی منطق والی بحثوں کا سلسلہ بڑھا تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔ ایک سال کے بعد وہ مجھے ملا تو مجھے یہ سن کر خوشگوار حیرت ہوئی کہ اس نے دوبارہ اسلام قبول کرلیا ہے۔ میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ اس بار جو اسلام اسے ملا ہے وہ اس سے مختلف ہے جس پر وہ پہلے قائم تھا۔ پھر اس نے کہا کہ دراصل صحیح اسلام یہی ہے جو اَب اس نے قبول کیا ہے۔ کیونکہ یہ وہ اسلام ہے جو امام مہدی اور مسیح موعود لے کر آئے ہیں۔ یہاں سے میرا اس کے ساتھ احمدیت کے بارہ میں تحقیق کا سفر شروع ہوا۔ وہ ایک روز آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک کاغذ تھا جس پر امام مہدی علیہ السلام کی تصویر اور ان کے قصیدہ کے بعض اشعار تھے۔ اس نے شعر پڑھنے شروع کئے اور پھر جب اس قصیدے میں یہ مصرعہ آیا کہ يَاسَيِّدِيْ قَدْ جِئْتُ بَابَكَ لَاحِفًا اور یہ کہ يَاسَيِّدِيْ أَنَا أَحْقَرُ الْغِلْمَانِ تو مَیں نے اس امام مہدی کی تصویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا کہ یہ کوئی عام آدمی نہیں ہے۔ یہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے سرتاپا سرشار ہے۔

تحقیق و بیعت

میرے دوست کے ذریعہ مجھے جماعت کی ویب سائٹ کا بھی پتہ چلا۔ میں روزانہ اس سے مختلف موضوعات کے بارہ میں پڑھتا اور پھر جماعت کے موقف کا دیگر اسلامی فرقوں کے عقائد کے ساتھ موازنہ کرتا۔ ہر بار مجھے جماعت احمدیہ کا موقف ہی اپنی فطرت اور منطق کے قریب ترین محسوس ہوتا۔ میں نے یونہی تحقیق کا سفر جاری رکھا اور ساتھ خدا تعالیٰ سے صراط مستقیم کی طرف ہدایت کی دعا بھی کرتا رہا۔ اسی سفر میں تین سال کا عرصہ گزر گیا۔ بالآخر مجھے یقین ہوگیا کہ یہی وہ صراط مستقیم ہے جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے میری دعا کو قبول فرماتے ہوئے مجھے ہدایت دے دی ہے۔ چنانچہ میں نے تحقیق مکمل ہونے کے بعد بیعت فارم پُرکر کے ارسال کردیا۔

عجیب بات یہ ہے کہ جس شخص کے ذریعہ میرا احمدیت سے تعارف ہوا وہ لوگوں کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی سچائی کی تبلیغ تو کرتا ہے لیکن خود ابھی تک بیعت نہیں کرسکا۔

تسلی بخش رؤیا

بیعت کے بعد مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں ایک نوجوان کے ساتھ ایک صحراء میں چل رہا ہوں۔ ریت اس قدر ہے کہ چلتے چلتے میرے پاؤں ریت میں دھنسے جاتے ہیں۔ لمبے اور کٹھن سفر کے بعد بالآخر ہم ایک ایسے راستے پر پہنچ جاتے ہیں جو اس قدر سفید ہے کہ اس پر اگر کوئی چیونٹی بھی چلے تو فوراً نظر آجائے گی۔

میرا ساتھی نوجوان قبلہ رخ کھڑے ایک شخص کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ وہ رسول اللہ ہیں۔ یہ سنتے ہی ہم دونوں بسرعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھاگتے ہیں۔ ایسے لگتا ہے کہ جیسے ہمارے قدم ہوا میں ہی چلتے ہیں اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جذب کی کیفیت میں پرواز کرتے ہوئے پہنچ جاتے ہیں۔ آپ نے اس وقت ایک عمامہ پہنا ہوا ہے اور آستینیں اوپر چڑھا کر زمین میں کچھ بو رہے ہیں۔ آپ کے سامنے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حجاب اوڑھے بیٹھی ہیں۔ اچانک رسول اللہ سب کچھ چھوڑ کر ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہتے ہیں اور نماز شروع کردیتے ہیں۔ کچھ دیر کے بعد حضورؐ نماز سے فارغ ہوجاتے ہیں تو میں آپ سے بات کرنے کا شرف حاصل کرتا ہوں۔ آپ عرب دنیا کے مغربی ممالک کے بارہ میں کوئی بات کرتے ہیں۔ عجیب بات یہ ہے کہ میرا ساتھی نوجوان حضورؐ کے ساتھ اس ملاقات میں موجود نہیں ہوتا۔

مَیں نے اس رؤیا کی یہ تعبیر کی کہ صحراء میں چلنا اور ایسے میں پاؤں دھنسنے سے مراد میرا شکوک وشبہات کا وہ سفر تھا جس پر میں چل رہا تھا۔ اور دودھ کی طرح سفید اور شفاف راستہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا راستہ ہے جس تک میں لمبی تحقیق کے بعد پہنچا ہوں۔ رؤیا میں میرا ساتھی نوجوان وہی ہے جس نے مجھے احمدیت کا راستہ دکھایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم کی بیعت سے ہمیں آپؐ کی بعثت ثانیہ کا عہد نصیب ہوا اور خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات میں اسی طرف اشارہ تھا۔ اور چونکہ میرے ساتھی نوجوان نے بیعت نہیں کی اس لئے رسول اللہ کے ساتھ ملاقات کے دوران وہ موجود نہ تھا۔

تبلیغ، ابتلاء اور کشفِ حقیقت

بیعت کے بعد مجھ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت بڑی روحانی اور اخلاقی تبدیلی آئی۔ نیز مَیں نے اپنے دوستوں سے بھی احمدیت کے بارہ میں بات کرنی شروع کردی۔ ایک بار میرے ایک دوست نے کہا کہ تم میرے ساتھ امام مسجد کے پاس چلو۔ میں نے کہا کہ میں احمدیت میں بالکل نیا ہوں اور امام مسجد سے بات کرنے کے لئے کسی پرانے احمدی کو ساتھ لے لیتا ہوں۔ لیکن ایسا نہ ہوسکا اور مجھ اکیلے کو ہی امام مسجد کا سامنا کرنا پڑا۔ وہ مجھے دیکھتے ہی کہنے لگے کہ تمہیں علماء کی شان میں گستاخی کی جرأت کیسے ہوئی؟ میں نے کہا میں نے حقیقی علماء کی شان میں تو کبھی گستاخی نہیں کی۔ ہاں ان علماء کے بارہ میں ضرور بات کی ہے جن کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''عُلَمَاءُهُمْ'' قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ وہ بدترین مخلوق ہوں گے۔ میرے منہ سے یہ حدیث سننے کے بعد امام صاحب سوچ میں پڑ گئے۔ پھر کچھ توقف کے بعد بولے: میں تمہیں عربی زبان کا ایک جملہ دیتا ہوں تم مجھے اس کے اعراب تو بتاؤ تا تمہاری علمیت کا پول بھی کھل جائے۔ میں نے کہا کہ کیا عربی جملوں کے اعراب جاننا ہی کسی کے حق پر ہونے کا معیار ہے؟ اور اگر یہ بات درست ہے تو کیا اس مسجد میں بیٹھے ہوئے آپ کے تمام مریدوں کو عربی جملوں کے اعراب آتے ہیں؟ یہ سن کر امام صاحب نے سب کے سامنے ہونے والی بات کو ختم کرنے کے لئے کہا کہ تمہاری بات درست ہے کہ کسی کی علمی میدان میں برتری اس کے حق پر ہونے کی دلیل ہرگز نہیں ہوسکتی۔ پھر اس نے مجھ سے میرا فون نمبر مانگا اور بات کرنے کے لئے نئی تاریخ مقرر کردی۔ میں اس مقرر کردہ تاریخ پر حاضر ہوا تو مسجد کے ایک نمازی نے فتنہ برپا کرتے ہوئے مجھے قتل کی دھمکی دی پھر مسجد کے اندر مجھے زد وکوب کیا اور ساتھ ہی میرے اہل خانہ کو فون کر کے یہ بھی کہہ دیا کہ گویا میں امام صاحب کو مارنے کی نیت سے مسجد میں آیا تھا۔ میرے اہل خانہ کو اس بات کا علم ہوا تو انہوں نے مجھے گھر بدر کردیا۔ پھر جب انہیں پتہ چلا کہ یہ محض اس شخص کی افتراء پردازی تھی جس نے میرے گھر فون کیا تھا تو مجھے واپس گھر بلالیا۔

آخر میں یہی کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے امام الزمان کو پہچاننے اور قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

......☆......☆......☆......

مکرم فَرَج الانصاری صاحب

مکرم فرج الانصاری صاحب کا تعلق تیونس سے ہے جہاں ان کی پیدائش 1951ء میں ہوئی اور انہیں 2014ء کے شروع میں قبولِ احمدیت کی توفیق ملی۔ وہ احمدیت کی طرف اپنے سفر کا مختصر احوال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

میری پیدائش ایک متدیّن گھرانے میں ہوئی۔ میرے دادا جان امام مسجد تھے اور بچوں کو قرآن کریم حفظ کرواتے تھے۔ وہ ایک مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔

مَیں مسجد میں ہونے والے دروس سنتا اور ہمیشہ یہ سوچتا کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی دعائیں کیوں نہیں سنتا؟ جب یہ سوال میں نے ایک عالم دین سے پوچھا تو اس نے جواب دیا کہ اسکا سبب یہ ہے کہ مسلمانوں میں اتحاد نہیں اور وہ ایک ہاتھ پر جمع نہیں ہیں۔ میں اکثر سوچتا کہ مسلمان کب متحد ہوں گے اور کب انہیں غلبہ حاصل ہوگا؟ کب یاجوج ماجوج نکلیں گے اور کب دجال اپنے گدھے پر سوار ہوکر خروج کرے گا؟ مجھے ان امور کی سمجھ نہ آتی تھی لیکن میں اس یقین پر قائم تھا کہ کسی روز انکی حقیقت عیاں ہوجائے گی۔

جماعت سے تعارف

زندگی کی اسی ڈگر پر چلتے چلتے 2013ء کا سال آگیا۔ ایک روز میرے بیٹے نے آکر مجھے بتایا کہ مسیح علیہ السلام کا ظہور ہوچکا ہے۔ مَیں نے کہا کہ اس نے آسمان سے نازل ہونا تھا۔ اس نے کہا کہ وہ مسیح فوت ہوچکے ہیں اور جب آسمان پر اس جسم کے ساتھ گئے ہی نہیں تو وہاں سے واپس کیسے آئیں گے۔ پھر اس نے جب آیات قرآنیۃ: (يٰعِيْسٰى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ)، (فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ)، (كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ)، (وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ۖ اَفَاۡئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ) پڑھ کر استدلال کیا تو میرے پاس کوئی دلیل نہ رہی۔ میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ یہ جماعت احمدیہ کا موقف ہے اور یہ ساری باتیں اس نے ایم ٹی اے العربیہ سے سیکھی ہیں اور وہ دل سے احمدیت قبول کرچکا ہے۔

استخارہ اور راہنمائی اور بیعت

مَیں نے یہ سنا تو ایم ٹی اے دیکھنے کا فیصلہ کیا۔ مجھے جماعت کا ''محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں'' کا ماٹو بہت پسند آیا۔ اس دوران میری اپنے بیٹے اور محمد نامی ایک مقامی احمدی کے ساتھ گفتگو جاری رہی۔ بالآخر ان دونوں نے مجھے استخارہ کرنے اور خدا تعالیٰ سے راہنمائی حاصل کرنے کا مشورہ دیا۔ مجھے ان کی تجویز پسند آئی اور مَیں نے خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر دعا کی کہ خدایا! اگر یہ شخص جو مسیح اور مہدی ہونے کا دعویدار ہے سچا ہے اور تیرا محبوب اور برگزیدہ ہے تو مجھے اس کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرما اور اگر یہ تیری طرف سے نہیں ہے تو مجھے اس سے دور کردے۔ خدایا! مجھے حق کو سچا اور واضح کرکے دکھادے اور پھر اسے قبول کرنے کی توفیق عطا فرما اور باطل کو جھوٹا ثابت کر کے دکھادے اور اس سے اجتناب کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اس دعا پر مداومت اختیار کرنے کے بعد مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں ایک قدیم گھر میں ہوں جو بے ترتیب اور گندہ ہے۔ میں اسے چھوڑ کر اپنا کچھ سامان اٹھا کر ایک بڑی مسجد میں داخل ہوتا ہوں جہاں لوگ گروپس کی شکل میں بیٹھے کھانا کھا رہے ہیں۔ ان میں سے ایک شخص اعلیٰ درجہ کے میوہ جات پر مشتمل ایک بڑا برتن میرے سامنے کردیتا ہے اور میں اس میں سے دونوں مٹھیاں بھر کے لیتے ہوئے کہتا ہوں کہ اتنا ہی میرے لئے کافی ہوگا۔

رؤیا کا خلاصہ یہ تھا کہ میں گندے گھر سے صاف اور وسیع مسجد میں گیا جہاں پیار ومحبت کی فضا میں کھانا بانٹا جارہا تھا اور میں نے حسب استطاعت اس میں سے لے لیا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ میں اپنی سابقہ ایمانی حالت سے احمدیت کی طرف منتقل ہوکر اعلیٰ روحانی لذات پاؤں گا۔ چنانچہ مکمل طور پر مطمئن ہونے کے بعد میں نے فروری 2014ء کو بیعت فارم پُرکر کے ارسال کردیا۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے میری بیوی اور بیٹی کو بھی قبول احمدیت کی توفیق عطا فرمائی۔ بعد میں میرا دوسرا بیٹا بھی ہمارے ساتھ آملا اور پھر میری بڑی بیٹی کو بھی اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے راستے پر گامزن فرمادیا۔

بیعت کے بعد برکت کا احساس

بیعت سے قبل میری تنخواہ میں ہمارا بہت ہی مشکل سے گزارا ہوتا تھا۔ لیکن بیعت کے بعد ایک روز میری اہلیہ نے مجھ سے کہا کہ کیا تم نے محسوس نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ نے بیعت کے بعد اسی تنخواہ کی رقم میں کس قدر برکت ڈالی ہے؟ میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ اب تنخواہ تو وہی ہے لیکن اب ہمارا کھلا گزارا ہوتا ہے اور کچھ رقم بچ بھی جاتی ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کی خاص برکت سے ہماری پھلوں کی فصل بھی غیر معمولی طور پر منافع بخش ہونے لگ گئی ہے۔

قبول احمدیت سے قبل مَیں اکثر پورے دن میں 50 رکعت نوافل ادا کیا کرتا تھا۔ لیکن یہ محض ظاہری سجود وقیام تھے جو خشوع وخضوع کی متاع سے محروم تھے۔ اب قبولِ احمدیت کے بعد میری عبادت بھی سنور گئی اور اس میں خشوع وخضوع کے علاوہ وہ لذت بھی پیدا ہوگئی جس سے قبل ازیں آشنائی نہ تھی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

(......باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 22 رجولائی 2016)

......☆......☆......☆......

یقیناً یاد رکھو جھوٹ جیسی کوئی منحوس چیز نہیں

● غضب اور حکمت دونوں جمع نہیں ہوسکتے جو مغضوب الغضب ہوتا ہے اس کی عقل موٹی اور فہم کند ہوتا ہے ● بدظنی ایسا مرض اور ایسی بری بلا ہے جو انسان کو اندھا کر کے انسان کو ہلاکت کے تاریک کنوئیں میں گرا دیتی ہے ● غیبت کرنا ایسا ہی ہے جیسا کسی نے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھالیا اور اس سے تم سخت کراہت کرو گے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 24 ؍جون 2016 بطرز سوال و جواب

بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال دُعاؤں کی قبولیت کے لئے کن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا : دعاؤں کی قبولیت کے لئے اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور اسے سب قدرتوں کا مالک سمجھتے ہوئے اس سے مانگنا اور اس کے حکموں پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے کیا احکامات ہیں اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم جیسی عظیم کتاب عطا فرمائی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے تمام حکم، تمام اوامر و نواہی موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جب یہ فرمایا کہ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ کہ میرے بندے میرے حکم کو قبول کریں۔ وہ حکم جو قرآن کریم میں موجود ہیں انہیں قبول کریں۔ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ دعائیں بھی قبول کرے گا اور رُشد بھی حاصل ہوگا۔

سوال قرآن کریم کے احکامات میں سے سب سے پہلے جس حکم کی طرف حضور انور نے ہمیں توجہ دلائی وہ کیا ہے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا : قرآن کریم میں بے شمار احکامات ہیں جن کے کرنے یا نہ کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے جن کی ہمیں وقتاً فوقتاً جگالی کرتے رہنا چاہئے، دہراتے رہنا چاہئے۔ فرمایا: سب سے بنیادی حکم جو ہمیں ہر وقت اپنے سامنے رکھنا چاہئے اور جو انسان کی پیدائش کا مقصد بھی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریات:57) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا ترجمہ یوں فرمایا ہے کہ ’’مَیں نے جن واِنس کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری پرستش کریں۔‘‘

فرمایا: اس مضمون کو میں کئی مرتبہ بیان کر چکا ہوں۔ بار بار اس طرف توجہ دلاتا رہتا ہوں لیکن ہم میں سے بہت سے چند دن اسے یاد رکھتے ہیں پھر بھول جاتے ہیں حتی کہ میرے علم میں بھی ہے، اور مَیں نے دیکھا ہے کہ بعض واقفین زندگی بلکہ وہ جنہوں نے دینی علم بھی حاصل کیا ہوا ہے اور علمی لحاظ سے اس کی اہمیت کو سمجھتے بھی ہیں وہ بھی اس طرح توجہ نہیں دیتے جس طرح توجہ دینی چاہئے۔ پھر جماعتی عہدیدار ہیں۔ میٹنگز میں تو اپنی علمی لیاقت ظاہر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کسی کا معاملہ پیش ہو جائے تو اسے قرآن اور حدیث کے حوالے سے سمجھاتے ہیں لیکن بعض ایسے ہیں کہ خود اس بنیادی حکم پر وہ توجہ نہیں جو ہونی چاہئے۔

سوال حقِ عبادت کی ادائیگی کے لئے نفسانی لذات سے بُعد ضروری ہے اس تعلق میں حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے حوالہ سے فرمایا : ’’بے محل استعمال سے حلال بھی حرام ہو جاتا ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ سے ظاہر ہے کہ انسان صرف عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ پس اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے جس قدر چیز اسے درکار ہے اگر اس سے زیادہ لیتا ہے تو گو وہ شئے حلال ہی ہو مگر فضول ہونے کی وجہ سے اس کے لئے حرام ہو جاتی ہے۔‘‘ حضور انور نے فرمایا: ہر چیز کا جائز استعمال ٹھیک ہے لیکن اگر ضرورت سے زیادہ استعمال ہے تو وہ حلال بھی حرام بن جاتا ہے۔ ’’جو انسان رات دن نفسانی لذّات میں مصروف ہے وہ عبادت کا کیا حق ادا کرسکتا ہے۔ مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایک تلخ زندگی بسر کرے لیکن عیش و عشرت میں بسر کرنے سے تو وہ اس زندگی کا عشر عشیر بھی حاصل نہیں کرسکتا۔‘‘

سوال صلوٰۃ وُسطیٰ کے بارے میں حضور نے کیا فرمایا اور صلوٰۃ وسطیٰ کی کیا تعریف فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا : نمازوں کی حفاظت کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ کہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص مرکزی نماز کی اور اللہ کے حضور فرمانبرداری کرتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ۔ اس آیت میں خاص طور پر ان لوگوں کو نماز کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جن کے لئے کوئی بھی نماز کسی بھی طرح بوجھ ہے۔ اگر فجر کی نماز میں بوجہ رات دیر تک جاگنے اور سستی کی وجہ سے شامل ہونا مشکل ہے، وقت پہ پڑھنا مشکل ہے تو یہ ایسے شخص کے لئے صلوٰۃ وُسطیٰ ہے۔ اگر کاروباری آدمی کے لئے ظہر عصر کی نماز پڑھنا مشکل ہے تو یہ اس کے لئے صلوٰۃ وسطیٰ ہے۔ حٰفِظُوْا کا مطلب یہ ہے کہ ایسی حفاظت جو کسی چیز کو ضائع ہونے سے بچائے۔ پس ایک مومن کی فرمانبرداری اسی وقت ہوتی ہے جب وہ ان نمازوں کو وقت پر ادا کرنے والا ہو اور ان کا حق ادا کرتے ہوئے نماز ادا کرنے والا ہو۔ یہ نہیں کہ جلدی جلدی آئے اور ٹکریں مار کے چلے گئے۔

سوال عہدوں کے پورا کرنے کے بارے میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا : ایک حکم قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے عہدوں کو پورا کرنے اور ان کی پابندی کا دیا ہے۔ اس میں خدا تعالیٰ سے کئے ہوئے عہد بھی ہیں اور بندوں کے عہد بھی۔ اللہ تعالیٰ کے عہد، اللہ تعالیٰ کے دین کے بارے میں عہد ہیں۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا جو عہد ہم نے کیا ہے، اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے کا جو عہد ہم نے کیا ہے ان تمام باتوں کی پابندی کا عہد ہے جو اللہ تعالیٰ کے حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ شرائط بیعت میں ساری چیزیں شامل ہیں۔ اور بندوں کا حق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ دلاتی ہیں۔ اس طرف ہمیں توجہ دینی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ۔ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ۔ اور تم اللہ تعالیٰ کے عہد کو پورا کرو جب تم عہد کرو اور قسموں کو ان کی پختگی کے بعد نہ توڑو جبکہ تم اللہ کو اپنے اوپر کفیل بنا چکے ہو۔ اللہ یقینا جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

سوال جھوٹ سے بچنے کیلئے حضور نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا : جھوٹ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے بڑا سخت انذار فرما کر اس سے بچنے کا حکم دیا ہے۔ فرماتا ہے فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹ کہنے سے بچو۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’مجھے اس وقت اس نصیحت کی حاجت نہیں کہ تم خون نہ کرو کیونکہ بجز نہایت شریر آدمی کے کون ناحق کے خون کی طرف قدم اٹھاتا ہے۔ مگر مَیں کہتا ہوں کہ ناانصافی پر ضد کر کے سچائی کا خون نہ کرو۔ حق کو قبول کرلو اگرچہ ایک بچہ سے۔ اور اگر مخالف کی طرف حق پاؤ تو پھر فی الفور اپنی خشک منطق کو چھوڑ دو۔ فرمایا کہ سچ پر ٹھہر جاؤ اور سچی گواہی دو جیسا کہ اللہ جلّ شانہٗ فرماتا ہے فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ یعنی بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹ سے بھی کہ وہ بت سے کم نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: یقیناً یاد رکھو جھوٹ جیسی کوئی منحوس چیز نہیں۔ عام طور پر دنیا دار کہتے ہیں کہ سچ بولنے والے گرفتار ہوتے ہیں۔ مگر مَیں کیونکر اس کو باور کروں؟ مجھ پر سات مقدمے ہوئے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے کسی ایک میں بھی ایک لفظ بھی مجھے جھوٹ کہنے کی ضرورت نہیں پڑی۔ کوئی بتائے کہ کسی ایک میں بھی خدا تعالیٰ نے مجھے شکست دی ہو۔ اللہ تعالیٰ تو آپ سچائی کا حامی اور مددگار ہے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ وہ راستباز کو سزا دے؟

سوال غصہ اور غضب سے بچنے اور عفو و درگذر کرنے کے متعلق حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہمیں یہ حکم ہے اور متقیوں کی اللہ تعالیٰ نے ایک نشانی یہ بتائی ہے کہ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ غصہ کو دبانے والے ہیں اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں۔ عفو کا مطلب ہے کہ اپنے خلاف کئے گئے جرم کو مکمل طور پر بھلا کر کسی کو معاف کر دینا۔ یہ عفو ہے۔ پس متقی وہ ہے جو نہ صرف غصہ کو دبانے والا ہو بلکہ معاف کرنے والا بھی ہو اور پھر معاف اس طرح کرے کہ جس نے بھی میرے خلاف جرم کیا ہے اس کو میں بھول جاؤں۔ حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے حوالہ سے فرمایا: ’’یاد رکھو کہ عقل اور جوش میں خطرناک دشمنی ہے۔ جب جوش اور غصہ آتا ہے تو عقل قائم نہیں رہ سکتی۔ لیکن جو صبر کرتا ہے اور بردباری کا نمونہ دکھاتا ہے اس کو ایک نور دیا جاتا ہے جس سے اس کی عقل و فکر کی قوتوں میں ایک نئی روشنی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر نور سے نور پیدا ہوتا ہے۔ غصہ اور جوش کی حالت میں چونکہ دل و دماغ تاریک ہوتے ہیں اس لئے پھر تاریکی سے تاریکی پیدا ہوتی ہے۔‘‘ پھر ایک جگہ آپ نے فرمایا کہ ’’یاد رکھو جو شخص سختی کرتا ہے اور غضب میں آ جاتا ہے اس کی زبان سے معارف اور حکمت کی باتیں ہرگز نہیں نکل سکتیں۔ وہ دل حکمت کی باتوں سے محروم کیا جاتا ہے جو اپنے مقابل کے سامنے جلد طیش میں آ کر آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ غضب اور حکمت دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ جو مغضوب الغضب ہوتا ہے اس کی عقل موٹی اور فہم کند ہوتا ہے۔ اس کو کبھی کسی میدان میں غلبہ اور نصرت نہیں دیئے جاتے۔ غضب نصف جنون ہے جب یہ بھڑکتا ہے تو پورا جنون ہوسکتا ہے۔‘‘

سوال بدظنی سے بچنے کے متعلق حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا : بدظنی سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں بھی حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۔ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۔ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۔ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ۔ (الحجرات:13) اے لوگو جو ایمان لائے ہو ظن سے بکثرت اجتناب کیا کرو یقینا بعض ظن گناہ ہوتے ہیں اور تجسس نہ کیا کرو اور تم میں سے کوئی کسی دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔ پس تم اس سے سخت کراہت کرتے ہو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ فرمایا: اس آیت میں پہلی چیز جس سے بچنے کا ذکر ہے وہ بدظنی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’بدظنی ایسا مرض اور ایسی بری بلا ہے جو انسان کو اندھا کر کے انسان کو ہلاکت کے تاریک کنوئیں میں گرا دیتی ہے۔ پھر فرمایا خوب یاد رکھو کہ ساری برائیاں اور خرابیاں بدظنی سے پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس سے بہت منع فرمایا ہے۔ انسان بدظنی سے بہت ہی بچے۔ اگر کسی کی نسبت کوئی سوء ظن پیدا ہو تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے۔ اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرے تا کہ اس معصیت اور اس کے برے نتیجہ سے بچ جاوے جو اس بدظنی کے پیچھے آنے والا ہے۔ اس کو کوئی معمولی چیز نہیں سمجھنا چاہئے۔ یہ بہت خطرناک بیماری ہے۔‘‘

سوال غیبت سے بچنے کے متعلق حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا : غیبت کرنا ایسا ہی ہے جیسا کسی نے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھا لیا اور اس سے تم سخت کراہت کرو گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے غیبت کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ کسی کی سچی بات کا اس کی غیر موجودگی میں اس طرح بیان کرنا کہ اگر وہ موجود ہے تو اسے بری لگے تو یہ غیبت ہے۔ کسی کی سچی بات کا اس کی غیر موجودگی میں بیان چاہے وہ سچی بات ہی ہو اور ایسی بات جو اس کو بری لگے اگر اس کو غیر موجودگی میں بیان کر رہے ہو تو یہ غیبت ہے۔ اور اگر اس میں وہ بات ہے ہی نہیں جو بیان کی جارہی ہے تو یہ بہتان ہے۔

......☆......☆......☆......

قادیان ——— میری بستی، میری یادوں کی بستی

(پروفیسر رشیدہ تسنیم خان، فلاڈلفیا، امریکہ)

مکرمہ رشیدہ تسنیم خان صاحبہ کا یہ مضمون ان کے شوہر مکرم پروفیسر محمد شریف خان صاحب فلاڈلفیا امریکہ نے بدر میں اشاعت کی غرض سے بھیجا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں چالیس سال پڑھاتا رہا ہوں، 1999 میں ریٹائر ہوکر اب امریکہ میں مقیم ہوں۔ میں نے اپنی پڑھائی کی ابتدا تعلیم الاسلام پرائمری سکول قادیان سے 1946 میں کی تھی کہ ملک کا بٹوارا ہوگیا۔ قادیان میں گزارے دن رات اب سرمایہ حیات ہیں۔

میری اہلیہ مرحومہ رشیدہ تسنیم بھی اسی زمانے میں نصرت پرائمری سکول کی طالبہ تھیں۔ مرحومہ جامعہ نصرت ربوہ میں 38 سال پروفیسر رہیں۔ ہم دونوں کی شدید خواہش تھی کہ قادیان کی زیارت سے مشرف ہوں اور بچپن کی یادیں پھر سے تازہ کریں۔ ملازمت کی وجہ سے موقعہ نہ مل سکا۔ بعد میں مرحومہ بیمار ہوگئیں اور یہ خواہش لے کر داغِ مفارقت دے گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ رشیدہ مرحومہ کو جب ڈاکٹروں نے جواب دے دیا تو انہوں نے قادیان میں گزاری زندگی کا احوال لکھا اور خواہش کی کہ قادیان کے کسی اخبار یا رسالے میں شائع ہو۔ (ادارہ)

قادیان دارالامان کی موسمِ گرما کی ایک خنک شام، محلہ دارالعلوم کے ایک شہتوت، امرود اور آم کے پودوں سے رُکے ہوئے صحن میں ہم پانچ چھ بہن بھائی شام کا کھانا ختم کر کے بیٹھے ہیں۔ لالٹین جلانے کی تیاری ہے، کہ باہر لال بورڈنگ (تحریک جدید) کے پیچھے اونچے اونچے شیشم کے درختوں سے گھرے ہوئے کھلے میدان سے گلی محلے کی لڑکیوں کا ہُلارا بلند ہوتا ہے: ''اَک دی لکڑی کڑک دا تیل آؤ سہیلیو کھیڈنے داویل''، سنتے ہی میں اور حفیظہ باہر بھاگ جاتی ہیں......اور سامنے کھلے میدان میں ہمارے کھیل شروع ہو جاتے ہیں۔ ''ہم آتے ہیں ہم آتے ہیں ٹھنڈے موسم میں''......وغیرہ وغیرہ

اباجی (ڈاکٹر خیرالدین صاحب بٹ) نے احمدیت قبول کرنے کے بعد قادیان کے قریب بھام میں ٹرانسفر کرا لی تھی، ہم بچے بڑے ہو رہے تھے اور ہماری پڑھائی ضائع ہورہی تھی، بھام سے چند میل دور قادیان میں لڑکیوں، لڑکوں کیلئے ہائی اسکول تھا اور قادیان بھام کے وٹرنری ہسپتال کے حلقے میں بھی آتا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس فیصلہ کی برکت سے آخر یہ فیصلہ بھی ہوا کہ قادیان دارلامان میں مستقل سکونت اختیار کرلی جائے۔ جب ہم قادیان پہنچے تو ہماری رہائش کا انتظام شہر میں ہونے تک ہمیں سرکٹ ہاؤس میں ٹھہرایا گیا۔ جہاں ہم پہلی بار لنگر کی خوشبو دار دال اور تندوری روٹیوں سے فیضیاب ہوئے جسکی یاد اب بھی بھوک جگا دیتی ہے۔ جلد ہی محلہ دارالبرکات شرقی میں مکان کرایہ پر لے لیا گیا۔ پھر ہم دارالعلوم میں مکان لیکر اس میں منتقل ہو گئے۔ اباجی ہر روز سائیکل پر بھام جاتے اور سرِ شام قادیان واپس آجاتے۔

کچھ عرصہ میں دارالعلوم والے مکان کے سامنے اباجی نے اپنا مکان بنانے کیلئے پلاٹ خرید لیا۔ پلاٹ کے گرد چار دیواری کر کے مختلف پھل دار پودے لگا دیئے تھے۔ وہیں ہماری بھینس بندھی رہتی جس کیلئے ایک بیرک بنوا دی گئی تھی۔ ہم سب بچے نلکے کے پانی سے پودوں کو بڑی سرگرمی سے ہر روز سیراب کرتے، کہ دیکھتے ہی دیکھتے یہ پودے ثمر بار ہو گئے۔ مکان کی تکمیل پر ہم اس میں منتقل ہوئے ہی تھے کہ پارٹیشن کا اعلان ہو گیا۔

اس زمانے میں قادیان میں ہر کھاتے پیتے گھرانے میں خالص دودھ، دہی کی فراوانی کیلئے گائے بھینس رکھی جاتی تھی۔ چنانچہ قادیان میں حضرت مصلح موعودؓ کے علاوہ کئی دوسرے احباب کے ہاں بھی پالتو جانور تھے۔ اسلئے اباجی کی مدد کی ضرورت اکثر پڑتی رہتی۔ جسکے باعث اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور اور دوسرے شرفاء کے گھرانوں سے ہمارے روابط گہرے تھے۔ ہر موسم میں نواب صاحب کے باغ سے پھل ہمارے لئے سوغات کے طور پر آیا کرتے تھے۔

گھر میں ہم دو بہنوں، حفیظہ اور رشیدہ کو، باوجودیکہ حفیظہ مجھ سے دو سال بڑی تھی، بڑی چھیدی اور چھوٹی چھیدی ناموں سے پکارا جاتا تھا۔ بھائی مظہر اور امتیاز ہم سے بڑے تھے، اسلئے وہ ہماری کھیل میں نہیں آتے تھے۔ البتہ دونوں چھوٹے بھائی، سعید میرا اور منیر حفیظہ کا بھائی بنا کرتا تھا۔ یہ دونوں پیارے گڈے ہمارے ڈراموں کے کردار بھی ہوا کرتے تھے۔ میری اور حفیظہ کی دن میں کئی بار لڑائیاں اور کئی بار صلح ہوا کرتی تھی جن میں یہ دونوں ہمارے زیادہ لاڈلے بن جایا کرتے تھے۔ میں ہزار کوشش کرتی کہ سعید کو گودی میں اٹھاؤں، مگر ناکام رہتی، کیوں کہ سعید (مرحوم) مجھ سے وزن میں کچھ زیادہ ہی تھا۔ ایک دفعہ ہم گھر گھر کھیل رہی تھیں کہ میں نے اپنے کردار کو چارپائی پر چادر بچھا کر جونہی لٹایا تھا کہ سعید تڑپ اُٹھا، چادر میں کہیں سوئی اُڑسی ہوئی تھی جو سعید کی کمر میں سیدھی چبھ گئی تھی۔ آپا جی (ہماری والدہ مرحومہ) نے فوراً پکڑ کر نکال دی۔ سعید تو کچھ رو کر چپ کر گیا مگر میں دکھ سے سارا دن روتی رہی......اس بھائی سے میرا پیار ایسا ہی تھا......

۔ وہ کیا گیا رفاقتوں کے سارے لطف گئے

ہمارے دارالعلوم والے مکان اور ہماری اپنی زمین کے پاس ایک کھلا میدان تھا، جس کے اردگرد مکانوں کی قطار تھی۔ مولوی اسماعیل صاحب دیالگڑھی مرحوم کے گھر اور ہمارے گھر کے درمیان ایک گلی تھی، اور محمد اسماعیل صاحب کاتب کا گھر بھی ہمارے گھر کے پاس ہی تھا۔

یہ میدان ہمارے سٹاپوؤں اور کھیلوں کا مرکز تھا۔ ہم دو ڈھائی سال عمر کے بھائیوں کو بورڈنگ تحریک جدید کی دیواروں سے لالی لیکر دلہنیں بنایا کرتی تھیں۔ جس بچے کو لالی لگ جاتی، اسکا گھونگٹ نکال کر، دو تین لڑکیاں ہاتھ ملا کر ڈولی بنا کر اٹھا لیتیں، اور شیشم کے درخت کی چھاؤں میں رکھ دیتیں، جو ہمارا گھر ہوتا۔ جب آموں کو بور پڑ جاتا، اور چھوٹی چھوٹی امبیاں لگ جاتیں، تو ہماری موجیں ہو جاتیں، یہ ہم سب کی پسندیدہ خوراک ہوتی۔ کوئل سارا دن آم اور جامن کی گھنی ٹہنیوں میں کُوک کی پکار سے سر کھاتی رہتی اور ہم اسکی نقلیں اتار کر اُسے چڑاتے رہتے۔

قادیان کی بارش بھی عجیب مسحور کن ہوتی تھی، کالی کالی گھٹائیں اُٹھتیں، اور ہم سب سہیلیاں پسینے سے شرابور مل کر زور زور سے گاتیں: ''کالیاں اِٹّاں کالے روڑ، مینہ ورسادے زور و زور''! ٹھنڈی ٹھنڈی وجد آفریں ہوا کے تیز خنک جھونکوں کے جلو میں موسلا دھار چھما چھم بارش پڑتی، ہم خوشی سے چیختیں چلاتیں اِدھر اُدھر بارش میں بھاگتیں، شرابور ہوکر سردی سے کپکپاتی ہوئی نیلے ہونٹوں کے ساتھ برآمدے میں آجاتیں۔

ہمارے کھیل کے میدان کی زمین ریتلی تھی اس لئے ہمارے ننگے پاؤں کے نیچے کیچڑ نہ بنتا تھا۔ ہم اپنے پاؤں کے گرد گیلی ریت تھپ کر گھروندے بناتے، باغ میں جا کر پکے پکے رس سے بھرپور جامن چنتے، بارش کے پانی میں دھو کر مزے سے کھاتے، اور سرخ سرخ بیر بوٹیاں پکڑ کر دوسرے ہاتھ کی مٹھی میں اکٹھا کرتے جاتے اور اپنے اپنے گھروندوں میں لاکر چھوڑ دیتے۔ چھپڑیوں میں سے مینڈک کے بچّے، مچھلیوں کے بچے سمجھ کر پکڑتے اور اپنے گھروندوں کے قریب ہاتھ کی بُکوں میں پانی بھر بھر کر اپنی اپنی چھوٹی چھوٹی چھپڑیاں بنا کر ان میں پالتے اور وہ کچھ ہی دنوں میں چھوٹی چھوٹی مینڈکیاں بن کر بھاگ جاتیں۔ بارش کے پانی اور کیچڑ میں مسلسل پھرنے سے پاؤں کی انگلیاں گل جاتیں، گھر سے بہتیری جھڑکیاں پڑتیں، انگلیوں کے درمیان سخت خارش ہوتی، سرسوں کے تیل میں نمک ڈال کر انگلیوں کے درمیان ملتے جس سے آرام ملتا۔ ایک دن میں اور حفیظہ جب اسکول سے گھر واپس آئے تو پتہ چلا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے پیاری سی بہن دی ہے۔ یہ امتہ الجمیل تھی۔ میں نے اور حفیظہ نے کھانا کھانے سے پہلے پہلے سارے محلہ میں ہر گھر کا دروازہ کھٹکھٹا کر سب کو یہ خوش خبری بتائی (جبکہ یہ ہمارے گھر کا آٹھواں بچہ تھی)۔ یہ ہم سب کی آنکھوں کا تارا تھی۔ میں اسے اٹھا نہ سکتی تھی، حفیظہ کی گودی میں سوتی جاگتی تھی۔

اباجی اسوقت موٹاپے کی طرف مائل گورے چٹے نوجوان تھے۔ صبح ناشتے کے بعد بھام جاتے۔ اور شام سے پہلے قادیان لوٹ آتے۔ ہم سب بھاگنے کے قابل بہن بھائی ٹیوب ویل کے قریب، اباجی کی پیشوائی کیلئے جاتے۔ اور ننھی جمیل کی سارے دن کی چھوٹی چھوٹی حرکتیں بتاتے، کاکی نے یہ کیا، کاکی نے وہ کیا، اباجی خوشی سے سنتے۔

گرمیوں کی چھٹیوں میں ہم اباجی کے ساتھ بھام چلے جایا کرتے تھے۔ یہ سفر موسمِ برسات میں ہوتا۔ تانگہ کچے راستے پر چلتے ہوئے پانی کی چھپڑیوں سے بچتا بچاتا، جھٹکے کھاتا ہوا، کئی بار تو ایسا لگتا کہ اب الٹا کہ اب، مگر چلتا رہتا۔ آپاجی نے گودی میں بچہ پکڑا ہوتا اور دعائیں کر رہی ہوتیں، مگر ہم تھے کہ ہر جھٹکے پر ہماری ہنسی کے فوارے چھوٹ رہے ہوتے۔ رستے کا نظارہ قابلِ دید ہوتا۔ یہ پرندوں کے انڈے بچے دینے کا موسم ہوتا تھا۔ نہر کے کنارے اونچے اونچے درختوں پر طوطوں کی چیخ و پکار، فضا میں اونچی نیچی اُڑانیں بھرتی ابابیلیں، ایسا لگتا جیسے بارش کے قطروں کا تعاقب کرتی اِدھر سے اُدھر لہراتی آ جا رہی ہیں۔ فاختاؤں کی گگُوکو اور کوّوں کی تیز تیز کائیں کائیں میں کوئل کی نہایت ذومعنی اور انجانی پکار، اور ہم بچوں کا اسکی نقل میں ویسے ہی جواب دینا۔ تو قادیان سے بھام تک کا یہ دلچسپ سفر اس طرح تمام ہوتا کہ ہم ایک کچے پکے گھر کے دالان میں تانگے سے اترتے، جو سکھ سرداروں کی اونچی اونچی حویلیوں کے قریب تھا۔

ہم روزانہ نہر پر جاتے، کھیتوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے قدرتی نظاروں سے لطف اندوز ہوتے۔ جب حالات زیادہ مخدوش ہوئے تو اباجی کو بھام میں دوستوں نے کہا کہ چھٹیاں لے لیں، لوگوں کی نظریں بدل چکی ہیں۔ قبل اسکے کہ اباجی کچھ سوچتے آپکی ٹرانسفر کیملپور ہوگئی۔ ہزار کوشش کی کہ ٹرانسفر رک جائے لیکن آپکو وہاں حاضری دینا پڑی، اس طرح آپ محفوظ جگہ پر رہے۔ اگرچہ ہمیں آپ سے دور قادیان میں رہنا پڑا۔

جلسہ سالانہ پر ہمارے ماموں مع فیملیوں کے اور گاؤں ڈوگری اور ترگڑی کی ساری احمدی خواتین ہمارے گھر ٹھہرتیں اور آپاجی مہمان نوازی نہایت خوش دلی سے کرتیں۔ اس دوران ہماری خوب موج رہتی۔ حضرت مصلح موعودؓ کی تقاریر بعض دفعہ گہری شام تک جاری رہتیں، اور ہم آپاجی کو ڈھونڈھ کر جمیل انکی گودی میں دے آتیں۔ اور خوب پرالی پر لوٹ کر لطف اندوز ہوتیں۔ جلسہ سالانہ ہم بچوں کیلئے بہت سی انجانی خوشیاں لیکر آتا۔ کئی دن پہلے شروع ہوئی چہل پہل، پرالیوں سے بھرے گڈّے اور اونٹوں کی لمبی لمبی قطاریں اور پرالی کی سوندھی سوندھی خوشبو فضا میں ہر طرف پھیلی ہوتی۔ پرالی کے ڈھیروں پر لوٹیں لگانا، مردانہ جلسہ گاہ میں لکڑی کے پھٹوں سے بنی بیٹھنے کی سیڑھیوں پر اچھلنا کودنا۔

ہمارے بڑے ماموں اور ممانی گاؤں کی رسم کے مطابق بہن کے گھر آتے ہوئے کچے چاولوں کے آٹے اور تلوں اور مونگ پھلی سے تیار کی ہوئی پنیاں لاتے۔ جلسے کی کارروائی کے بعد لوٹنے والے افراد کیلئے آپاجی گڑ والی بڑی مزیدار چائے بناتیں، جسکا کھیسوں اور لوئیوں کی بُکلوں میں بیٹھ کر پینے کا اور ہی مزا ہوتا جو ساتھ ساتھ مونگ پھلی ٹھونگنے سے دوبالا ہو جاتا۔ مہمانوں کی آمد اور رخصت پر دل کی دھڑکن تیز کرنے والے نعرہ ہائے تکبیر۔ ہائے کیا بات تھی جلسہ سالانہ کے دنوں کی!

آپاجی اور باجی سارا دن ہجرت کی تیاری میں سامان باندھنے میں لگی رہتیں، ہم اسوقت اپنے مکان میں آچکے تھے۔ بکائن کے درخت ہمارے صحن میں چھاؤں کیے رہتے۔ امرودوں اور قلمی آم کے درختوں کو بھی پھل لگنا شروع ہو گیا تھا۔ سفید شہتوت تو اتنے مزیدار تھے کہ جب بھی آپاجی کی کوئی سہیلی ملنے آتی تو تازہ تازہ تڑوا کر پلیٹ میں خاطر تواضع کرتیں۔ جونہی اندھیرا ہوتا تو ایک الّو یا بلبتوری درختوں پر آکر بیٹھ جاتی، اور عجیب عجیب ڈراؤنی آوازیں نکالتی رہتی۔

میں بتا رہی تھی کہ ہجرت کی تیاری میں آپاجی سارے گھر کی پیکنگ، اور ساتھ لے کر جانے والے

سامان کا انتخاب کرتی رہتیں۔ بچپن بھی کیا عجب عمر ہوتی ہے! پیارے امام رحمہ اللہ کی ہدایات اور ریہرسلیں ہمیں عجیب طرح کا مزا دیتی تھیں، پھر ایک دن ایسا بھی آ گیا جب قادیان سے پاکستان روانہ ہونے والی بسوں کی لمبی قطار میں ہماری فیملی کا نام بھی آ گیا۔ ابا جی کا حکم تھا کہ ہر بچے کا صرف ایک ایک کپڑا جو اس نے پہن رکھا ہے ساتھ جائے گا۔ اس سفر کو ہم بچے تفریح کے ٹرپ کے طور پر Enjoy کر رہے تھے۔ میں اور حفیظہ نے چار چار خانوں والی چھوٹی چھوٹی تھیلیاں سلی تھیں، جن کے ایک خانے میں ہم نے خرچنے کیلئے آنے (چار پیسے) کے سکے رکھنے تھے۔ اور کچھ میں پیسے کے سکے رکھنے تھے (تب 16 آنے کا ایک روپیہ اور چار پیسے کا ایک آنہ ہوتا تھا)۔ آپا جی نے سفر کیلئے سوجی یا آٹے کو دیسی گھی میں بھون کر میٹھی پنجیری بنالی تھی۔ اور ماش کی دال پکا کر ساتھ روٹیاں رکھ لی تھیں۔

بس میں بہت رش تھا، سعید اور منیر کو ڈرائیور کے رجسٹر وغیرہ رکھنے کے خانے میں جگہ ملی۔ میں پنجیری کی گٹھڑی پر بیٹھی۔ چار خانے کی تھیلی کی سلائی کرنے کے دوران میری انگلی میں سوئی چبھ گئی تھی، اور سوجن سے پھوڑا بن گیا تھا۔ جس کے درد سے میں بے حال ہو رہی تھی۔ آپا جی نے میرا ہاتھ پکڑ کر سوئی سے پھوڑا پھوڑ دیا جس سے کسی قدر آرام آیا۔ جب نظروں سے منارۃ المسیح اوجھل ہو گیا تو ہم سب کی سسکیاں نکل گئیں!

برسات کی وجہ سے کیچڑ کے باعث سڑک اتنی خراب تھی کہ بعض جگہوں سے بسوں کا گزرنا مشکل تھا، خدام جو زیادہ تر بسوں کی چھتوں پر بیٹھے تھے اُترتے اور ارد گرد سے گنے اور گھاس پھونس توڑ کر بچھا کر راستہ بنا دیتے تب کہیں بسیں گزر سکتیں۔ سخت گرمی تھی، خواتین نے برقعے پہنے ہوئے تھے اور انکا پسینے سے برا حال تھا۔ کبھی کبھی تازہ ہوا کا جھونکا غنیمت تھا۔

جب بھوک لگی، تو معلوم ہوا دال میں تو بو پڑ چکی ہے۔ افواہ عام تھی کہ ارد گرد کے سب کنوؤں میں زہر ڈالا گیا ہے، اسلئے ابا جی پینے کیلئے چھپڑ کا پانی لاتے، جو چھپڑی پر کپڑا ڈالکر اوپر سے نتھار کر گزارے کے قابل تھا۔ بڑے تو شدید پیاس میں دو گھونٹ پی بھی لیتے، جمیل رو رو کر بدحال ہو جاتی اور نہ پیتی کہ پانی گندہ ہے۔ جب بے ہوش ہو جاتی تو پھر منہ میں پانی ٹپکایا جاتا۔ چھوٹا بھائی محمد حنیف (طیفو) ماں کے دودھ پر تھا، اسکا مسئلہ پریشان کن نہیں ہوا۔ قادیان اور لاہور کا درمیانی فاصلہ تقریباً 60-70 میل ہے۔ جس کے دوران لاقانونیت کی وجہ سے جانوں اور عزتوں کے خطرے نے باشعور لوگوں کو عذاب میں مبتلا کیا ہوا تھا۔ رات بٹالہ پہنچے تو بسوں سے اتر کر آپا جی برساتی پانی سے گیلی جگہ پر چادریں ڈالکر ہم سب بچوں کے ساتھ لیٹ گئیں۔ اس جگہ کیچڑ اور بو کی وجہ سے جمیل کے سارے جسم پر چھالے آ گئے۔ ہمارے ایک جاننے والوں کی بچی کی تو ان چھالوں کے باعث ایک آنکھ ضائع ہو گئی۔ بہر حال ہمارا قافلہ واہگہ پہنچا۔ وہاں پر خدام نے نہایت سرگرمی سے ہمیں خوش آمدید کہا اور چنے اور نان کھلائے۔ یہ ہجرت بھی کیا قیامت تھی!

جن لوگوں کا پاکستان میں کوئی عزیز نہیں تھا انکے ٹھہرنے کا انتظام جودھامل بلڈنگ اور جسونت بلڈنگ میں کیا گیا تھا۔ ہمیں ہمارے ماموں لینے آئے ہوئے تھے۔ چنانچہ چکیاں ماڈل ٹاؤن پہنچے، تانگے سے اترتے ہی ہم دونوں بہنیں سب سے پہلے دوڑ کر صحن میں داخل ہوئیں تو نانی امی ہمیں دیکھ کر سجدے میں گر گئیں۔

ابا جی کو اس وقت میں نے سفر کے بعد پہلی بار دیکھا، رستہ بھر بے چارے پتہ نہیں کس حالت میں رہے۔ ماں جی سے ملتے وقت خدا جانے کن کن خطرات سے بچ آنے کے تشکر کے آنسوؤں کی نمی کو بار بار صاف کر رہے تھے۔ ابا جی اس وقت شرٹ اور گیلس والی نیکر پہنے ہوئے تھے۔ اب میں سوچتی ہوں، کہ ایک نوجوان خوبصورت بیٹی اور چھ کمسن بچوں کے ساتھ آپا جی اور ابا جی کا ہجرت کے سفر کے دوران کیا حال ہوا ہوگا، جبکہ فون وغیرہ نہ ہونے کے باعث دو بڑے بیٹوں کو ہمارے مخدوش حالات سے بے خبری تھی۔

کچھ عرصے بعد دونوں بھائی بھی لاہور میں ہم سے آ ملے، ہم پھر خانکاہ ڈوگراں آ گئے اور اس طرح پاکستان میں ابا جی کی نارمل سرکاری ڈیوٹی شروع ہو گئی اور ہمیں سکولوں میں داخل کرا دیا گیا۔ پھر پنڈی بھٹیاں اور آخر میں ہم حافظ آباد آ گئے۔ اس دوران ربوہ میں مکان بننے پر ہم دار الصدر شمالی میں رہائش پزیر ہو گئے۔

میری پیدائش 1937 میں بڈھے گورائے ضلع سیالکوٹ میں ہوئی، پارٹیشن سے پہلے اور بعد، ابا جی کی ٹرانسفر مختلف قصبات: پنڈی بھٹیاں، خانکاہ ڈوگراں، شاہکوٹ، حافظ آباد، کیملپور، بھاگ وغیرہ میں ہوتی رہی۔ میرے بچپن کا کچھ نہ کچھ حصہ ان قصبات میں گزرا جبکہ اسکول کے دو تین ابتدائی سال قادیان میں اور ہائی اسکول اور کالج کا زمانہ ربوہ میں۔

اب جبکہ میں پیچھے مُڑ کر دیکھتی ہوں، تو وہ زمانہ جو قادیان اور ربوہ میں گزرا میری زندگی کا سب سے امن، چین اور خوشیوں سے بھرپور بہترین زمانہ تھا۔ ان دونوں شہروں کا ماحول اور لوگوں کا ایک دوسرے سے میل ملاپ، محبت، صلح و آشتی احمدی اقدار کی پیروی کی شاندار مثال تھا، اور ان دونوں شہروں کے بڑے، چھوٹے، مرد اور مستورات نمایاں طور پر دوسرے شہروں اور قصبات کے لوگوں سے یکسر مختلف ہیں۔ خلافت کی نگرانی اور راہنمائی میں باقاعدہ تعلیمی جلسے، تربیتی اجلاس، بچوں بڑوں کیلئے قرآن کلاسیں اور لمحہ لمحہ کان میں پڑتی نیکی کی باتوں نے خوفِ خدا اور عظمتِ انسانی، ان دو بستیوں کے باسیوں کے دلوں اور دماغوں میں رنگ قوم کی تفریق ملیامیٹ کر کے راسخ کر دی تھی۔

آج ہم وہی اقدار وہی خدائی معاشرہ دنیا کے ہر علاقے کے احمدیوں میں جاگزین اور زندہ دیکھتے ہیں۔ آج قادیان اور ربوہ کی بستیاں خوابوں کی بستیاں نہیں رہیں بلکہ عالمی جیتی جاگتی بستیاں ہیں، اور مسیحِ پاک کو جو خدا تعالیٰ نے خوشخبری دی تھی کہ ”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“ کا نظارا چمکتے سورج کی طرح پیش کیے ہوئے ہیں اور نہ ماننے والوں کی آنکھوں کو خیرہ اور دماغوں کو مختل کیے ہوئے احمدیت کی حقانیت پر خدائی مہر ثبت کیے ہوئے ہیں۔ الحمدللہ۔

......☆......☆......☆......

ماہ رمضان المبارک میں چندہ تحریک جدید کی صد فیصد ادائیگی کرنے والوں کیلئے پیارے آقا کی مشفقانہ دعائیں

ہر سال کی طرح امسال بھی دفتر کی طرف سے 29 ر رمضان المبارک سے قبل چندہ تحریک جدید کی سو فیصد ادائیگی کرنے والے مخلصین جماعت کی فہرست بغرض دعا سیّدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کی گئی تھی، جسے ملاحظہ فرمانے کے بعد حضور انور نے مخلصین جماعت کو دُعاؤں سے نوازا۔ حضور پُرنور نے اپنے مکتوب میں فرمایا:

”اللہ تعالیٰ ان تمام احباب جماعت کے گھر اپنے فضلوں اور رحمتوں سے بھر دے، اموال ونفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے اور آئندہ بھی قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو ہمیشہ صراط مستقیم پر گامزن رکھے، اپنے پیاروں کا قرب عطا فرمائے اور دین و دنیا کی حسنات کا وارث ٹھہرائے۔ آمین۔“

اللہ تعالیٰ حضور پُرنور کی دعائیں ہمارے حق میں قبول فرمائے اور ہمیں اخلاص و وفا کے ساتھ زیادہ سے زیادہ قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین (وکیل المال تحریک جدید)

......☆......☆......☆......

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اخلاقِ حسنہ کی تکمیل کیلئے مجھے مبعوث کیا گیا ہے۔ یعنی میں اچھے اور اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کیلئے مبعوث ہوا ہوں۔ (مؤطا امام مالک)

طالب دعا: ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیاپوری مرحوم مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، حیدر آباد

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَیں اس وقت سے اللہ تعالیٰ کے ہاں لوحِ محفوظ میں خاتم النبیین قرار پایا ہوں جب کہ آدم ابھی تخلیق کے مراحل میں تھے۔ (مسند احمد)

طالب دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ○لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ○ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

”خدا کی قسم“

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

فون نمبر: 1800 3010 2131

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

وقت: روزانہ صبح 9 بجے سے رات 11 بجے تک جمعہ کے روز تعطیل

اُذْكُرُوْا مَوْتَاكُمْ بِالْخَيْرِ

میری والدہ محترمہ صوفیہ فضل صاحبہ کی محبت بھری یاد میں

(سید محمود احمد، دہلی)

میری والدہ مرحومہ محترمہ جن کا نام صوفیہ فضل صاحبہ ہے آپ مکرم شاہ توحید احمد صاحب ساکن ارول (Arwal) بہار اور محترمہ سیدہ صالحہ بیگم صاحبہ کی بیٹی تھیں۔محترمہ نانی جان یعنی صالحہ بیگم صاحبہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی صحابیہ تھیں۔نانی جان کو بڑی چھوٹی عمر میں اپنے والد سید ارادت حسین صاحب کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں ہی قادیان جانے کا موقع ملا۔

خاکسار کی والدہ صوفیہ فضل صاحبہ کی پیدائش 5مارچ 1930 میں ارول (Arwal) بہار میں ہوئی آپ کی تعلیم چاہے وہ دینی ہو یا دنیوی ساری کی ساری گھر پر ہی ہوئی۔شادی سے قبل والدہ صاحبہ نے حضرت مسیح موعودؑ کی بہت ساری کتابوں کا مطالعہ کرلیا تھا اور باقاعدگی سے مطالعہ کیا کرتی تھیں اسی طرح لجنہ اماء اللہ کی طرف سے مسیح موعودؑ کی کُتب کے امتحانات بھی دیا کرتی تھیں۔آپ کو سلسلہ کی اور بالخصوص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کُتب سے خاص شغف تھا۔آپ کی شادی سید فضل احمد صاحب مرحوم ابن مکرم سید وزارت حسین صاحب صحابی ساکن اُرین بہار کے ساتھ 1945 میں ہوئی اور ان دونوں کا ساتھ 55 سال تک رہا۔خاوند اور خصوصاً ڈاکٹر پروفیسر سید اختر احمد صاحب اُرینوی مرحوم جو آپ کے بڑے بہنوئی بھی تھے اُن کا آپ کے کردار پر گہرا اثر رہا۔

شادی کے بعد کی ابتدائی زندگی آپ نے والد صاحب کے ساتھ قادیان دارالامان میں گزاری اس وقت والد صاحب تعلیم الاسلام کالج قادیان میں لیکچرر ہوا کرتے تھے۔آپ چھوٹی عمر کی تھیں اُس وقت آپ دارالمسیح بھی جایا کرتی تھیں۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی بڑی بہن امتہ الباسط صاحبہ آپ کی سہیلی تھیں۔حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کو اکثر پیار سے صوفیہ بیٹی کہہ کر پکارا کرتے تھے اور پھر بعد میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ آپ کو صوفیہ آپا کہا کرتے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے 1991ء کے تاریخی سفر ہندوستان کے موقع پر دہلی میں حضور انور کی Security کی ذمہ داری والد صاحب کے ذمہ تھی اسی طرح والدہ محترمہ کے سپرد طعام کی تمام تر ذمہ داریاں لگائی گئی تھیں۔حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم اور حضرت بیگم صاحبہ سے خصوصی اُنس اور محبت تھی۔حضرت صاحبزادہ میاں کلیم احمد صاحب کئی سال پٹنہ میں والدہ صاحبہ کی زیر نگرانی تعلیم حاصل کرتے رہے۔والدہ محترمہ شروع سے ہی لجنہ اماء اللہ کی فعال ممبر رہیں اور اِسی وجہ سے آپ کو مختلف خدمات کا بھی موقع ملتا رہا۔1991ء سے 2006ء تک صوبہ بہار کی صدر لجنہ اماء اللہ رہیں اور 1999ء یعنی والد صاحب کی وفات تک والد صاحب کے ساتھ جماعتی دوروں پر جاتی رہیں۔2006ء میں جب والدہ مرحومہ کی صحت زیادہ خراب رہنے لگی تو کئی بار آپ نے یہ ارادہ کیا کہ حضور انور سے اجازت لیکر صدارت کے عہدہ سے معذرت کردیں لیکن اخلاص اور خدمتِ دین کا ایسا جذبہ تھا کہ جرأت نہ ہوسکی۔پھر کچھ عرصہ بعد جب صحت نے ساتھ نہ دیا نیز جماعتی کاموں میں بھی حرج ہونے لگا اور پڑھنا اور لکھنا بھی دشوار ہوگیا تو سارے بیٹوں سے مشورہ کرکے معذرت کی درخواست حضور کی خدمت میں بھجوائی۔

آپ دل کی مریضہ تھیں اور دو مرتبہ ہارٹ سرجری بھی ہوچکی تھی اِس کے باوجود صوبہ بہار کی لجنہ کی تنظیم کو فعال کرنے کے لئے والد صاحب کی وفات کے بعد بھی دور دراز علاقوں کا سفر کیا کرتی تھیں۔صوبائی اجتماعات کی تیاری، لجنہ کی ممبرات سے ملاقات نیز چندوں کی بروقت ادائیگی کا خاص خیال رکھا کرتی تھیں۔ایک طویل عرصہ قادیان میں رہنے کا موقع ملااِس لئے قادیان دارالامان کی بستی سے آپ کو بے انتہا محبت تھی۔ہر سال جلسہ سالانہ قادیان میں شوہر اور بچوں کے ساتھ شریک ہونے کی ہر ممکن کوشش کرتی تھیں اور عمر کے آخری حصہ تک آپ کا یہ معمول رہا۔

جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر ہمارے گھر پٹنہ میں عید جیسا ماحول ہوا کرتا تھا جیسے جلسہ سالانہ کا پروگرام دوستوں کو دکھانا ،عالمی بیعت والے دن احباب جماعت کے لئے کھانے کا انتظام کرنا نیز مٹھائی تقسیم کرنا ہر سال کا معمول بن گیا تھا۔والدہ موصیہ تھیں اور چندوں کی بر وقت ادائیگی کی پابند تھیں۔وفات سے قبل خاکسار سے حصہ جائداد کی ادائیگی کے تعلق سے بڑے اضطرار سے ذکر کیا کرتی تھیں۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کو یہ سعادت ملی کہ امی جان کی زندگی میں ہی مجھے قادیان جاکر امی کے حصہ جائداد کی ادائیگی کی توفیق ملی۔قادیان سے حصہ جائداد کی ادائیگی کے بعد جب میں نے واپس جاکر امی جان کو اُنکے حصہ جائداد کی ادائیگی کا سرٹیفکیٹ دیا تو اُس وقت امی کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی اور اِس وجہ سے امی جان خاکسار کو ہمیشہ دعائیں دیا کرتی تھیں۔

شادی سے لیکر وفات تک نصف صدی کا عرصہ آپ اپنے شوہر سید فضل احمد صاحب کے ساتھ اُن کے سفرِ زندگی میں ایک رفیقہ اور اُنکی ہر خوشی وغم میں ان کی برابر کی شریک رہیں۔محترم والد صاحب ایک اعلیٰ پولیس افسر تھے اس لئے ان کی زندگی بہت زیادہ مصروف رہتی تھی لیکن اس کے باوجود والدہ صاحبہ ان کی ہمیشہ خدمت کیا کرتی تھیں ۔اکثر صبح کے وقت جب والد صاحب باہر برآمدہ میں بیٹھ کر داڑھی بنایا کرتے تو اُسی دوران وہ والد صاحب کو اخبار بدر اور اردو اخبار پڑھ کر سنایا کرتی تھیں اور اخبار بدر کی خبروں کے ساتھ ساتھ تمام اشتہار بھی پڑھ کر سنایا کرتی تھیں اُسی دوران بچوں کو بھی ساتھ جمع کرلیا کرتیں تاکہ ان کی بھی تربیت ہوجائے۔ملازمت کے سلسلہ میں والد صاحب اکثر دورہ پر جاتے تو آپ بھی ان کے ہمراہ دورہ پر جاتی تھیں تاسفر میں والد صاحب کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ ہو۔

ملازمت میں کئی ایسے مواقع آئے جب کہ والد صاحب کو بہت سی دشواریاں پیش آئیں۔ ان مشکلات کے وقت بھی آپ ہمیشہ ان کے ساتھ رہیں اور ساتھ مل کر پوری پوری رات پریشانیوں کے ازالہ کیلئے دعا کیا کرتیں۔والد صاحب کی زندگی کے آخری حصہ میں جبکہ آپ بہت زیادہ بیمار تھے موصوفہ والد محترم کی تیمارداری کرتی رہیں اور ان کے آرام کا ہر ممکن انتظام کیا جبکہ آپ خود دل کی مریضہ تھیں یہاں تک کہ دو مرتبہ دل کا بائی پاس آپریشن بھی ہوچکا تھا لیکن اس کے باوجود والد صاحب کی خدمت کا ہی خیال آپ کے ذہن میں ہوتا۔والد صاحب دفتری کاموں میں بھی آپ سے مشورہ لیا کرتے تھے اور یہ بھی کہا کرتے تھے کہ یہ ہم سے بھی سینئر ہیں اور ان کو ہم سے بھی زیادہ پولیس کے محکمہ کی معلومات ہیں۔والد صاحب آپکو آپکی خدمات اور خدا تعالیٰ سے گہرا لگاؤ رکھنے کی وجہ سے اکثر رابعہ بصری کہہ کر بلایا کرتے تھے ۔موصوفہ کو Policemen's Wife Welfare Association کی چیئر مین ہونے کی وجہ سے خدمت کا بھی موقع ملا جس کے تحت موصوفہ نے پولیس افسران کی بیواؤں اور غرباء کی مدد بھی احسن رنگ میں کی۔اسی طرح بہار کے گورنر کی اہلیہ کے ہمراہ مل کر کئی سالوں تک بہار کی خواتین امداد کمیٹی کی ممبر کی حیثیت سے خدمات بھی بجالاتی رہیں۔

موصوفہ اپنے بھائی اور بہنوں کی بھی بہت زیادہ خدمت کیا کرتی تھیں اور ہمیشہ ان کا ہر لحاظ سے خیال رکھا کرتی تھیں۔آپکو کھانا پکانے نیز کھلانے کا بھی بڑا شوق تھا جب گھر میں کوئی مہمان آتا تو آپ کا یہ شوق دیکھنے لائق ہوا کرتا تھا۔والدہ محترمہ میں مہمان نوازی کا وصف بڑا نمایاں تھا آپ بالخصوص واقفین زندگی اور مبلغین اور معلمین کی بہت زیادہ عزت کیا کرتی تھیں اور ان کی مہمان نوازی کیا کرتی تھیں نیز سلسلہ کے ہر فرد کی بے حد عزت کیا کرتی تھیں اور مرکز قادیان سے آنے والے تمام مہمانان کا بہت خیال رکھا کرتی تھیں اور مہمان نوازی میں کوئی کسر باقی نہیں رکھتی تھیں۔پٹنہ میں اُس وقت صدر انجمن کا کوئی مشن ہاؤس نہیں تھا اس لئے ہمارے گھر پر ہی ایک کمرہ مبلغین اور بزرگان جماعت کے لئے رکھا گیا تھا۔اس کے علاوہ نماز جمعہ اور دیگر اجتماعی نمازوں کے لئے ایک بڑا ہال بھی الگ سے رکھا گیا تھا جس کی تعمیر میں والدہ صاحبہ نے انتھک محنت کی تھی۔والد صاحب کے سروس کے دوران اور سروس کے بعد بھی ہمارے گھر پر عید ملن کا پروگرام ہوا کرتا تھا اور اس پروگرام میں آپ ہر طرح سے پیش پیش رہا کرتی تھیں۔اُس وقت عید ملن کے پروگرام میں جو شامل ہوا کرتے تھے آج بھی اگر وہ ملاقات کرتے ہیں تو والدہ محترمہ کی مہمان نوازی کا ذکر ضرور کرتے ہیں۔

آپ کے تین (3) بچے بہت چھوٹی عمر میں وفات پاگئے لیکن آپ نے ان حالات میں بھی بڑے صبر اور تحمل کا مظاہرہ کیا۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار (4) لڑکوں کی نعمت سے نوازا اور آپ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اُن کی بے حد احسن رنگ میں تعلیم و تربیت کا انتظام کیا اور ہر ممکن کوشش بھی کی۔دینی و دنیوی تعلیمات کا آپ نے پورا پورا خیال رکھا۔خاکسار کے بڑے بھائی ڈاکٹر سید نعیم احمد حال مقیم امریکہ یاد کرتے ہیں کہ امی جان ہمیشہ تربیت کے متعلق یہ کہا کرتی تھیں کہ میں تمہیں سونے کا نوالہ کھلاؤں گی لیکن تربیت کے لحاظ سے تم پر شیر کی نظر رکھا کروں گی۔اسی طرح والدہ محترمہ کی چھوٹی بہنوں کا کہنا ہے کہ آپ بے حد باوقار، پُراثر اور شوہر اور بچوں سے محبت کرنے والی تھیں اور بھائی بہنوں سے بھی حد درجہ محبت کا سلوک کرتی تھیں نیز آپ ایک نہایت مضبوط عزم و ہمت رکھنے والی خاتون تھیں۔

والدہ محترمہ کی وفات مورخہ 1 جنوری 2009 کو پٹنہ بہار میں ہوئی۔وفات کے بعد آپ کا تابوت قادیان لایا گیا جہاں محترم محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔اللہ تعالیٰ والدہ محترمہ کو اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے آپ کے درجات بلند کرے اور آپ کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔آمین

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

”تم اس بات کو کبھی مت بھولو کہ
خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے بغیر جی ہی نہیں سکتے۔“

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 616)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

خطبہ عید الاضحیٰ

ہمارے حج، ہمارے جانوروں کی قربانیاں، ہماری عیدیں اللہ تعالیٰ کی نظر میں اس وقت قبول ہوتی ہیں
جب خالصۃً خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر، اس کی رضا حاصل کرنے کیلئے ہم ہر قسم کی قربانی کیلئے تیار ہوں

آج عید الاضحیٰ منانا ہم سب کیلئے، جن کو اس عید پر قربانی کرنے کی توفیق ملی ہے یا نہیں ملی، اس عہد کی تجدید کا دن ہونا چاہئے کہ اے خدا! حضرت ابراہیم اور حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل علیہم السلام نے تیری رضا کے حصول کیلئے جس طرح کی قربانی کا معیار قائم کیا، ہم بھی اسی طرح کی قربانی کے معیار حاصل کرنے کی کوشش کریں گے

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اسکی خاطر کی گئی قربانیوں کی محدود جزا نہیں دیتا بلکہ نسل در نسل بلکہ ہزاروں سال بعد بھی دعاؤں اور قربانیوں کو قبول کرتے ہوئے جزا دیتا چلا جاتا ہے اور اسکا نظارہ دکھاتے ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل میں سے ایک ایسا وجود پیدا فرمایا جو کسی محدود قوم کی اصلاح کیلئے نہیں آیا تھا بلکہ پوری دنیا کی اصلاح کیلئے اور توحید دلوں میں بٹھانے کیلئے آیا تھا

ہم اس عظیم نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے ہیں جو ہزاروں سال پہلے کی گئی قربانیوں کے عظیم الشان انعام کو پاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے مقرب ترین نبی اور رسول بن گئے جنہوں نے خدا تعالیٰ کے اس پہلے گھر میں دوبارہ توحید کے قیام کیلئے قربانیوں کیلئے اچھوتے، نئے اور عظیم نمونے قائم کر دیئے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ نے ایسے قربانی کرنے والے اور توحید سے چمٹ جانے والے جانثار پیدا کئے کہ گرم تپتی ریت پر ننگے بدن گرم پتھر سینے پر رکھوا کر تکلیف برداشت کرنا گوارا کر لیا لیکن دل میں قائم توحید پر آنچ نہ آنے دی۔ کوئلوں پر لیٹنا گوارا کر لیا لیکن خدائے واحد پر ایمان سے منہ نہ موڑا پھر ایک دنیا نے دیکھا کہ یہ قربانیاں کیا رنگ لائیں صرف دس سال کے قلیل عرصے میں وہی ظالم جو دنیاوی وجاہت کو ہی سب کچھ سمجھتے تھے، ان قربانیاں کرنے والوں کے زیر نگیں کر دیئے گئے

ہمیشہ یاد رکھیں کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کا بھی قربانی کرنا اور اس کیلئے تیار ہونا ایک عظیم مقصد کیلئے تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کا قربانی کرنا بھی ایک عظیم مقصد کیلئے تھا۔ حکومتوں کے حصول کیلئے نہیں تھا اور کسی سیاسی وجہ کیلئے نہیں تھا

آج ہم احمدی ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آکر اسلام کی حقیقی تعلیم کو اپنے پروار دکرتے ہوئے، اپنے پر لاگو کرتے ہوئے، ایسی با مقصد قربانیاں دینی ہیں اور اس کیلئے اپنی نسلوں کو بھی تیار کرنا ہے جو توحید کے قیام کیلئے ہوں، جو خدا تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کیلئے ہوں، جو اسلام کا جھنڈا دنیا میں گاڑنے کیلئے ہوں، جو معاشرے کے حقوق قائم کرنے کیلئے ہوں، جو آپس کے اتحاد کیلئے ہوں، جو معاشرے کا امن قائم کرنے کیلئے ہوں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر جو خطبہ ارشاد فرمایا تھا وہ اسلام کے ذریعہ سے دنیا کے امن کے قیام کا ایک عظیم اعلان تھا

احمدیوں کی شہادتیں تو انہیں قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی قربانیوں کی یاد دلاتی ہیں۔ پس آج اے احمدیو اور شہیدوں کے پیارو! تم خوش ہو کہ تمہارے پیارے اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق مردہ نہیں بلکہ زندہ ہیں اور تم اللہ اور رسول کے آخری فرمان کے مطابق حقیقی اور سچے مومن ہو اور آج حقیقی عید الاضحیٰ صرف اور صرف تمہارے سے وابستہ ہے

ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ قربانیاں جو ہیں یہ ہمیشہ رنگ لاتی ہیں اور آج بھی ہماری قربانیاں ہی ہیں جو دنیا میں انقلاب عظیم برپا کرنے کا باعث بنیں گی
پس ان قربانیوں کی روح کو اپنے اندر سے کبھی مرنے نہ دیں کہ یہی روح پیدا کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا تھا

خطبہ عید الاضحیٰ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 28؍نومبر 2009ء بمطابق 28؍نبوت 1388 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں ایک اور عید الاضحیٰ منانے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ اَضحی قربانی کو بھی کہتے ہیں اور اس عید میں کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کی قربانیوں کی یاد تازہ کرنے کے لئے بھیڑ بکری گائے وغیرہ کی قربانیاں مسلمان حسب توفیق کرتے ہیں اور بڑی کثرت سے کی جاتی ہیں۔ اور جن کو حج کی توفیق ملتی ہے وہ بیت اللہ کے حج پر بھی جاتے ہیں اور یہ حج بھی اسی قربانی کی یاد میں ہے جو ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی بیوی حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل علیہما السلام نے دی۔ اس بے آب و گیاہ جگہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل علیہما السلام سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بچپن سے ہی قربانیاں لینی شروع کر دیں اور ان قربانیوں پر پورا اترنے پر پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام جب دوبارہ اپنی بیوی اور بچے کو ملنے آئے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے پہلے گھر کی نشاندہی فرما کر اسے دوبارہ کھڑا کرنے کا حکم فرمایا تا کہ اللہ تعالیٰ کے اس پہلے گھر کی طرف دنیا کی توجہ پیدا ہو اور اس کے ساتھ ساتھ حضرت ابراہیم، حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل علیہم السلام کی قربانیوں کو بھی یاد رکھا جائے۔

پس عید الاضحیٰ انہی قربانیوں کی یاد کی عید ہے۔ نیز حج جو ہے یہ خدا تعالیٰ کی توحید کے قیام کے لئے ان تین بزرگوں کی قربانیوں کو خدا تعالیٰ کی نظر میں قبولیت کا مقام حاصل کرنے پر دنیا کو یہ بتانے کے لئے بھی ہے کہ توحید کے قیام کے لئے بھی قربانیاں دینی پڑتی ہیں اور دینی چاہئیں۔ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے بھی قربانیوں کے تسلسل سے گزرنا پڑتا ہے۔ مومنین کی آپس کی محبت اور اکائی بھی صرف توحید سے وابستہ ہے اور اس کے لئے بھی قربانی دینی پڑتی ہے۔ اسی طرح آپس کی محبت کو دلوں میں قائم کرنے کے لئے بھی قربانی دینی پڑتی ہے۔ اگر تو اس اعلیٰ مقصد یعنی توحید کے قیام کے لئے حج کی ادائیگی کی جا رہی ہے، اگر اس اعلیٰ مقصد کے لئے دنیا بھر کے مسلمان عید قربان مناتے ہیں اور یہ عید مناتے ہوئے دنیا کے مختلف حصوں میں جانوروں کی قربانیاں بھی پیش کر رہے ہیں اور نماز عید بھی ادا کر رہے ہیں تو یقیناً یہ ان قربانیوں کی یاد تازہ کر رہے ہیں جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل کو چنا تھا۔ اگر یہ مقصد پیش نظر نہیں تو پھر یہ سب کچھ دنیاوی تہواروں کی طرح ہے۔ اور حج بھی اگر صرف دنیاوی شہرت کی خاطر ہے کہ حج کرنے سے حاجی کا ٹھپّا لگ جائے گا تو اس کی بھی اللہ تعالیٰ کی نظر میں کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو ایک دور دراز کے غریب آدمی کا حج صرف اس کی حج کی نیت پر اس لئے قبول کر لیا تھا کہ اس نے اپنے حج کے لئے جمع کئے ہوئے کئی سالوں کے زادِ راہ کو اپنے ہمسائے کی بھوک مٹانے اور اس کا حق ادا کرنے کے لئے قربان کر دیا تھا اور نہ صرف یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا حج قبول فرمایا بلکہ اس کی قربانی کے نتیجہ میں اتنے اعزاز سے نوازا کہ جو لوگ مکّہ مکرمہ میں حج پر گئے تھے ان کے حج بھی اس ایک شخص کے حج کی وجہ سے قبول ہوئے، نہ کہ ان کے اپنے حج کے مناسک ادا کرنے اور عبادتیں کرنے کی وجہ سے۔ (ماخوذ از تذکرۃ الاولیاء از شیخ فرید الدین عطار صفحہ 127,128 ناشر شمع بک ایجنسی لاہور)

پس یہ مقام خدا تعالیٰ نے قربانیاں کرنے والوں کو دیا ہے اور ایک مومن کو یہ مقام سارا سال بھی دوسروں کے حقوق ادا کرنے سے ملتا رہتا ہے۔ پس یہ وہ تقویٰ ہے جو اللہ تعالیٰ کے اولیاء، اللہ تعالیٰ کے حقوق اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کے لئے اپنے قول و فعل میں قائم فرماتے ہیں اور یہی عمل صالح ہیں جو بندے کو خدا تعالیٰ کا قرب دلانے کا باعث بنتے ہیں۔

حج بیشک اسلام کا ایک رکن ہے اور حسب توفیق و شرائط اس کی ادائیگی کا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ ایک بہت بڑی نیکی ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ حج گناہوں کو یوں دھو ڈالتا ہے جیسے پانی میل کو دھو دیتا ہے۔ (المعجم الاوسط للطبرانی الجزء الثالث صفحہ 417-416 حدیث

نمبر 4997 دار الکتب العلمیہ بیروت) لیکن جیسا کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ کے ایک نیک بندے جن کا نام علی بن مُوَفّق تھا کی ہمسائے کے خاندان کی بھوک مٹانے کی نیکی نے حج کرنے پر فوقیت حاصل کر لی۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا ہے کہ اگر کسی کا ہمسایہ فاقہ میں ہے تو اس کے لئے شرعاً حج جائز نہیں۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 8 صفحہ 18۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) پس اللہ تعالیٰ کو وہ تقویٰ پیارا ہے اور اس کی جزا اللہ تعالیٰ کئی گنا بڑھا کر دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کسی بھی قسم کی قربانی کرتے ہوئے حاصل کیا جائے یا حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس مضمون کو قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے یوں بھی بیان فرمایا ہے کہ لَنۡ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوۡمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنۡ يَّنَالُهُ التَّقۡوٰى مِنۡكُمۡ۔ (الحج:38) کہ یاد رکھو قربانیوں کے گوشت اور خون اللہ تعالیٰ تک نہیں پہنچتے لیکن تمہارے دل کا تقویٰ اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے۔ پس لاکھوں آدمیوں کا حج اور حج کے وقت ذبح کئے گئے جانور ان حاجیوں کے کسی کام نہ آ سکے حتی کہ ایک بہت بڑے بزرگ کو اللہ تعالیٰ نے علی بن مُوَفّق کے حج کی قبولیت کی اطلاع حرم میں ہی خواب دکھا کر دی تھی جو خود بھی حج کر رہے تھے۔ ان کا بھی حج قبول نہیں ہوا۔ ہوا تو ایک ایسے قربانی کرنے والے کا جس کا دل تقویٰ کی وجہ سے ہمسائے کے لئے قربانی کرنے کے لئے تیار ہوا تھا۔

(ماخوذ از تذکرۃ الاولیاء از شیخ فرید الدین عطار صفحہ 127,128 ناشر شمع بک ایجنسی لاہور)

پس یہ عید جس میں آج ہم خوش بھی ہیں، خوشی سے منا بھی رہے ہیں، بڑے بھی اور بچے بھی اور حسب توفیق صاف ستھرے کپڑے پہن کر اور تیار ہو کر عید پڑھنے کے لئے آئے ہیں اور جن کے عزیز حج پر گئے ہیں وہ اس بات پر خوش ہیں کہ ان کے عزیز رشتہ دار بزرگ حج کا فریضہ بھی اس سال ادا کر رہے ہیں۔ لیکن جیسا کہ میں بیان کر آیا ہوں کہ ہمارے حج، ہمارے جانوروں کی قربانیاں، ہماری عیدیں اللہ تعالیٰ کی نظر میں اس وقت قبول ہوتی ہیں جب خالصۃً خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر، اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہم ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہوں۔ ہم یہ جو اپنے عمل ہیں سب کچھ اپنے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کر رہے ہوں۔ ہم اس بات کا اقرار کر رہے ہوں کہ ہم خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں اور پھر ہم یہ اقرار آج خدا تعالیٰ کے سامنے کریں کہ جس طرح تو کہے ہم اپنے آپ کو تیری خاطر قربان کرنے کیلئے ہر وقت تیار رہیں گے۔

پس آج عید الاضحیٰ منانا ہم سب کے لئے، جن کو اس عید پر قربانی کرنے کی توفیق ملی ہے یا نہیں ملی، اس عہد کی تجدید کا دن ہونا چاہئے کہ اے خدا! حضرت ابراہیم اور حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل علیہم السلام نے تیری رضا کے حصول کے لئے جس طرح کی قربانی کا معیار قائم کیا، ہم بھی اسی طرح کی قربانی کے معیار حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ ہم تیرا قرب پانے کے لئے اپنی جان، مال، وقت اور عزت قربان کرنے کے لئے ذرا سا بھی خیال دل میں لائے بغیر ہر وقت تیار ہیں۔ ہماری خواہشات ہماری قربانی پر کبھی حاوی نہیں ہوں گی۔ اور جب انسان اللہ تعالیٰ سے عہد کر کے ہر قربانی کے لئے تیار ہو جاتا ہے تو قَدۡ صَدَّقۡتَ الرُّؤۡيَا (الصّافات:106) کی آواز آتی ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو پکار کر کہتا ہے کہ تُو نے میرا قرب پانے کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہنے کے میرے حکم اور اپنے عہد کو پورا کر دیا۔ تُو میرا قرب پا گیا۔ میں نے اشرف المخلوقات کو اس لئے پیدا نہیں کیا کہ بلا مقصد اس کی گردنیں کاٹی جائیں۔ میں نے باقی مخلوق کو تیرے لئے جو مسخّر کیا ہے تو آج اس کی جگہ مینڈھے، بکرے یا کسی جانور گائے وغیرہ کی قربانی کر کے اسے ظاہری رنگ میں پورا کر دے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ تم دونوں کی دعاؤں کو سنتے ہوئے تمہاری نسل میں سے مَیں تو وہ عظیم نبی مبعوث کرنے والا ہوں جس نے پھر قربانیوں کے نئے باب رقم کرنے ہیں۔ پس تم دونوں میرے مقرب بن گئے اور اِنَّا كَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡمُحۡسِنِيۡنَ کہ ہم اسی طرح محسنوں کو جزا دیا کرتے ہیں کے عظیم گروہ میں شامل ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اس کی خاطر کی گئی قربانیوں کی محدود جزا نہیں دیتا بلکہ نسل در نسل بلکہ ہزاروں سال بعد بھی دعاؤں اور قربانیوں کو قبول کرتے ہوئے جزا دیتا چلا جاتا ہے اور اس کا نظارہ دکھاتے ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل میں سے ایک ایسا وجود پیدا فرمایا جو کسی محدود قوم کی اصلاح کے لئے نہیں آیا تھا بلکہ پوری دنیا کی اصلاح کے لئے اور توحید دلوں میں بٹھانے کے لئے آیا تھا۔ باوجود اس کے کہ آج مسلمانوں کی تعداد عیسائیوں سے کم ہے لیکن سب سے زیادہ جس نبی کا نام روزانہ لے کر اس پر درود بھیجا جاتا ہے وہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کی وجہ سے ہی آج ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی یاد رکھا جاتا ہے اور وہ بھی اس درود کا حصہ بن گئے ہیں۔ پس یہ ہیں اللہ تعالیٰ کے انعام دینے کے اور نوازنے کے طریقے۔

پس آج ہم بھی خوش قسمت ہیں کہ ہم اس عظیم نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے ہیں جو ہزاروں سال پہلے کی گئی قربانیوں کے عظیم الشان انعام کو پاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے مقرب ترین نبی اور رسول بن گئے جنہوں نے خدا تعالیٰ کے اس پہلے گھر میں دوبارہ توحید کے قیام کے لئے قربانیوں کے لئے اچھوتے، نئے اور عظیم نمونے قائم کر دیئے۔ مکّہ کی ابتدائی تیرہ سالہ زندگی پہ اگر نظر ڈالیں تو اس میں قربانی کی وہ مثالیں قائم کیں جن کو سن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مکّہ کے قریب ایک بستی سے جب اوباشوں اور بدمعاشوں کے پتھراؤ سے لہولہان جبکہ سر سے لے کر پاؤں تک آپ کا خون بہہ رہا تھا واپس آتے ہوئے ستانے کے لئے ایک جگہ تشریف فرما ہوئے تو اللہ تعالیٰ کے اذن سے فرشتہ آ کر اس وقت یہ عرض کرتا ہے کہ مَیں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں۔ حکم دیں تو ان دو پہاڑوں کو ملا کر اس بستی کو بیچ میں ہی کچل ڈالوں۔ تو اللہ تعالیٰ کا پیارا، محبت مخلوق میں سرتا پا ڈوبا ہوا، خدا تعالیٰ کی راہ میں بڑی سے بڑی قربانی دے کر بھی اس کو حقیر قربانی سمجھنے والا، بے چین ہو کر فرشتے کو جواب دیتا ہے کہ نہیں نہیں ایسا نہ کرنا۔ مَیں امید کرتا ہوں کہ آج جنہوں نے میرا خون بہایا ہے ایک دن ان کی نسلوں میں سے میرے لئے اور خدا تعالیٰ کی توحید کے قیام کے لئے قطرات محبت ٹپکیں گے۔ یہ لوگ اللہ اور رسول کے لئے اپنا خون بہائیں گے۔ آپ اس یقین سے پُر تھے کہ میری یہ قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ تو قربانیوں کا عظیم اجر دیتا ہے۔ مَیں آج ان کو ختم کروا کر ان کی بستی کو صفحۂ ہستی سے مٹا کر معمولی بدلہ کیوں لوں۔ یہ تھی آپ کی سوچ۔ اصل بدلہ تو اس دن ہو گا جس دن ان کی زبانوں سے اللہ اکبر اور توحید کے نعرے بلند ہوں گے۔ باوجود اس کے کہ ہمیشہ آپ نے اس دن کو اپنی زندگی کا سخت ترین دن کہا ہے لیکن پھر بھی اس قوم کے لئے ہمدردی کے جذبات دل میں رکھے اور یہ سوچا کہ اگر یہ نہیں تو ان کی نسلیں ہی جہنم کے عذاب سے بچ جائیں گی۔ (صحیح البخاری کتاب بدء الخلق باب اذا قال احدکم آمین۔۔۔ حدیث نمبر 3231) اور صرف یہی نہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ نے ایسے قربانی کرنے والے اور توحید سے چمٹ جانے والے جانثار پیدا کئے کہ گرم تپتی ریت پر ننگے بدن گرم پتھر سینے پر رکھوا کر تکلیف برداشت کرنا گوارا کر لیا لیکن دل میں قائم توحید پر آنچ نہ آنے دی۔ کوئلوں پر لیٹنا گوارا کر لیا لیکن خدائے واحد پر ایمان سے منہ نہ موڑا۔ ننگے بدن تپتی ریت پر لیٹ کر مسلسل کوڑے کھاتے ہوئے بیہوش ہو جانے کے بعد پھر ہوش میں آ کر اس سلوک کو دہرایا جانا گوارا کر لیا لیکن اَحد اَحد کی آواز کو بند نہ ہونے دیا حتی کہ عورتوں تک نے دو اونٹوں پر بندھ کر جسم کے دو ٹکڑے کئے جانا برداشت کر لیا لیکن خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو دل سے نکلنے نہ دیا۔ یہ وہ قربانیاں تھیں جو توحید کے قیام کیلئے مکہ کی سرزمین پر ایک مثال قائم کر گئیں اور پھر ایک دنیا نے دیکھا کہ یہ قربانیاں کیا رنگ لائیں۔ صرف دس سال کے قلیل عرصے میں وہی ظالم جو دنیاوی وجاہت کو ہی سب کچھ سمجھتے تھے ان قربانیاں کرنے والوں کے زیر نگیں کر دیئے گئے۔ وہ لوگ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس پہلے گھر کو جو توحید کے قیام کیلئے قائم ہوا تھا، جس کیلئے حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام نے یہ دعا کی تھی جس کا قرآن شریف میں ذکر آتا ہے کہ رَبَّنَا وَاجۡعَلۡنَا مُسۡلِمَيۡنِ لَكَ وَمِنۡ ذُرِّيَّتِنَاۤ اُمَّةً مُّسۡلِمَةً لَّكَ ۔ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبۡ عَلَيۡنَا ۔ اِنَّكَ اَنۡتَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ (البقرۃ:129) اور اے ہمارے رب! ہمیں اپنے دو فرمانبردار بندے بنا دے اور ہماری ذریّت میں سے بھی اپنی ایک فرمانبردار امّت پیدا کر دے اور ہمیں اپنی عبادتوں اور قربانیوں کے طریق سکھا اور ہم پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھک جا۔ یقیناً تُو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اس دعا کے برخلاف توحید کے قیام کی بجائے وہ گھر، اللہ تعالیٰ کا پہلا گھر 360 بتوں کی آماجگاہ بنا ہوا تھا اور اس وجہ سے شرک کا گڑھ بن گیا تھا، جب مسلمانوں کے زیر نگیں ہوئے تو کسی طاقت کے خوف سے نہیں بلکہ خالص اپنے دل کی آواز کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ لوگ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ کا اعلان کرنے والے بن گئے جو مشرکین میں سے شمار ہوتے تھے۔ پس کیا یہ عظیم قربانیوں کا وہ عظیم الشان نتیجہ نہیں جو تھوڑے عرصے میں چشم فلک نے دیکھا۔ آج بھی جو لاکھوں مسلمان مکّہ مکرمہ میں پہنچ کر یہ فریضہ ادا کرتے ہیں یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام اور پھر ان کی اس دعا کہ جو قرآن شریف میں اس طرح درج ہے کہ رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَيُزَكِّيۡهِمۡ ۔ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ (البقرۃ:130) اور اے ہمارے رب! تُو ان میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کر جو ان پر تیری آیات کی تلاوت کرے اور انہیں کتاب کی تعلیم دے اور اس کی حکمت بھی سکھائے اور ان کا تزکیہ کر دے۔ یقیناً تُو ہی کامل غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔

اس دعا کو اللہ تعالیٰ نے شرف قبولیت بخشتے ہوئے جو عظیم رسول حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں مبعوث فرمایا، ان کی قربانیوں کی یاد کو تازہ کرنے کے لئے بھی یہ حج کیا جاتا ہے۔ وہاں مسلمان اکٹھے ہوتے ہیں۔ پس جس طرح اللہ تعالیٰ کے ان برگزیدوں اور پاک اور مطہّر بندوں نے خالص ہو کر قربانیاں پیش کی تھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی کے تحت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے قربانیاں پیش کی تھیں اور قبولیت کا اعزاز پایا تھا۔ آج بھی اسی سوچ کے ساتھ اور اسی طرح خالص ہو کر کیا جانے والا حج اور قربانیاں اس مقصد کے حصول کا ذریعہ بنیں گی جس غرض کے لئے اس گھر کی بنیاد رکھی گئی تھی اور قربانی کرنے کا حکم ہوا تھا۔ ورنہ یہ حج بھی بے فائدہ ہے اور یہ قربانیاں بھی بے فائدہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو صاف اعلان فرما دیا ہے کہ اصل چیز تمہارا تقویٰ ہے۔

آج مسلمان ملکوں میں تو قربانی اور جہاد کے نام پر بچوں اور نوجوانوں کو خودکش حملوں کے ذریعہ سے معصوموں کا خون کرنے پر آمادہ کیا جاتا ہے اور پھر اسے بڑے فخر سے بیان بھی کیا جاتا ہے کہ ہم نے ان کی ایسی تربیت کر دی ہے کہ وہ اسلام کے نام پر اپنی جانیں تک قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ کوئی ان بدفطرت جو اسلام کے نام نہاد علمبردار بنے ہوئے ہیں ان سے پوچھے کہ کیا تم نے کبھی اپنے بچے بھی اس اہم مقصد کے لئے پیش کئے ہیں؟ ان کو بھی اس قربانی کے لئے پیش کیا ہے؟ ہمیشہ جواب آپ نفی میں دیکھیں گے۔ اگر خوش قسمتی سے کوئی نوجوان کارروائی سے پہلے پکڑا جائے جو اِکّا دُکّا بعض پکڑے بھی گئے ہیں تو وہ روتے ہوئے یہی کہتا ہے کہ ہمارے ماں باپ نے اپنی غربت کی وجہ سے ہمیں ان ظالموں کے ہاتھوں بیچ دیا اور اب ہمارے پاس کوئی راستہ نہیں۔ یا ان کے ہاتھوں مر جاؤ یا خود اپنے آپ کو اڑا کر مر جاؤ۔ اور بعض دفعہ ان کی ایسی برین واشنگ کی جاتی ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ اسلام میں یہی

ہے۔ برے بھلے کی تمیز ہی ان لوگوں کو نہیں رہتی۔ تو اس بات کو خدمت اسلام سمجھا جاتا ہے۔ اسلام کی حقیقی تعلیم سے روشناس ہی نہیں کروایا جاتا۔ جہاں یہ حکم ہے کہ عورتوں، بچوں، بوڑھوں، مریضوں حتی کہ ہر وہ شخص جس نے ہتھیار نہیں اٹھایا اسے جنگ کی حالت میں بھی کچھ نہیں کہنا۔ اس کے برعکس یہاں کیا ہو رہا ہے؟ بھرے بازاروں میں، عبادتگاہوں میں، مسجدوں میں، بلا تمیز چھوٹے بڑے، بچے بوڑھے، عورت مرد کی جان لے لی جاتی ہے۔ ایک ہنستا بستا گھر خوش خوش بازار خرید و فروخت کے لئے جاتا ہے تو شام کو ان کی لاشیں گھر آتی ہیں۔ یہ کون سا اسلام ہے اور یہ کون سی قربانی ہے۔ اگر اسلام میں کبھی جنگوں کی اجازت دی گئی تو ایک مقصد کے لئے، ظلم کو ختم کرنے کے لئے۔ اور اس میں اللہ اور رسول کا حکم ہے کہ جو تم پر ہتھیار نہ اٹھائے اس پر ہتھیار نہیں اٹھانا۔ اور پھر یہ کہ یہ حکومت وقت کا کام ہے کہ ظلم کی بیخ کنی کی جائے نہ کہ ہر ایک ایرے غیرے کا اور نام نہاد تنظیموں کا۔

پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کا بھی قربانی کرنا اور اس کے لئے تیار ہونا ایک عظیم مقصد کے لئے تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کا قربانی کرنا بھی ایک عظیم مقصد کے لئے تھا۔ حکومتوں کے حصول کے لئے نہیں تھا اور کسی سیاسی وجہ کے لئے نہیں تھا اور بچوں کو خودکشی پر آمادہ کر کے یہ مقصد حاصل نہیں کئے۔ خودکشی تو بذات خود ایک ایسا فعل ہے جو گناہ ہے۔ اور روایات میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خودکشی کرنے والے کا جنازہ نہیں پڑھا۔ (صحیح مسلم کتاب الجنائز باب ترک الصلاۃ علی قاتل نفسہ حدیث نمبر 978) پس یہ آپ کی ناپسندیدگی کا اظہار ہے اور جس کام کو اللہ اور رسول کے نام پر کیا جا رہا ہے اس میں تو ان کی خوشنودی شامل ہی نہیں ہے اور پھر جیسا کہ میں نے کہا آجکل کے خودکش تو نہ صرف اپنے آپ کو ختم کرتے ہیں بلکہ درجنوں اور بعض دفعہ سینکڑوں معصوموں کی موت کا باعث بن جاتے ہیں اور قتل کے بھی مرتکب ہوتے ہیں اور پھر معاشرے کا امن برباد کرنے کا بھی باعث بنتے ہیں۔ کونسا توحید کا قیام ہے جو ان خودکش حملوں سے عمل میں آ رہا ہے۔

پس آج ہم احمدی ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر اسلام کی حقیقی تعلیم کو اپنے پر وارد کرتے ہوئے، اپنے پر لاگو کرتے ہوئے، ایسی بامقصد قربانیاں دینی ہیں اور اس کیلئے اپنی نسلوں کو بھی تیار کرنا ہے جو توحید کے قیام کیلئے ہوں، جو خدا تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کیلئے ہوں، جو اسلام کا جھنڈا دنیا میں گاڑنے کیلئے ہوں، جو معاشرے کے حقوق قائم کرنے کیلئے ہوں، جو آپس کے اتحاد کیلئے ہوں، جو معاشرے کا امن قائم کرنے کیلئے ہوں۔

حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام جب خانہ کعبہ کی بنیادیں کھڑی کر رہے تھے تو یہ دعا کر رہے تھے کہ اے اللہ جو شہر آباد ہونے کی تُو ہمیں خوشخبری دے رہا ہے، ہماری تیرے سے یہ دعا ہے اور یہ عاجزانہ دعا ہے کہ رَبِّ اجْعَلْ ھٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا (البقرۃ: 127)۔ اس جگہ کو ایک پر امن آبادی بنا دے۔ یہ شہر خوب پھلے اور بڑھے لیکن پُرامن ہو۔ فتنہ و فساد اور لڑائیوں کی آماجگاہ نہ بن جائے۔ پس ان قربانی کرنے والوں نے جو شہر بسایا اس کے لئے امن کی دعا کی۔ یہ دعا صرف اس جگہ کے لئے مخصوص نہیں تھی بلکہ یہ پیغام تھا بعد میں آنے والوں کے لئے بھی اور خاص طور پر ان لوگوں کے لئے جو محسن انسانیت کے ماننے والے ہیں۔ ان لوگوں کے لئے جو اس پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے ہیں جو ایک جانور کو بھی تکلیف میں دیکھتے تھے تو بے چین ہو جایا کرتے تھے۔ یہ پیغام کیا ہے؟ کہ اے خدائے واحد کی عبادت کرنے والو اور اے توحید کے قیام کے لئے کوشاں لوگو! تمہارے یہ مقصد اس وقت حاصل ہوں گے جب اللہ اکبر اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کی آواز کے ساتھ امن کے قیام کا بھی نعرہ لگاؤ گے۔ اس کی اتباع میں قائم ہونے والا اللہ کا ہر گھر امن کا گہوارہ ہو اور اس کے اندر محبت، مودّت کے چشمے پھوٹیں اور جب یہ ہو گا تو سمجھو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانیوں کا ادراک تمہیں حاصل ہوا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے گھر سے اللہ اکبر اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کی صدا کے بعد شہروں کے امن برباد کرنے کے منصوبے بننے کی آوازیں آ رہی ہوں یا خبریں آ رہی ہوں۔ ایک دوسرے پر غلیظ قسم کے الفاظ سے گند اچھالے جا رہے ہوں تو نہ تو یہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل کی قربانیوں کا ادراک حاصل کیا گیا ہے، ان کو سمجھا گیا ہے اور نہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے مقصد کو پہچانا گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر جو خطبہ ارشاد فرمایا تھا وہ اسلام کے ذریعہ سے دنیا کے امن کے قیام کا ایک عظیم اعلان تھا۔ بخاری میں یہ خطبہ جس حد تک درج ہے وہ بیان کرتا ہوں۔

حمید بن عبدالرحمن نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے دن ہم سے مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ یہ کونسا دن ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ خاموش رہے یہانتک کہ ہم سمجھے کہ آپ اس مہینے کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ تو آپ نے فرمایا کیا یہ ذوالحج کا مہینہ نہیں؟ ہم نے کہا بیشک ذوالحج کا مہینہ ہی ہے۔ فرمایا یہ کونسا شہر ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ خاموش رہے یہانتک کہ ہم سمجھے کہ آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا کیا یہ حرمت والا شہر نہیں؟ ہم نے کہا ضرور۔ فرمایا تو پھر یاد رکھو کہ تمہارے خون، تمہارے مال تم پر اسی طرح حرام ہیں (یعنی کہ ان کی عزت تمہارے دل میں ہونی چاہئے یا عزت کی نگاہ سے دیکھے جانے والے ہوں اور تم پر یہ حرام ہیں) جس طرح تمہارے اس دن کی حرمت تمہارے اس مہینے میں، تمہارے اس شہر میں، اس روز تک کہ تم اپنے رب سے ملو، اس طرح حرام ہے۔ سنو! کیا میں نے اللہ کا حکم پورے طور پر پہنچا دیا ہے۔ لوگوں نے کہا جی ہاں۔ فرمایا اے میرے اللہ! گواہ رہ۔ چاہئے کہ جو یہاں موجود ہے وہ غیر موجود کو یہ بات پہنچا دے کیونکہ بسا اوقات جسے بات پہنچائی جاتی ہے وہ سننے والے سے زیادہ سمجھدار ہوتا ہے۔ سو میرے بعد پھر کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑاتے ہو۔ (صحیح البخاری کتاب الحج باب الخطبۃ ایام المنیٰ حدیث نمبر 1741)

کیا یہ عید، یہ حج، یہ قربانیاں آپ کے اس عظیم خطبے پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلانے والی نہیں ہونی چاہئیں؟ یقیناً ہیں اور ہونی چاہئیں۔ آپ نے اس خطبہ میں جان، مال، آبرو کا تقدس صرف اس مہینے اور اس مقام کے لئے مخصوص نہیں فرمایا تھا بلکہ اِلٰی یَوۡمِ تَلۡقَوۡنَ رَبَّکُمۡ۔ اس روز تک کہ تم اپنے رب سے ملو۔ ہمیشہ کے لئے امن، آشتی، صلح اور محبت کا پیغام دے دیا۔ سب خون بہا اور قصاص اور سودی لین دین ختم کر دیئے کہ یہ امن اور صلح کے قیام میں بہت بڑی روک ہیں، یہ قربانیوں کی ضد ہیں۔ پھر یہ کہہ کر کہ میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو، کیا مطلب ہے اس کا؟ یہی کہ فتنہ فساد تمہیں کفر کی طرف لے جائے گا۔ یہ حرکتیں کر کے تم اپنے آپ کو اسلام سے باہر کر رہے ہو گے، مرتد ہو رہے ہو گے۔ پس اگر کفر سے بچنا ہے تو رُحَمَآءُ بَیۡنَہُمۡ (محمد: 30) کے قرآنی حکم کے نظارے دکھانے ہوں گے۔ ایک دوسرے کے لئے قربانیوں کے معیار بلند کرنے ہوں گے اور یہ باتیں آگے پہنچاتے چلے جانے کا حکم بھی ہے تا کہ تا قیامت یہ حسین تعلیم جو ہے وہ آگے چلتی چلی جائے اور پھیلتی چلی جائے۔

وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ احمدی مرتد ہیں اور واجب القتل ہیں وہ اپنے آپ کو حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی عدالت کے کٹہرے میں کھڑا کر کے فیصلہ سنیں۔ آپ فرما رہے ہیں کہ تم میں سے مرتد وہ ہیں جو کلمہ گوؤں کی گردنیں اڑا رہے ہیں۔ انہیں قتل کر رہے ہیں۔ ناجائز ان کی زندگیاں ان سے چھین رہے ہیں۔

کل ہی میں نے ایک شہید کا جنازہ بھی پڑھایا جن کو پرسوں شہید کیا گیا تھا۔ کیا ردّ عمل احمدی نے دکھایا؟ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ کہا اور اللہ اور اس کے رسول کی عدالت میں اپنا معاملہ رکھ دیا۔ اب خدا بہتر جانتا ہے کہ ان سینکڑوں شہید احمدیوں کے قاتلوں کے ساتھ وہ کیا سلوک کرتا ہے۔ احمدیوں کی شہادتیں تو انہیں قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی قربانیوں کی یاد دلاتی ہیں۔ پس آج اے احمدیو اور شہیدوں کے پیارو! تم خوش ہو کہ تمہارے پیارے اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق مردہ نہیں بلکہ زندہ ہیں اور تم اللہ اور رسول کے آخری فرمان کے مطابق حقیقی اور سچے مومن ہو اور آج حقیقی عید الاضحیٰ صرف اور صرف تمہارے سے وابستہ ہے۔

پس اس عید پر پھر یہ عہد کریں کہ ہم مسیح محمدی کے غلاموں میں ہو کر صرف اور صرف ایک مقصد کو سامنے رکھیں گے اور وہ ہے اللہ تعالیٰ کی توحید کا قیام اور اس کے لئے جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرتے ہوئے ہر ممکن کوشش کرتے چلے جانا۔ اپنی عبادت کے معیار کو اونچے سے اونچے کرتے چلے جانا۔ اپنے دلوں کو تقویٰ سے بھرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حقوق کے ساتھ اس کی مخلوق کے حقوق کو بھی ادا کرتے چلے جانا۔ اپنے اندر اتحاد اور یکجہتی کے نئے معیار قائم کرتے چلے جانا۔ اور جب یہ باتیں ہوں گی تو جس طرح خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اجر سے نوازا اور جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ کی اُمّت کے تقویٰ پر چلنے والوں سے لامحدود اجروں کا وعدہ فرمایا اس سے ہم بھی فیض پاتے چلے جائیں گے۔

پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ قربانیاں جو ہیں یہ ہمیشہ رنگ لاتی ہیں اور آج بھی ہماری قربانیاں ہی ہیں جو دنیا میں انقلاب عظیم برپا کرنے کا باعث بنیں گی۔ پس ان قربانیوں کی روح کو اپنے اندر سے کبھی مرنے نہ دیں کہ یہی روح پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا تھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ ’’اصل روح کی قربانی ہے اور بکروں کی قربانیاں روح کی قربانی کے لئے مثل سایوں اور آثار کے ہیں‘‘۔ (خطبہ الہامیہ۔ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 68)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حقیقت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم ہمیشہ اسکی رضا کو حاصل کرنے والے ہوں۔

اب اس کے بعد آپ سب کو عید مبارک بھی ہو۔ یہاں بیٹھے ہوؤں کو بھی اور دنیا میں ہر جگہ جہاں بھی احمدی یہ خطبہ سن رہے ہیں یا نہیں سن رہے، ہر ایک کے لئے اللہ تعالیٰ یہ عید ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور حقیقی قربانیوں کی روح کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ابھی ہم دعا کریں گے۔ دعا میں شہیدان کیلئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔ ان کی اولادوں کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو بھی نیکیوں پر قائم رکھے اور کبھی ایسی حالت نہ ان پہ آئے کہ جہاں وہ کسی بھی عمل سے اپنے والدین یا بزرگوں کی روح کو تکلیف پہنچانے کا باعث بننے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اور وہ ہمیشہ دعا کرنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھنے والے ہوں اور اس روح سے یہ صدمہ برداشت کرنے والے ہوں۔ اسیران جو ہیں وہ بھی اس وقت پاکستان میں کافی ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کی رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔ وہ بھی مسلسل بڑی قربانیاں دے رہے ہیں۔ بعضوں کو موت کی سزا بھی ملی ہوئی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی بھی رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔ مالی قربانیاں کرنے والے ہیں ان کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو بھی جزا دے۔ واقفین زندگی کے لئے کہ ان کو بھی اللہ تعالیٰ صحیح رنگ میں خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ بےنفس ہو کر وہ خدمت دین کرنے والے ہوں۔ ہر ضرورتمند کے لئے، اللہ تعالیٰ ہر ایک کی مشکلات کو دور فرمائے، تکلیفوں، پریشانیوں کو دور فرمائے۔ اُمّت مسلمہ کے لئے بھی دعا کریں کہ یہ بھی آجکل بڑے ہی دردناک حالت سے گزر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی اپنا مقام سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور انہیں امام زمان کو ماننے کی توفیق عطا ہو تا کہ امت کی یہ مشکلات اور پریشانیاں دور ہوں۔

....

[خطبہ ثانیہ کے بعد حضور انور نے دعا کروائی جس میں تمام حاضرین اور ایم ٹی اے کے توسط سے دنیا بھر کے ناظرین شامل ہوئے۔]

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل یکم رجولائی 2016)

☆......☆......☆

اچھی زندگی گزارنے کیلئے آپس کا اعتماد ضروری ہے اور سچائی ضروری ہے
اور ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنا ضروری ہے، ان باتوں کی طرف ہر قائم ہونے والے رشتے کو توجہ دینی چاہئے

لڑکے اور لڑکی کے تعلقات کو بہتر بنانے میں، رشتوں کو قائم رکھنے میں، خاندان کا بھی ایک کردار ہوتا ہے اور خاندان کو بھی اپنا کردار ادا کرنا چاہئے

خطبہ نکاح اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم نصائح

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2؍اگست 2014ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں چار نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ اللہ تعالیٰ ان سب نکاحوں کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور یہ تمام رشتے جو آج قائم ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق تقویٰ پر چلنے والے ہوں اور تقویٰ یہی ہے کہ سچائی پر بنیاد رکھتے ہوئے رشتے قائم ہوں۔ لڑکا اور لڑکی ایک دوسرے پر اعتماد قائم کرنے والے ہوں اور اعتماد ہمیشہ سچائی سے قائم ہوتا ہے۔ پس اچھی زندگی گزارنے کیلئے آپس کا اعتماد ضروری ہے اور سچائی ضروری ہے اور ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ ان باتوں کی طرف ہر قائم ہونے والے رشتے کو بھی توجہ دینی چاہئے اور ان کے دونوں طرف کے جو سسرالی عزیز ہیں ان کو بھی خیال رکھنا چاہئے کہ لڑکے اور لڑکی کے تعلقات کو بہتر بنانے میں، رشتوں کو قائم رکھنے میں خاندان کا بھی ایک کردار ہوتا ہے اور خاندان کو بھی اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی ذمہ داریاں نبھانے کی توفیق عطاء فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: پہلا نکاح عزیزہ عائشہ لطیف بنت مکرم عبداللطیف شاہین صاحب کا ہے جو ارسلان احمد سندھو جامعہ احمدیہ جرمنی کے طالب علم ہیں اور مشتاق سندھو صاحب مرحوم کے بیٹے ہیں ان کے ساتھ تین ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ نادیہ اعجاز واقفہ نو کا ہے جو مکرم اعجاز احمد صاحب کی بیٹی ہیں۔ یہ محمد عارف صدیق ابن مکرم محمد صدیق صاحب کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ عزیزہ نادیہ آج کل ایم ٹی اے کے ساتھ کام بھی کر رہی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ قدسیہ سطوت شکور (واقفہ نو) بنت مکرم عبدالشکور صاحب مرحوم کا ہے جو عزیزم شاہ زیب احمد ابن مکرم شیخ طاہر احمد صاحب کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ کیونکہ لڑکی کے والد وفات پا چکے ہیں تو دولہن کے ولی ان کے دادا مکرم عبدالباسط شاہد صاحب ہیں۔

حضور انور نے مکرم عبدالباسط صاحب کو مخاطب کر کے دریافت فرمایا: دادا ہیں یا نانا ہیں؟ دادا ہیں؟ مکرم عبدالباسط شاہد صاحب کے ''جی'' عرض کرنے پر حضور انور نے ایجاب و قبول میں ''پوتی'' کا لفظ استعمال فرمایا تو مکرم عبدالباسط شاہد صاحب نے عرض کیا کہ حضور نواسی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: نواسی؟ یہی تو میں پوچھ رہا ہوں دادا ہیں کہ نانا ہیں؟ آپ جی جی کرے جا رہے ہیں۔ مجھے یہی شک تھا کہ نانا ہیں۔ لیکن میں نے کہا دادا ہیں؟ تو آپ نے کہا کہ جی۔

پھر حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ امۃ الحیّ محمد (واقفہ نو) کا ہے جو مکرم محمد اشرف صاحب جرمنی کی بیٹی ہیں۔ اور یہ نکاح عزیزم منصور احمد (وقف نو) ابن مکرم شیخ محمد عارف ساجد صاحب کے ساتھ سات ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔ دولہن کے وکیل ان کے بھائی مکرم محمد احمد صاحب ہیں۔

نکاحوں کے اعلان اور فریقین کے درمیان ایجاب و قبول کروانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی۔

دعا کروانے کے بعد حضور انور نے فرمایا: انگریزی میں جب یہ Grandfather، دادا لکھتے ہیں نا! تو لکھنے والے سمجھتے ہیں کہ دادا ہی ہوگا۔ ایک دفعہ ایک صاحب کے نواسہ پیدا ہوا لیکن ان کو یہ نہیں پتہ تھا کہ نواسہ ہے یا نواسی۔ حضرت خلیفہ رابعؒ نے ان سے پوچھا کہ کیا پیدا ہوا ہے؟ تو پنجابی میں کہنے لگے۔ انہاں نے کیا اے تسی نانا بن گئے او۔ منڈا ہی ہویا ہونا اے۔ تو اتفاق سے منڈا ہی تھا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارکباد دی۔

(مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ، دفتر پی ایس لندن)

......☆......☆......☆......

نماز جنازہ

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 22؍جون 2016ء بروز بدھ صبح 11 بجے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم شیخ سعید احمد صاحب (کرائیڈن، یوکے)

18؍جون 2016 کو 86 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم مولوی محمد حسین بٹالوی (معاند احمدیت) کے نواسے تھے۔ آپ اپنے خاندان میں پہلے اور اکیلے احمدی تھے۔ آپ بتایا کرتے تھے کہ والد صاحب کی وفات کے بعد 1967 میں انہیں احمدیت کی سچائی کا علم ہوگیا تھا اور بہت سے مواقع پر بیعت کرنا چاہی لیکن اپنے خاندان کی شدید مخالفت کی وجہ سے جلد بیعت نہ کر سکے۔ 1974 میں جب احمدیوں کے گھر جلائے گئے تو اس وقت ان کے دل میں خیال آیا کہ یہ سب کچھ تو سچوں کے ساتھ ہوتا ہے جھوٹوں کے ساتھ نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا آپ نے اسی وقت بیعت فارم پُر کردیا۔ بیعت کے بعد سارا خاندان شدید مخالف ہوگیا۔ 1975 میں آپ کی والدہ کی وفات ہوگئی اور آپ نے احمدی ہونے کی وجہ سے والدہ کا جنازہ بھی نہیں پڑھا۔ تدفین کے بعد گھر واپس آنے پر آپ کو گھر سے نکال دیا گیا۔ مرحوم نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے آپ کو عشق تھا اور آپ علیہ السلام کیلئے انتہائی غیرت رکھتے تھے۔ خلفاء احمدیت سے بھی گہری محبت وعقیدت کا تعلق تھا، نظام جماعت کے اطاعت گذار اور قربانی کا جذبہ رکھنے والے نیک اور دعا گو انسان تھے۔ تہجد گزار، پنجوقتہ نمازوں کے پابند اور قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کرتے تھے۔ فیصل آباد میں کئی سال تک لوکل صدر جماعت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم ملک محمود احمد صاحب (واقف زندگی، الفضل انٹرنیشنل لندن) کے سسر تھے۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ
(اہلیہ مکرم شیخ ذوالفقار علی صاحب، لاہور)

30؍مئی 2016 کو 87 سال کی عمر میں لاہور میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ مکرم شیخ فتح علی صاحب مینیجر ناصر آباد سٹیٹ کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ چھوٹی عمر سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی ملاقات کا شرف پاتی رہیں۔ پاؤں دبانے کا موقعہ بھی ملا۔ خواتین مبارکہ سے تعلق رہا۔ بڑی دعا گو، نمازوں کی پابند، بکثرت نوافل ادا کرنے والی نیک خاتون تھیں۔ مخلوق خدا کی ہمدرد، غریب پرور اور عزیز واقارب سے حسن سلوک سے پیش آیا کرتی تھیں۔ آپ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔

(2) مکرمہ ڈاکٹر سلیمہ مجتبیٰ صاحبہ (امریکہ)

24؍اپریل 2016 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت قاری غلام مجتبیٰ صاحب کی بیٹی تھیں جو، ہانگ کانگ میں سپرنٹنڈنٹ جیل رہے اور اسی دوران حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کے بعد حضور کی دستی بیعت سے فیضیاب ہوئے۔ والدہ چینی تھیں اور بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہیں۔ مرحومہ چندہ جات کی بروقت ادائیگی کیا کرتی تھیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ مکرم ڈاکٹر عبد القادر صاحب شہید فیصل آباد کی بہن تھیں۔

(3) مکرم محمد احسان بٹ صاحب
(ابن مکرم محمد طفیل بٹ صاحب، آف ربوہ)

15؍اپریل 2016 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نہایت شریف النفس، ملنسار، پڑوسیوں سے حسن سلوک سے پیش آنے والے اور غیر معمولی قربانی کرنے والے بزرگ تھے۔ ہرنائی وولن ملز بلوچستان سے احمدیت کی وجہ سے نکالے گئے اور بائیکاٹ کا سامنا کرنا پڑا۔ بے سروسامانی کی حالت میں ربوہ آکر کاروبار شروع کیا۔ ہرنائی میں اپنی ایمانداری، سچائی اور اچھے کردار کا لوہا منوایا۔ پنجوقتہ نمازی تھے۔ غریبوں کی خاموشی سے مالی مدد کیا کرتے تھے۔ چندہ جات میں کبھی بقایا دار نہیں رہے۔ اپنی جماعت میں بطور معاون صدر، سیکرٹری مال اور سیکرٹری امور عامہ خدمت کی توفیق پائی۔ آپ مکرم محمد افضل بٹ صاحب المعروف احسان برقعہ ہاؤس گولبازار کے والد تھے۔

(4) مکرمہ سیدہ نصرت سلطانہ صاحبہ
(اہلیہ مکرم سید شعبان احمد نسیم نوشاہی آف گوجرانوالہ)

19؍اپریل 2016 کو 76 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، نرم مزاج، صابرہ، مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی بزرگ خاتون تھیں۔ 1974 میں مخالفین نے آپ کے گھر کو آگ لگائی تھی جس پر آپ نے نہایت صبر کے ساتھ یہ صدمہ برداشت کیا اور بھرپور ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا۔ اپنے حلقہ میں بطور صدر لجنہ خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(5) مکرم برکت علی صاحب (ابن مکرم عیسیٰ خان صاحب آف بستی برکت علی، ضلع راجن پور)

12؍مئی 2016 کو 85 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نماز و روزہ کے پابند، قرآن کریم کے عاشق، خلافت کے فدائی اور دعا گو بزرگ تھے۔ خود احمدیت قبول کی۔ بطور صدر جماعت خدمت کی توفیق پائی۔ مہمان نواز، نڈر داعی الی اللہ، چندوں میں باقاعدہ اور جماعتی پروگراموں میں لازمی شمولیت کرتے تھے۔ ہر ایک سے پیار و محبت اور عزت واحترام سے پیش آتے تھے۔ آپ کے سات بیٹے ہیں جن میں سے ایک احمدی ہیں۔

(6) مکرم محمد اختر صاحب
(سابق پہریدار خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ حال جرمنی)

11؍جون 2016 کو بقضائے الٰہی جرمنی میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے دل میں خلافت کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اہل وعیال کو بھی خلافت سے پختہ تعلق کی تلقین کیا کرتے تھے۔ نمازوں کے پابند، تہجد گزار اور بہت سی خوبیوں کے مالک نیک سیرت انسان تھے۔ کبھی کسی کام کو عار نہیں سمجھا۔ بہت محنتی آدمی تھے۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔

(7) مکرمہ زیب النساء صاحبہ (زوجہ مکرم خلیل احمد بھنڈر صاحب آف ترگڑی ضلع گوجرانوالا)

یکم جون 2016 کو 56 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجون۔ آپ حضرت محمد عبد اللہ

صاحبؓ کی پوتی تھیں۔ مرحومہ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار اور قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کیا کرتی تھیں۔ بڑی دعا گو تھیں، سچی خوابیں بھی آتی تھیں۔ واقفین زندگی اور مرکزی مہمانوں کی بہت قدر کرتی تھیں اور ان کی بڑے شوق سے مہمان نوازی کیا کرتی تھیں۔ مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی، خدا ترس، غریبوں کی امداد کرنے والی نیک خاتون تھیں۔ بطور صدر لجنہ خدمت کی توفیق پائی۔ بڑی صابرہ شاکرہ پردے کی پابند، بے شمار خوبیوں کی مالک خاتون تھیں۔ اولاد کی نیک تربیت کی۔ آپ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ ایک بیٹی اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم اظہر خلیل صاحب مربی سلسلہ ریسرچ سیل کی والدہ تھیں۔

(8) مکرم سید محمد احمد صاحب (آف کینیڈا)

28 راپریل 2016 کو 72 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت حکیم محمد حسین قریشی صاحب کے پوتے اور مکرم حاجی سید جنود اللہ صاحب کے داماد تھے۔ آپ کو خلافت کے ساتھ خاص عقیدت اور محبت تھی۔ بچوں کو بھی اس کی نصیحت کیا کرتے تھے۔ اسلام آباد میں بطور صدر حلقہ اور کینیڈا منتقل ہونے کے بعد شعبہ مال میں خدمت کی توفیق پائی۔ تنخواہ ملتے ہی سب سے پہلے چندے ادا کرتے۔ بڑے عاجز، منکسر المزاج، صلہ رحمی کرنے والے اور ہر رشتہ کو نبھانے والے مخلص انسان تھے۔ پاکستان میں کئی فیملیز کی خبر گیری اور مالی امداد کرتے رہے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

(9) مکرمہ ذکیہ بیگم صاحبہ (پشاور)

گذشتہ دنوں 97 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ دعا گو، بڑی مہمان نواز، چندوں میں باقاعدہ اور لجنہ اماء اللہ پشاور کی سرگرم رکن تھیں۔ اپنے بچوں کی نہایت اعلیٰ رنگ میں تربیت کی۔ غریبوں کی پوشیدہ طور پر امداد کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ مکرم بشیر احمد صاحب رفیق کی ممانی تھیں۔ آپ کی شادی مکرم عبد الحئی خان صاحب سے ہوئی جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے کلاس فیلو تھے اور دونوں کی آپس کی محبت مثالی تھی۔ خاوند جوانی میں فوت ہوگئے تو دوبارہ حضرت ماسٹر تاج صاحب سے شادی ہوئی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے اور تعلیم الاسلام اسکول قادیان میں انگریزی کے استاد ہونے کے ناطے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متعدد خواتین کو انگریزی پڑھاتے رہے۔ مرحومہ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

(10) مکرم حبیب احمد شاہد صاحب (ابن مکرم قریشی مبارک احمد صاحب، بھاگلپوری، آف ربوہ)

30 راپریل 2016 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، دین کی خدمت کا جذبہ رکھنے والے، دعا گو وجود تھے۔ بہت ہنس مکھ، ہمدرد، ملنسار اور عاجزانہ طبیعت کے مالک تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ مکرم مبشر احمد زاہد صاحب سیکرٹری تربیت و نائب صدر جماعت ٹوکیو کے بھائی تھے۔

(11) مکرم کمال الدین صاحب

(ابن مکرم اسماعیل عودہ صاحب مرحوم آف کبابیر)

31 رمئی 2016 کو پانچ ماہ کی شدید علالت کے بعد قریباً 73 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ایک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ آپ مکرم ایاد کمال عودہ صاحب آف جرمنی کے والد تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

......☆......☆......

تختِ روحانی کا وارِث

(مبارک احمد ظفرؔ)

جس کو پہنائی خدا نے ہے خلافت کی رِدا
ہے زمیں پر اک چنیدہ بس وہی مردِ خدا

تختِ روحانی کا وارث ہے فقط مسرور اب
جو دلوں کی سلطنت کا آجکل ہے بادشاہ

ہے فقط وہ واجب طاعت امامِ وقت ایک
جس کے حق میں اِنِّی مَعَكَ کا نوشتہ ہے لکھا

یوں تو دعویدار ایرے غیرے پھرتے ہیں مگر
کوئی بھی رکھتا نہیں تائیدِ حق اس کے سوا

ہم رہیں اس نعمتِ عظمٰی کے وارث تا ابد
قوم احمد کو یونہی ملتا رہے اِک رہنما

منزلِ آخر کو پالے گی یقیناً لاجرم
کشتیٔ اسلام کا ہے مردِ فارس ناخدا

اپنی نسلیں بھی ہمیشہ ہوں خلافت کی غلام
وہ بھی دہراتی رہیں ہر دور میں عہدِ وفا

ہو ظفرؔ کا نام بھی شامل اُنہی ابرار میں
آسماں پر جو لکھے جاتے ہیں مردِ باوفا

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

’’یہ زندگی جس پر فخر کیا جاتا ہے ہیچ ہے اور ہمیشہ کی خوشی کی وہی زندگی ہے جو مرنے کے بعد عطا ہوگی۔‘‘

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 616)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

سٹڈی ابراڈ
All Services free of Cost
Prosper Overseas
is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh,
Phone : +91 40 49108888.
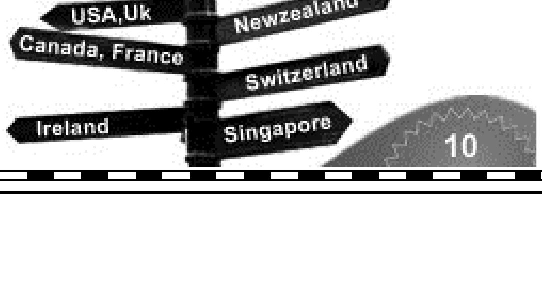

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

محترم شیخ روشن علی صاحب مرحوم آف بنگال کا ذکر خیر

شیخ مجاہد احمد شاستری، ایڈیٹر اخبار بدر ہندی، قادیان

افسوس کہ خاکسار کے خالو محترم شیخ روشن علی صاحب سابق نائب امیر بنگال مورخہ 2 مارچ 2016ء کو صبح 11 بجے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم مغربی بنگال کے پرانے اور مخلص احمدی تھے۔ آپ کی پیدائش 1934ء میں بے ہالا شاہ پور گاؤں میں ہوئی تھی۔ آپ کے والد کا نام محترم جمشیر علی صاحب اور والدہ کا نام مکرمہ آسیہ بی بی صاحبہ تھا۔ آپ اپنے پانچ بھائی اور تین بہنوں میں سب سے بڑے تھے۔

احمدیت سے آپ کا تعارف 1942ء میں ہوا جب آپ کے اسکول باسودیو پور (Basu Dev Pur) میں ایک احمدی ٹیچر مکرم زرگام علی صاحب پڑھانے کے لئے مقرر ہوئے۔ سارا اسکول انہیں قادیانی کافر، قادیانی کافر کے نام سے پکارتا تھا۔ مکرم زرگام علی صاحب بہت محنت سے پڑھاتے تھے اور ساتھ ہی اپنے عمل و کردار سے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تعلیم بچوں کو سکھاتے تھے۔ جب آپ اسکول میں پڑھائی کر رہے تھے تو احمدیت کے بارے میں غور و فکر شروع کر دی اور کلکتہ مسجد میں وقتاً فوقتاً تحقیق کے لئے آنے لگے۔ اپنے استاد مکرم زرگام علی صاحب کے عملی نمونہ اور ذاتی مطالعہ کے نتیجہ میں 11 ستمبر 1955ء کو 21 سال کی عمر میں احمدیت قبول کر لی۔ اور اسی سال پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر قادیان آئے۔ احمدیت قبول کرنے پر والد صاحب نے گھر سے نکال دیا۔ مرحوم چند دنوں تک کلکتہ مشن میں رہے۔ آپ کی شادی مکرم اکبر علی ملاّ صاحب ساکن بانسرہ کی بیٹی مکرمہ انوارہ خاتون صاحبہ کے ساتھ ہوئی اور آپ اپنے سسرال میں منتقل ہو گئے۔ اور تا وفات یہیں پر رہے۔ بروقت نماز کی ادائیگی اور مہمان نوازی آپ کا نمایاں وصف تھا۔ قادیان سے کوئی مرکزی نمائندہ کلکتہ تشریف لاتا تو مرحوم کی کوشش ہوتی کہ اُسے اپنے گھر بانسرہ میں لائیں اور اُس کی دعوت کر کے بہت خوش ہوتے تھے۔ مرحوم باوجود کثیر العیال ہونے کے انتہائی غریب پرور تھے۔ گاؤں کے احمدی اور غیر احمدی مریضوں کو جنہیں کوئی کلکتہ لے جانے والا نہیں ہوتا تھا از خود کلکتہ ہسپتال لے کر جاتے اور اُنکا علاج کرواتے تھے۔ خلافت سے انتہائی محبت تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ سے 1991ء میں قادیان اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے 2005 میں قادیان میں ملاقات کا اعزاز حاصل ہوا۔ قادیان سے آپ کو خصوصی محبت تھی۔ 1984 سے 2012ء تک جب تک صحت ٹھیک رہی ہر سال جلسہ سالانہ اور سالانہ اجتماع میں قادیان آتے رہے۔

آپ کو مختلف حیثیتوں سے جماعتی خدمات کی توفیق ملی۔ آپ جماعت بانسرہ کے پہلے صدر تھے اور 1975 سے 2010 تک صدر رہے۔ بعدہ 2013 سے وفات تک صدر رہے۔ ماہنامہ رسالہ البشریٰ بنگلہ میں لمبا عرصہ مینیجر کی حیثیت سے خدمت کا موقعہ ملا۔ اسی طرح زعیم اعلیٰ بنگال کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ 2008ء میں جماعت کی صد سالہ تقریبات کے موقعہ پر ڈائمنڈ ہاربر میں صوبائی جلسہ منعقد کیا گیا آپ اس جلسہ کی انتظامیہ کمیٹی کے صدر تھے۔ انتہائی دیانتدار اور سلسلہ کے اموال کی فکر کرنے والے تھے۔ بنگال میں کئی مساجد کی تعمیر آپ کی نگرانی میں ہوئی۔ انتہائی صابر تھے۔ 2014ء میں آپ کو کینسر کی بیماری ہو گئی تھی۔ اس موذی مرض کا صبر سے مقابلہ کیا۔ بیماری کے آخری دنوں میں جب کہ فریش تھے بستر پر نمازوں کی ادائیگی کرتے رہے۔ 2/مارچ 2016ء کو دوپہر 11 بجے اپنے مکان بانسرہ میں آپ کی وفات ہوئی۔ رات 10 بجے آپ کی نماز جنازہ آپ کے بیٹے مکرم شیخ اکرم احمد صاحب معلم سلسلہ نے پڑھائی۔ جس میں دس جماعتوں سے 250 افراد شامل ہوئے۔ آپ کا ایک بیٹا مکرم شیخ اکرم احمد صاحب اور ایک نواسہ مکرم رشید احمد خان صاحب معلم سلسلہ کے طور پر خدمت بجا لا رہے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 16 مارچ 2016ء کو مسجد فضل لندن کے باہر جن مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی ان میں آپ بھی شامل تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور آپ کے درجات بلند کرے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

وائیٹ ہاؤس میں ایک احمدی
قاسم رشید صاحب کے اذان دینے کی ویڈیو دیکھ کر

ارشاد عرشی ملک

وہ اذاں جو بند تھی برسوں سے پاکستان میں
آخرش گونجی ہے امریکہ کے اِک ایوان میں
منکرینِ احمدیت غور کر لیں تو کُھلے
ہے جماعت ابتدا سے سایۂ رحمان میں
نفرتوں کی ہم پہ بارش شوق سے کرتے رہو
بھیگتے ہیں ہم خدا کے پیار کے باران میں
کہہ کے ہم لبیک مہدیؑ کو ہیں خوش اور مطمئن
دن بدن بڑھتے گئے تم حسرت و حرمان میں
لے کے ہم پیغامِ حق ہر برِ اعظم میں گئے
رہ گئے تم گھر کے اپنے نفس کے زندان میں
سوچنا ضبط و تحمل سے ، اگر فُرصت ملے
فائدے میں کون ہے اور کون ہے نقصان میں؟
امن کے داعی ہیں ہم عرشی سوا سو سال سے
تم شکستِ فاش ہو ہر جنگ کے میدان میں
قتل ایک انساں کا کُل انسانیت کا قتل ہے
کاش تُم پڑھتے ،خدا کا حُکم یہ قُرآن میں

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-16522243-0794 , 2248-5222
رہائش:: 2237-8468 , 2237-0471

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
RAICHURI CONSTRUCTION
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

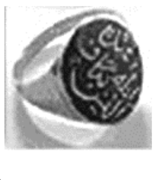

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 7896: میں غلام احمد ولد مکرم اے۔این۔اے۔رحمت اللہ صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 60 سال پیدائشی احمدی، ساکن 2/403 New 2F/122, P&T Colony, 4th Street West, Tuticorin، تامل ناڈو، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 18 اپریل 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/2200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی تنویر خالد — العبد: آر۔غلام احمد — گواہ: جے سید انور احمد

مسل نمبر 7897: میں جے امتہ الرازق زوجہ مکرم آر۔غلام احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 55 سال پیدائشی احمدی، ساکن 2/403 New 2F/122, P&T Colony, 4th Street West, Tuticorin، تامل ناڈو، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 18 اپریل 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ آبائی مکان واقع sathankulam ضلع tuticorin جس کے آٹھ حصے ہیں، ایک حصہ میرا بھی ہے۔ جائداد تقسیم نہیں ہوئی۔ زیور طلائی: 52 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: آر۔امتہ القدیر — الامۃ: امتہ الرازق — گواہ: آر۔امتہ المتین

مسل نمبر 7898: میں عبد المقیت پاشا لاڑ جی ولد مکرم عبد القدیر صاحب لاڑ جی مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 33 سال پیدائشی احمدی، ساکن NA/45/31، لاڑ جی بلڈنگ، نزد مصطفیٰ کالونی، شاہ پور، یادگیر، کرناٹک، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1 اپریل 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم مقبول احمد — العبد: عبد المقیت پاشاہ — گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 7899: میں ریحانہ بیگم زوجہ مکرم عبد المقیت پاشاہ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی، ساکن NA/45/31، لاڑ جی بلڈنگ، نزد مصطفیٰ کالونی، شاہ پور، یادگیر، کرناٹک، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1 اپریل 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: -/9551 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم مقبول احمد — الامۃ: ریحانہ بیگم — گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 7900: میں عبد الغفور ولد مکرم احمد حسین صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان ریٹائرڈ پنشنر عمر 62 سال تاریخ بیعت 1977، ساکن 41-76/A1، نزد گورنمنٹ ایچ۔پی۔ایس ہیلیپٹ، شاہ پور، یادگیر، کرناٹک، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1 اپریل 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ مکان 30X40 پر تعمیر شدہ واقع 41-76/A1 شاہ پور۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار -/15000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مقبول احمد — العبد: عبد الغفور — گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 7901: میں صفیہ بیگم زوجہ مکرم عبد الغفور صاحب، قوم احمدی مسلمان پنشنر عمر 64 سال پیدائشی احمدی، ساکن 41-76/A1، نزد گورنمنٹ ایچ۔پی۔ایس ہیلیپٹ، شاہ پور، یادگیر، کرناٹک، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1 اپریل 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: -/5000 روپے، زیور طلائی: لچھا 20 گرام، ہار 20 گرام، کان کی بالی 1 عدد 5 گرام۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار -/10000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبد الغفور — الامۃ: صفیہ بیگم — گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 7902: میں وسیم احمد ودود ولد مکرم مولوی ضمیر الدین صاحب امروہی مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 47 سال پیدائشی احمدی، مستقل پتہ: قادیان، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 3 مئی 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 5 مرلہ پر بنا ہوا ایک مکان واقع امروہہ، 4 مرلہ کا ایک پلاٹ واقع امروہہ، 1 مرلہ کا پلاٹ واقع امروہہ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 800 سعودی ریال ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ارشاد — العبد: وسیم احمد ودود — گواہ: محمد عارف

مسل نمبر 7903: میں اے مریم صادقہ زوجہ مکرم عبد الصدیق صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 23 سال پیدائشی احمدی، ساکن احمدیہ مسلم جماعت، 144، جے نگر، 6th street ڈاکخانہ Nallur ضلع Tiruppur صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 4 جون 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 جوڑی کان کی بالی 3.5 گرام، حق مہر: -/40,000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مولوی ابو الحسن عابد — الامۃ: اے مریم صادقہ — گواہ: ایم عبد الرحیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَكَانَكَ — الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders

e-mail: khalid@alladinbuilders.com

Ahmad Travels Qadian

Foreign Exchange-Western Union

Money Gram-X Press Money

Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses

Contact : 9815665277

Proprietor : Nasir Ibrahim

(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

نونیت جیولرز NAVNEET JEWELLERS

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

الیس اللہ بکاف عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں

اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA

DIST. BHADRAK, PIN-756111

STD: 06784, Ph: 230088

TIN : 21471503143

JMB

بطور مالی، خدمت کے خواہشمند متوجہ ہوں!

صدر انجمن احمدیہ قادیان میں شعبہ تزئین میں مالی کی آسامیاں پُر کی جانی مقصود ہیں۔ جو دوست صدر انجمن احمدیہ میں بطور مالی (درجہ چہارم) کے گریڈ میں خدمت کے خواہش مند ہوں وہ درج ذیل شرائط کے مطابق درخواست دے سکتے ہیں۔

(1) امیدوار کیلئے تعلیم کی کوئی شرط نہیں۔(2) امیدوار کی عمر 25 سال سے کم ہونی ضروری ہے۔ برتھ سرٹیفکیٹ پیش کرنا ضروری ہوگا۔(3) وہی امیدوار خدمت کیلئے لئے جائیں گے جو مرکزی کمیٹی برائے بھرتی کارکنان کے انٹرویو میں کامیاب ہوں گے۔(4) وہی امیدوار خدمت کیلئے لئے جائیں گے جو نور ہسپتال قادیان کے میڈیکل بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحتمند اور تندرست ہوں گے۔(5) امیدوار کے اخراجات سفر قادیان آمدورفت اپنے ہوں گے۔(6) اگر کسی امیدوار کی سلیکشن ہوتی ہے اس صورت میں اس کو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔(7) مجوزہ درخواست فارم نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ سے لئے جاسکتے ہیں۔ اس اعلان کے دو ماہ کے اندر جو درخواستیں آئیں گی اس پر غور ہوگا۔

(ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان)

مزید معلومات کیلئے رابطہ کرسکتے ہیں:

دفتر : 01872-501130 موبائل : 09815433760

e.mail : nazaratdiwanqdn@gmail.com

Satnam Singh Property Adviser

کوٹھیاں، پلاٹ، زمین بیچنے اور خریدنے کیلئے رابطہ کریں
ستنام سنگھ پراپرٹی ایڈوائزر
کالونی ننگل باغبانہ، قادیان
+91-9915227821,+91-8196808703

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

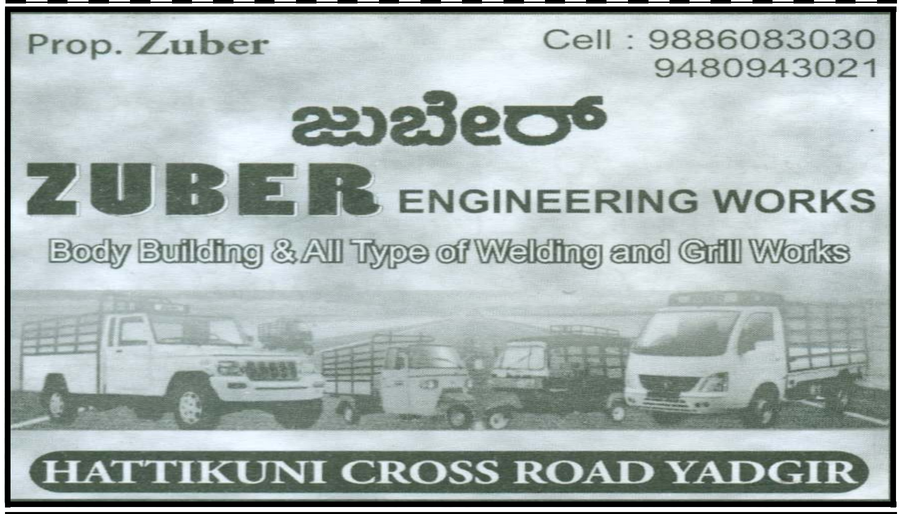

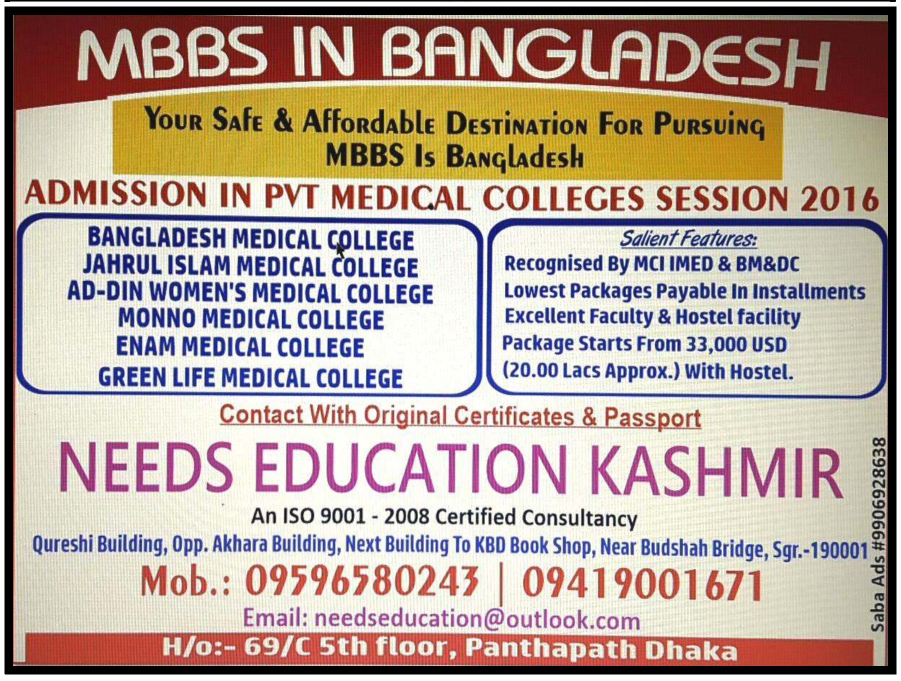

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر 20

دوسروں کی خدمت کر کے خوشی محسوس کر رہے تھے میں نے تو ہر طرف محبت اور اخوت ہی دیکھی۔ کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ بہت مؤثر رنگ میں کام کر رہی ہے اور یہ کبھی ناکام نہیں ہوسکتی انشاء اللہ۔ کہتے ہیں میں تو سب کو کہنا چاہتا ہوں کہ جماعت کو قریب سے دیکھو تو آپ کو خود بخود سمجھ آ جائے گی۔ کہتے ہیں کہ جب جلسہ میں آیا تو صرف پہلا آدھا گھنٹہ اجنبی محسوس کیا اس کے بعد لوگ خود بخود مجھ سے آ کر ملتے رہے۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے ہم سب ایک دوسرے کو برسوں سے جانتے ہیں۔ یہ بھی ایک خوبصورتی ہے جلسہ کی کہ صرف جلسہ کے کام کرنے والے ہی نہیں غیروں کو متاثر کرتے بلکہ شاملین جلسہ بھی متاثر کر رہے ہوتے ہیں اور ایک خاموش تبلیغ ہو رہی ہوتی ہے اس ذریعہ سے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پس اس لحاظ سے بھی جہاں ڈیوٹی دینے والے اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بنیں کہ وہ اپنے عمل سے اسلام کا پیغام پہنچا رہے ہیں اور غیر مسلموں کو متاثر کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بن رہے ہیں اس لحاظ سے وہاں شامل ہونے والے احمدی بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ سے ان سے خاموش تبلیغ کروا رہا ہے۔

نائیجر سے صدر مملکت کے مذہبی امور کے مشیر خاص بھی اس سال جلسہ میں شامل ہوئے تھے وہ کہتے ہیں کہ میں تقریباً سارا سال سفر میں رہتا ہوں اور مذہبی میٹنگز میں شامل ہوتا ہوں لیکن میں نے آج تک کبھی ایسا روحانی منظر نہیں دیکھا۔ جلسہ میں شمولیت سے مجھے لگ رہا تھا کہ آسمان سے نور نازل ہو رہا ہے۔ بیعت کا نظارہ دیکھنے کے بعد کہتے ہیں گویا میں بیعت رضوان میں شامل ہوں۔

جاپان سے ایک دوست ایوما یوسف صاحب جو کہ مشہور سکالر اور جاپان ایگریکلچر کے صدر ہیں شامل ہوئے کہتے ہیں کہ احمدی نوجوانوں اور بچوں کا جذبہ خدمت قابل تحسین ہے۔ آج دنیا کے کسی بھی قوم میں ایسے نوجوان نہ ہونے کے برابر ہیں جو رضاکارانہ طور پر ایسی خدمات بجا لا رہے ہوں۔ یہ نظارہ صرف جلسہ سالانہ میں نظر آ رہا ہے کہیں نوجوان بھاگ بھاگ کر کھانا کھلانے کیلئے فکرمند ہیں کہیں کوئی مہمان کو لانے لے جانے کیلئے گاڑیوں کی فکر میں ہے کہیں بچے پانی پلا رہے ہیں تو کہیں بڑی عمر کے افراد مختلف کاموں میں مصروف ہیں۔ خصوصاً بچوں کی پرجوش شمولیت بتاتی ہے کہ احمدیت کا حال بھی روشن ہے اور مستقبل بھی روشن ہے۔ اور انشاء اللہ ہے۔

پھر یوگنڈا کے وائس پریذیڈنٹ ایڈورٹ سیکاندی Edward Ssekandi تشریف لائے ہوئے تھے۔ کہتے ہیں کہ جب انہیں جلسہ گاہ کا ٹوئر کروایا گیا اور بتایا گیا کہ تمام کارکن رضاکار ہیں تو بہت حیران ہوا۔ پھر سکیورٹی والوں کو دیکھ کر پوچھنے لگے کہ باقی تو رضاکار ہیں ٹھیک ہے لیکن ان کو یقیناً پیسے دیئے جاتے ہوں گے تو موصوف کو جب یہ بتایا گیا کہ یہاں کام کرنے والے تمام رضاکارانہ طور پر کام کر رہے ہیں تو بڑے متاثر ہوئے۔ کہنے لگے میں نے اپنی زندگی میں کبھی بھی مسلمانوں کا اتنا بڑا اجتماع نہیں دیکھا جہاں تمام لوگ امن کے ساتھ اکٹھے رہ رہے ہوں اور میں نے مسلمانوں کے بارے میں یہی سن رکھا تھا کہ لوگوں کے گلے کاٹتے ہیں اور دوسروں کو تکلیف دیتے ہیں۔ یوگنڈا میں بھی مسلمان آپس میں لڑتے رہتے ہیں اور حکومت کو بسا اوقات انٹرویژن کرنا پڑتا ہے لیکن اب مجھے پتا چلا کہ اصل اور حقیقی مسلمان کون ہیں اور اسلام کی تعلیم امن و سلامتی کی تعلیم ہے۔

پس جہاں عمومی طور پر ہر احمدی شاملین کے لئے اعتقادی اور عملی بہتری کا ذریعہ بنتا ہے جلسہ میں ہر ایک اپنی اپنی اصلاح کرتا ہے عملی اصلاح کی طرف بھی توجہ ہوتی ہے اکثر کی وہاں غیروں کو بھی متاثر کرتا ہے جلسہ اور صرف تربیت کی حد تک ہی نہیں ہے بلکہ اب تو اس کی وسعت اتنی ہوگئی ہے کہ احمدیت اور حقیقی اسلام کی تبلیغ کے نئے سے نئے راستے کھول رہا ہے جلسہ سالانہ۔ اصل مقصد بہت بڑا مقصد تو تربیت ہے جماعت کے افراد کی لیکن غیروں کے یہاں آنے سے تبلیغ کے بڑے نئے رستے کھل رہے ہیں۔

پھر بیلجیئم کی ایک خاتون ہیں فاطمہ دیالو صاحبہ اپنے دو بچوں کے ساتھ جلسہ میں شامل ہوئیں اور بچوں کے ساتھ ہی انہوں نے بیعت بھی کر لی کہتی ہیں مجھے میرے خاوند نے جماعت سے متعارف کروایا تھا مگر میں جماعت کے حوالے سے ایک مخمصے کا شکار تھی کوئی کہتا تھا کہ جماعت احمدیہ دوسرے فرقوں کی طرح ایک فرقہ ہے کوئی کہتا تھا یہ لوگ تو مسلمان ہی نہیں ہیں چنانچہ میں نے فیصلہ کیا کہ میں جلسہ میں شامل ہو کر سچائی معلوم کروں۔ جلسہ میں شمولیت کے بعد مجھے پتا چلا کہ جماعت احمدیہ کے لوگ بہت اچھے باتہذیب اور سب سے بڑھ کے سچے مسلمان ہیں اور پھر میرے خطابات کا ذکر کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ ان میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا ذکر رہا امن وسکون سچائی اور حوصلہ اور بردباری کی تلقین تھی۔ کہتی ہیں خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں وہ راہ دکھلائی جو اس کی ذات کی طرف لے جانے والی ہے۔ پھر شکریہ بھی ادا کرتی ہیں کہ بہت سارے والنٹیئر ز نے کارکنان نے دن رات تھکاوٹ کے باوجود ہمارے سکون کا خیال رکھا اور ہمیں بہت عزت دی۔

اس دفعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میڈیا میں بھی گذشتہ سالوں کی نسبت جلسہ کی بہت زیادہ کوریج ہوئی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے جو توجہ ہوئی اس طرف تو یہ چند نمونے میں نے دکھائے ہیں بے شمار نمونے میرے پاس آئے ہوئے ہیں اور مزید آتے جائیں گے۔

ایم۔ٹی۔اے افریقہ اور دیگر چینلز کے ذریعہ افریقہ میں کوریج ہوئی۔ جلسہ سالانہ یو۔کے کی نشریات پہلی مرتبہ ایم۔ٹی۔اے افریقہ انٹرنیشنل افریقہ کے ذریعہ سے دکھائی گئیں۔ مشرقی اور مغربی افریقہ سے سینکڑوں کی تعداد میں احباب نے مبارکباد اور پیغام بھیجے۔

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جا رہا ہے اور اس لحاظ سے ہمارا اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کا دائرہ بھی وسیع تر ہوتا چلا جانا چاہئے تاکہ لَاَزِيْدَنَّكُمْ کے وارث ہم بنتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے انعاموں کو مزید وسیع کرتا چلا جائے۔ پس جلسہ میں شامل ہونے والا ہر احمدی بلکہ ہر احمدی جو نہیں بھی یہاں شامل تھے دنیا میں دیکھ رہے تھے ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کو انتہا تک پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس کا ایک ہی طریق ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91-82830-58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 65 Thursday 25 Aug 2016 Issue No. 34

MANAGER : NAWAB AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Mobile : +91-94170-20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

جلسہ کا جو روحانی ماحول تھا جس کا اپنوں اور غیروں سب نے اظہار کیا، جو کیفیت سب نے اپنے اندر محسوس کی، اللہ تعالیٰ کرے کہ اس کے اثرات ہمیشہ قائم رہیں اور ہم ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے آگے اس عہد کے ساتھ جھکے رہیں کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جو عہد ہم نے کیا ہے اور جن باتوں نے ہم پر اثر کیا ہے ان کو ہمیشہ اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کرتے رہیں گے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 19؍اگست 2016 بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے گذشتہ ہفتہ جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ منعقد ہوا اور باوجود کئی تحفظات کے جن میں سے سب سے زیادہ فکر دنیا کے حالات کی وجہ سے پر امن طور پر جلسہ کے انعقاد کی تھی نہایت احسن رنگ میں تین دن گذرے اور جلسے کا اختتام ہوا۔ الحمد للہ اللہ تعالیٰ جماعت کو آئندہ بھی ہر قسم کی پریشانیوں اور شروں سے محفوظ رکھے۔ جلسہ کا جو روحانی ماحول تھا جس کا اپنوں اور غیروں سب نے اظہار کیا جو کیفیت سب نے اپنے اندر محسوس کی اللہ تعالیٰ کرے کہ اس کے اثرات ہمیشہ قائم رہیں اور ہم ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے آگے اس عہد کے ساتھ جھکے رہیں کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جو عہد ہم نے کیا ہے اور جن باتوں نے ہم پر اثر کیا ہے ان کو ہمیشہ اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ ہمیں ہمیشہ یہ دعا کرتے رہنا چاہئے کہ اے اللہ تیرے افضال کی جو بارش ہم پر ہو رہی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی گئی خوشخبریوں کو جس طرح تو پورا فرما رہا ہے وہ ہماری کسی غلطی کسی نالائقی کسی نااہلی کی وجہ ہماری زندگیوں کا حصہ بننے سے ہمیں محروم نہ کر دے۔ یہ دعا کرنی چاہئے کہ اے اللہ نیکیوں کے کرنے کی طاقت بھی تجھ سے ملتی ہے اور ان پر قائم رہنے کی طاقت بھی تجھ سے ہی ملتی ہے۔ ہم اپنی کمزوریوں پر غلبہ بھی تیرے فضل سے ہی پا سکتے ہیں۔ ہماری معمولی کوششوں میں بھی ہمیشہ برکت ہی ڈالتا رہ اور ہمیں ہمیشہ ان بندوں میں شمار رکھ جو تیرے ساتھ ہمیشہ چمٹے رہنے والے اور تیرے شکر گزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے اس اعلان کے مورد بنتے رہیں کہ لَئِنۡ شَکَرۡتُمۡ لَاَزِیۡدَنَّکُمۡ کہ اگر تم شکر ادا کرو گے میں ضرور تمہیں بڑھاؤں گا تمہیں مزید دوں گا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسے کے کام جلسے سے پہلے شروع ہو جاتے ہیں اور ان کو کرنے کے لئے خدام اطفال انصار وقار عمل کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں اور بڑی محنت اور اخلاص سے لوگ وقار عمل کرتے ہیں اور پھر جلسے کی ڈیوٹیاں بھی دیتے ہیں۔ گذشتہ سال بھی کینیڈا سے خدام وقار عمل کے لئے آئے تھے۔ پھر اس سال امریکہ سے بھی خدام وقار عمل کے لئے آئے تو اس لحاظ سے اب یہ کام وقار عمل بھی بین الاقوامی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ کارکن دنیا کے مختلف ممالک سے آتے ہیں۔ امریکہ کے اکثر خدام نے جلسہ سے پہلے کام کیا اور کینیڈا کے 150 سے زائد خدام نے جلسہ کے بعد کے وائنڈ اپ میں کام کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔ یو۔کے کے خدام و اطفال جو وقار عمل کرتے رہے اور ڈیوٹیاں دیتے رہے وہ بھی یقیناً ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں انہوں نے بھی بہت محنت سے کام کیا اور ہمیشہ کرتے ہیں ان کے ساتھ ساتھ یعنی یو۔کے کے اطفال خدام جو ڈیوٹیاں دیتے ہیں۔

یو۔کے کے تقریباً چھ ہزار لڑکیاں لڑکے مرد عورتیں بچے جلسہ کے مہمانوں کی خدمت پر متعین تھے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے اتنی تعداد میں کارکن مہیا فرمائے جو ٹوائلٹ کی صفائی سے لے کر کھانا پکانے کھانا کھلانے اور پھر جلسہ گاہ کے مختلف کام سکیورٹی سے پارکنگ اور دوسری سہولیات مہیا کرنے اور پھر انہیں سمیٹنے تک انتہائی مہارت اور منصوبہ بندی سے کام کرتے رہے۔ یہ نظارے ہمیں دنیا میں کہیں اور نظر نہیں آئیں گے۔ پس یہ کارکن ہمارے انتہائی شکریہ کے مستحق ہیں اور اس طرح ان کارکنان کو بھی ان کام کرنیوالوں کو بھی ان رضا کاروں کو بھی اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ اس نے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کا موقع عطا فرمایا اور یہ دعا کرنی چاہئے کہ آئندہ اللہ تعالیٰ انہیں پہلے سے بڑھ کر اس خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ باہر سے آئے ہوئے مہمانوں نے اس بات پر بڑی حیرت کا اظہار کیا کہ کس طرح انہیں بچوں نوجوانوں بوڑھوں نے کام کرتے ہوئے متاثر کیا ہے۔ بعض مہمانوں کے تاثر بیان کر دیتا ہوں۔

جلسہ کے پروگرام بھی اور کام کرنے والے بھی ایسی خاموش تبلیغ کر رہے ہوتے ہیں جو اس سے کئی گنا زیادہ ہوتی ہے جو ہم لٹریچر تقسیم کر کے یا دوسرے ذرائع سے کرتے ہیں۔ بینن کے وزیر دفاع جلسہ میں شامل ہوئے۔ موصوف کہتے ہیں مجھے اس جلسہ میں شامل ہو کر امن اور محبت کے سفیروں سے ملنے کا موقع ملا ہے۔ ہر بچہ جوان دوسروں سے خوش اخلاقی سے ملتا ہوا نظر آیا۔ اگر کسی کو دوسرے کی زبان سمجھ نہ بھی آتی تھی تو مسکراتے ہوئے خوش آمدید کہتا اور مہمان کی زبان میں کچھ نہ کچھ کہنے کی کوشش کرتا۔ جلسہ سالانہ حقیقی بھائی چارے کی ایک بہت بڑی مثال ہے۔ کہتے ہیں کہ میں اس جلسہ کو حقیقی سکون کی آماجگاہ کہوں گا اس جلسہ میں شامل ہر بچہ بڑا اور بوڑھا قربانی کر کے دوسروں کے آرام کا خیال رکھتا ہے۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ آپ کا جلسہ میرے لئے ایک اکیڈمی کی حیثیت رکھتا ہے جہاں سے مجھے بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔ میں نے اتنے بڑے اجتماع میں کسی کو دھکم پیل کرتے نہیں دیکھا۔ ہر چیز ایک نظام اور طریق کے ساتھ چل رہی تھی میرے لئے بڑا حیران کن تھا کہ ڈیوٹی پر موجود ہر چھوٹا بڑا مہمان کی ضرورت پوری کرنے میں لگا ہوا تھا۔ اگر کسی چیز کا اشارۃً بھی اظہار کیا جاتا اور وہ موجود نہ ہوتی تو اسے فوراً خرید کر ضرورت پوری کرنے کی کوشش کی جاتی۔ سب سے بڑی بات تمام شاملین جلسہ کی سکیورٹی کا مؤثر اور اعلیٰ انتظام کا ہونا تھا۔ سکیورٹی کا ایک اعلیٰ اور عمدہ پلان تھا جس سے لگ رہا تھا کہ کسی پروفیشنل ٹیم نے اس کا انتظام کیا ہوا ہے حالانکہ وہاں مجھے نہ تو کوئی پولیس والا اور نہ ہی کوئی آرمی کے لوگ نظر آئے۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ میں جاننے کی کوشش کرتا رہا کہ انتظامات کے پیچھے کیا راز ہے اور میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ یہ لوگ ایک خلافت کے ماننے والے ہیں اور اس وجہ سے ایک ایسی قوم اس وجہ سے تیار ہو گئی ہے جو ہر قربانی کے لئے تیار رہتی ہے۔

پھر بینن کے ہی ایک جرنلسٹ بھی آئے ہوئے تھے کہتے ہیں کہ اس جلسہ کے اعلیٰ انتظامات کے بارے میں اگر کسی کو بتایا جائے تو وہ اس وقت تک یقین نہیں کرے گا جب تک خود اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لے۔ آپ کے جلسہ میں شامل ہو کر مجھے امید کا پیغام ملا ہے۔ ہر طرف دنیا میں ذاتی مفادات کی خاطر فسادات کئے جا رہے ہیں لیکن آپ کے جلسہ میں ان نوجوانوں اور بچوں کو دیکھ کر جو اپنی پرواہ اور فکر کئے بغیر دوسروں کی خدمت کے لئے حاضر اور تیار رہتے ہیں ان نوجوانوں اور بچوں کے ذریعہ ایک نئی دنیا جنم لے گی جس میں خود غرضی نہیں ہو گی بلکہ دوسروں کی خدمت اعلیٰ مقصود ہو گا اور اس اعلیٰ تعلیم کے ساتھ اسلام احمدیت دوسروں کے لئے آج ایک صیقل آئینہ کی طرح ہے جو اسلام کا حسین چہرہ دنیا کو دکھاتا ہے۔ کہتے ہیں میں صحافی ہونے کی حیثیت سے دنیا کے اکثر حصوں میں گیا ہوں سعودی عرب میں حج کے انتظامات دیکھے ایران میں بھی بہت بڑے اجتماعات میں شرکت کی۔ میں نے یو۔این۔او کے تحت بھی بڑی کانفرنسوں میں شرکت کی لیکن میں نے اس طرح کے اعلیٰ انتظامات کہیں اور نہیں دیکھے۔ اس کی وجہ بے لوث اور محبت کرنے والے اور انسانیت کی قدر کرنے والے وہ نوجوان اور بچے اور بوڑھے ہیں جو اس جلسہ میں ہر وقت خدمت کے لئے تیار رہتے اور جنہیں ان کے خلیفہ کی رہنمائی ہر وقت میسر رہتی۔ کہتے ہیں کہ میں اپنے دل کی کیفیت صحیح طور پر اپنے الفاظ میں بیان کرنے سے قاصر ہوں۔ کہتے ہیں یہ میرے لئے بڑا حیران کن تجربہ ہے کہ ہر طبقہ زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگ ہنستے اور مسکراتے چہروں کے ساتھ مہمانوں کی خدمت کرتے دیکھے۔ میں یہ بات جاننے میں ناکام رہا کہ ان میں سے کون امیر ہے اور کون غریب ایک ہی طرح ایک ہی جذبہ سے وہ دوسروں کے آرام کے لئے دن اور رات محنت کرتے نظر آئے۔ کہتے ہیں کہ ایم۔ٹی۔اے کے انتظامات نے بھی مجھے بڑا حیران کیا۔ میں بینن میں نیشنل ٹی وی کا ڈائریکٹر رہا ہوں میں نے آج تک ٹی وی کے براہ راست پروگرام کے اتنے اعلیٰ انتظامات کہیں اور نہیں دیکھے۔ یو۔این۔او میں بھی اتنی زبانوں میں براہ راست تراجم نہیں ہوتے جتنے آپ کے ہاں ایم۔ٹی۔اے کے ذریعہ براہ راست تقاریر کے تراجم کے انتظامات تھے۔ اس جلسہ میں شامل ہر فرد اپنی زبان میں براہ راست تقاریر کا ترجمہ سن کر محسوس کرتا کہ جلسہ اس کے اپنے ملک میں ہو رہا ہے۔ اس کی زبان اور قوم میں ہو رہا ہے۔ میں نے احمدیت میں یہ بات سیکھی ہے کہ ایمان کو تمام باقی چیزوں سے افضل رکھو اور سچائی ہی کی جیت ہوتی ہے طاقتور ہمیشہ طاقتور نہیں ہے۔ کہتے ہیں کہ جلسہ میں شامل ہو کر میں تو کہوں گا کہ خدا سے ملانے والا راستہ آج بھی موجود ہے اگر کوئی اس پے عمل کرنا چاہے تو۔

کونگو کنشاسا کے ایک صوبہ کے اٹارنی جرنل بھی شامل تھے۔ وہ کہتے ہیں میں پچیس سال سے بطور مجسٹریٹ کام کر رہا ہوں۔ میں نے جلسہ کا گہرائی سے جائزہ لیا ہے اور اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ صرف دولت سے کچھ نہیں کیا جا سکتا جب تک اتفاق و اتحاد نہ ہو جب آپ ایک جسم کی طرح ہو جائیں تو پھر سب کچھ ممکن ہو جاتا ہے جلسہ کے کارکن ایک جسم کی طرح ہو گئے تو انہوں نے ناممکن کو ممکن کر دکھایا۔ جنگل کو قابل رہائش بنا دیا جہاں سب کچھ میسر تھا۔ صاف ستھرے ٹوائلٹس رہائش گاہیں ریڈیو اور ٹی وی سٹیشنز جو مختلف زبانوں میں پروگرام نشر کر رہے تھے۔ مختلف ملکوں سے آئے ہوئے امیر غریب بڑے بڑے عہدوں والے سیاستدان صاحب علم دانشور سب ایک ہو کر کام کر رہے تھے۔ چالیس ہزار کے قریب مہمانوں کے کھانے پینے اور دیگر ضروریات کا خیال رکھنا کوئی آسان کام نہیں تھا لیکن یہ کام چھ ہزار کے قریب رضا کار بغیر کسی شور ہنگامے اور فساد کے خوشی خوشی کر رہے تھے۔ ان رضا کاروں میں تین سال سے لے کر اسی سال کی عمر کے افراد شامل تھے یعنی بچے بھی اور بوڑھے بھی یہ رضا کار

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Harchowal Road, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad